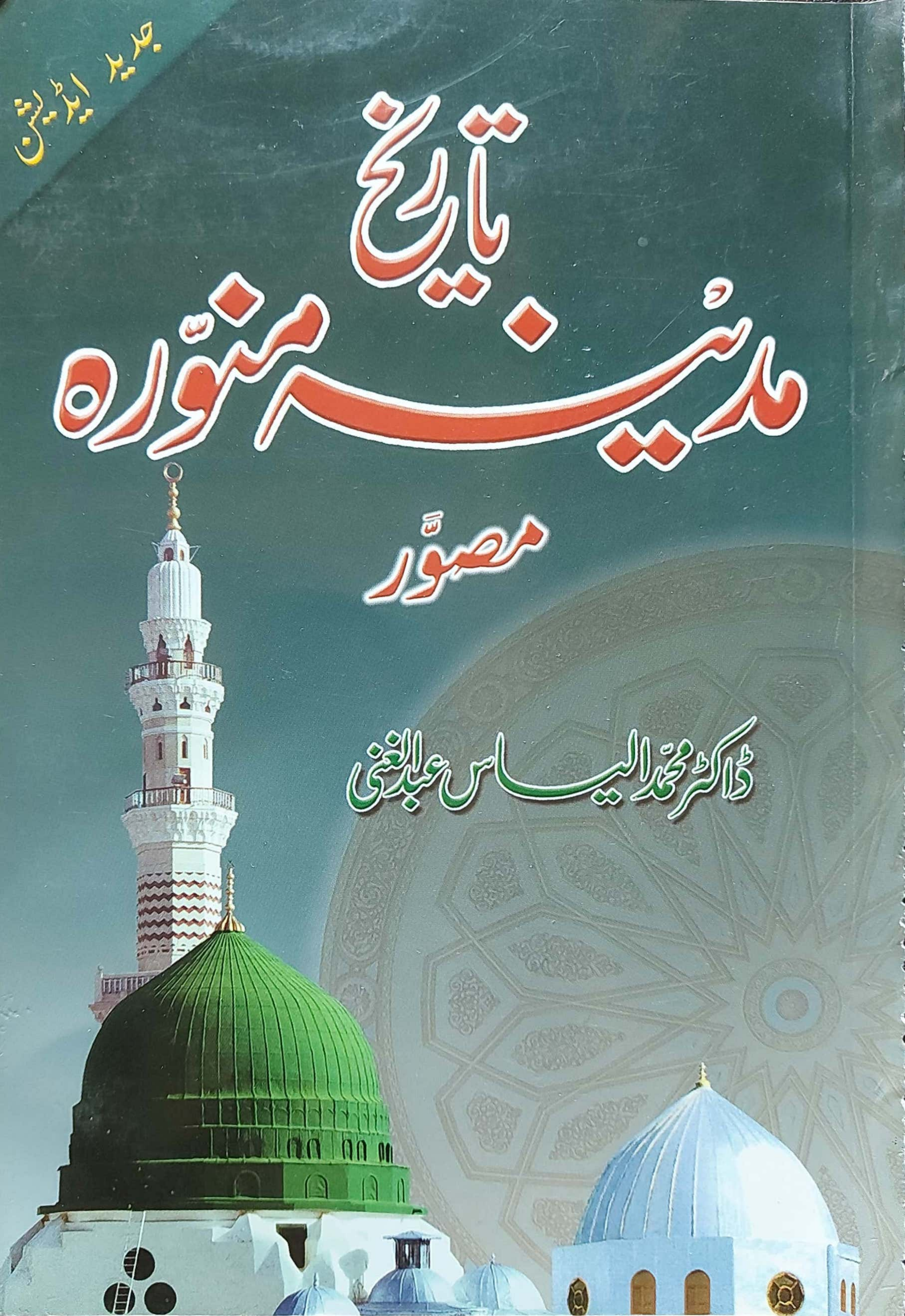


جدید ایڈیشن
تاریخ
مدینہ منوّرہ
مصوّر
ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی



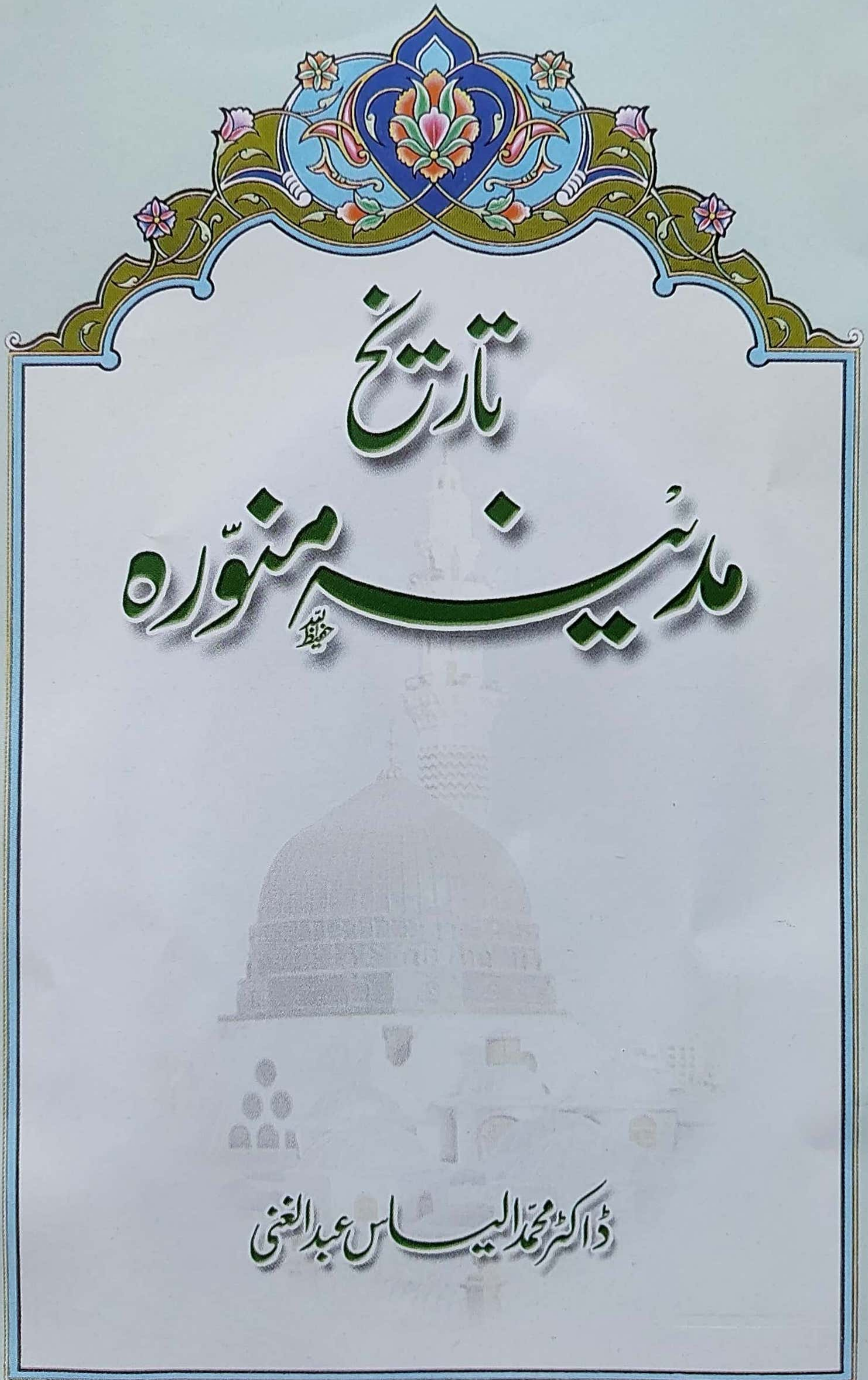


تاریخ مدینه منوره

ح محمد الياس عبدالغني ، ١٤٣٨هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
عبدالغني ، محمد الياس
تاريخ المدينة المنورة : المصور / محمد الياس عبدالغني - ط٢-
المدينة المنورة ، ١٤٣٨هـ
١٦٠ ص ؛ ١٤ × ٢١ سم
ردمك: ٣-٤٥٢٥-٠٢-٦٠٣-٩٧٨
١- المدينة المنورة - تاريخ ٢- المدينة المنورة - صور أ- العنوان
ديوي ٩٥٣،١٢ ١٤٣٨/٧١٧٢

دوسرا ایڈیشن: ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۷ء

ڈاکٹر محمد الیاس عبد الغنی
ص.ب: ۴۴۷ - مدینہ منورہ KSA
فون: ۰۰۹۶۶ ۱۴ ۸۳۸۹۰۴۷ موبائل: ۰۵۰۲۵۰۶۴۵۴
ای میل: dr_ilyas@yahoo.com
J 307 - ڈیفنس سوسائٹی، لاہور پاکستان



تاریخ مدینہ منوّرہ

ڈاکٹر محمد الیاس عبد الغنی



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله رب العالمين ، والصلاة والسلام على خاتم الانبياء والمرسلين ، وعلى آله واَصحابه ومن تبعهم اِلى يوم الدين، رضى الله عنهم اَجمعين، اما بعد: نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ کو ہجرت کیلئے منتخب فرمایا، اپنی دعوت کا مرکز بنایا، اسے اپنا حرم قرار دیا، اس کیلئے برکت کی دعا مانگی، زندگی کے آخری دس سال یہاں گذارے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی قبر مبارک یہیں ہے. اِس شہر میں فوت ہونے والے کو اپنی شفاعت کی خوشخبری دی، ایمان سمٹ کر یہیں آئیگا، دجّال یہاں داخل نہ ہوسکیگا اور طاعون کی بیماری اسمیں نہ پھیلے گی، یہ شہر آنکھوں کا نور ہے، دلوں کا سرور ہے، جہاں ہر قدم جائے عبرت ہے، اسکے اہم مقامات میں سے مسجد نبوی شریف مسجد قباء مسجد جمعہ اور تمام وہ مسجدیں ہیں جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ نے نمازیں ادا کیں، اِن مقامات سے اسلامی یادیں وابستہ ہیں، اہل نظر کو یہاں آیات واحادیث کی تشریح، غزوات کی تاریخ اور معجزات کی تفصیل ملتی ہے، انصاری قبائل کی جگہوں کا تعین ہوتا ہے. یہاں فکری معلومات اور مشاہداتی مطالعہ کا باہمی ربط چودہ صدیوں سے جاری ہے۔

خالقِ کائنات نے فرشتوں کے سردار کو ایک مقدس پیغام دے کر اپنے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس بھیجا جس میں انصار صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کی عظمتوں کا اعتراف ہے۔ارشاد ربانی ہے: اور جو لوگ اِن مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی ایمان لا کر دار الہجرت میں مقیم تھے یہ اُن لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آئے ہیں اور جو کچھ بھی ان کو دے دیا جائے اس سے اپنے دلوں میں تنگی محسوس نہیں کرتے اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ اپنی جگہ خود محتاج ہوں۔

اس کتاب میں مدینہ منورہ کے فضائل، اُسکی حدود، تاریخی مساجد، بعض تاریخی پہاڑ، کنوں اور وادیوں کا تذکرہ ہے، نیز غزوات کے محل وقوع اور قبائل انصار کے مقامات کو متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مزید وضاحت کیلئے تصاویر اور نقشوں کو شامل کتاب کر دیا ہے جنہیں کمپیوٹر ڈیزائننگ کے اعلی معیار پر تیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس کتاب میں مندرجہ بالا تاریخی مقامات کا مختصر تعارف اور اُن کے بارے میں وارد شدہ آیات واحادیث میں سے بعض کا مختصر تذکرہ کیا گیا ہے جس سے ہر مضمون کا اجمالی خاکہ سامنے آئیگا، اور تفصیلات کے لئے بڑی کتابوں کی طرف رجوع کرنا آسان ہوگا اور مطالعہ کا شوق بڑھے گا۔ نیز اس مضمون سے متعلقہ آیات واحادیث کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

میں نے یہ معلومات عام فہم انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

یہ علمی گلدستہ اُن حضرات کی خدمت میں پیش ہے جو مدینہ منورہ کی تاریخ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ جسے میں نے تفسیر، حدیث، تاریخ، انساب اور قبائل کے باغیچوں سے چُن کر گلہائے رنگارنگ سے مزین کیا ہے۔ یہ میری عاجزانہ کاوش ہے۔ اسمیں جو کچھ صحیح ہے وہ اللہ کا فضل ہے اور اگر کوئی غلطی ہو تو میری کم علمی ہے۔ جو اس پر مطلع ہو وہ میری رہنمائی کر دے۔

اللہ کا فضل واحسان ہے کہ اس نے مجھے یہ علمی خدمت سرانجام دینے کی توفیق عطا کی۔ دعا ہے کہ یہ کوشش قبول ہو جائے، اور آخرت کے لئے ذخیرہ بن جائے۔

وصلى الله وسلم على نبينا وحبيبنا وشفيعنا محمد ﷺ وعلى آله واصحابه ومن تبعهم إلى يوم الدين.

محمد الیاس عبدالغنی

عفا اللہ عنہ

مدینہ منورہ کے نام

أرض الله	الإيمان	البارّة	البرّة
البُحَيرة	البَحِيرة	الجابرة	الجُنّة الحصينة
الحبيبة	الحرم	حرم رسول الله	حسنة
الخيِّرة	الدار	دار الأبرار	دار الإيمان
دار السنة	دار السلام	دار الفتح	دار الهجرة
الدرع الحصينة	ذات الحرار	ذات النخل	سيدة البلدان
الشافية	طابة	طائب	طيبة
ظبابا	العاصمة	العذراء	الغرّاء
غلبة	الفاضحة	القاصمة	قبة الإسلام
قرية الأنصار	قلب الإيمان	المؤمنة	المباركة
المجبورة	المحبّبة	المُحِبّة	المحبوبة
المحبورة	المحرمة	المحروسة	المحفوفة
المختارة	مُدخل صدق	المدينة	المرحومة
المرزوقة	المسكينة	المسلمة	المطيبة
المقدسة	المقرّ	المكينة	الموفِّية
الناجية	نبلاء	النحر	يندد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدودِ مدینہ منورہ

ارشاد نبوی ہے: ''جبل عیر اور ثور کا درمیانی علاقہ حرم مدینہ ہے۔ جو شخص یہاں بدعات اور خلاف شریعت کام کا ارتکاب کرے یا کسی بدعتی اور بے دین شخص کو پناہ دے تو اس پر لعنت ہے اللہ کی، فرشتوں کی، اور تمام لوگوں کی، اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے اعمال قبول نہیں کرے گا۔'' (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۷۰)

جبل عیر اور ثور کے درمیان تقریباً پندرہ کیلو میٹر کا فاصلہ ہے۔ یہ دونوں پہاڑ جنوب وشمال میں مدینہ منورہ کی حد ہیں۔ مشرق و مغرب کی جانب حدود حرم کا تعین کرتے ہوئے نبی خاتم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کے دونوں محلوں (حرہ شرقیہ اور حرہ غربیہ) کے درمیانی علاقے کو حرم قرار دیتا ہوں۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۶۳).

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: فرشتوں اور لوگوں کی لعنت کا مقصد رحمت الہٰی سے دوری کے مفہوم کی تاکید ہے۔ اور یہاں لعنت سے مراد اِس گناہ کی سزا ہے جو کافر پر لعنت سے مختلف ہے۔ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ گناہ کرنا اور گنہگار کو پناہ دینا برابر ہے۔ (فتح الباری ۴/۸۴).

واضح رہے کہ سعودی وزارت داخلہ کی ایک کمیٹی نے حرم مدینہ منورہ کی حدود کی نشاندہی کا کام مکمل کرلیا ہے اور مختلف مقامات پر ۱۶۱ برج نصب کیے گئے ہیں، جسکے بعد فضائی اور برّی راستوں سے حدودِ حرم کا تعین آسان ہوگیا ہے۔





جبل عير (الحد الجنوبي لحرم المدينة المنورة)
Ayr Mountain

الطريق الدائري الثاني
4.5 km

إلى مكة المكرمة
مسجد قباء
طريق الهجرة
Hijra Road
شارع عمر (طريق مكة القديم)
Quba Road
شارع قباء
Qurban Road
شارع الأمير عبدالمحسن
Awali Road
شارع سيدنا علي (العوالي)
Abdul Majid Road(Hizam)
شارع الأمير عبد المجيد (الحزام)
Anbariia Road
شارع العنبرية
شارع باب السلام
Al-Salaam Road
شارع الملك عبد العزيز
Abdul Aziz Road
Khalid Bin Walid Road
شارع خالد بن الوليد
مسجد القبلتين
SECOND RING ROAD
شارع أبي بكر (سلطانة)
Sultana Road
Airport Road (Matar)
شارع المطار
شارع أبي ذر
شارع الملك فهد
شارع سيد الشهداء
Sayyed Al-Shuhada Road
شارع عثمان (العيون)
Al-Oyun Road
إلى تبوك
إلى الرياض و القصيم



جبل أحد
Uhud Mountain

Ahmad

حرہ شرقیہ: (قدیم نام حرہ واقم) حرہ اس زمین کو کہتے ہیں جس میں کالے نوکیلے پتھر ہوں، وہ دیکھنے میں یوں محسوس ہوتے ہیں کہ آگ میں جلے ہوئے ہیں۔ حرہ شرقیہ (مشرقی محلّہ) حرمِ مدینہ منورہ کی مشرقی حد ہے اس میں پانچ قبائل آباد تھے۔ قباء کی مشرقی جانب زہرہ مقام پر بنونضیر یہودی آباد تھے۔ اُنکی شمالی جانب بنوقریظہ یہودیوں کی بستی تھی اُنکی شمالی طرف بنوظفر کا علاقہ تھا اور اُن کے شمال مشرق میں بنوعبدالاشہل کا قبیلہ آباد تھا۔ اور اُن کے شمال میں بنوحارثہ کی بستی تھی۔

حرہ غربیہ: (قدیم نام حرہ وبرہ) حرم مدینہ منورہ کی مغربی حد ہے جیسا کہ حدیث نبوی میں وارد ہے۔ اس کے شمال مشرقی حصے میں بنوسلمہ کی بستی تھی، اس میں مسجد قبلتین ہے اور اس کے مغربی حصہ میں حضرت عروہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا قلعہ نما محل، اُنکا مشہور کنواں اور زرعی زمین تھی۔ اور اس کے جنوبی علاقہ میں کھجوروں کے باغات ہیں اور قبا کا قلعہ ہے۔ یہودیوں کا قبیلہ بنوقنیقاع اسی قلعہ کے قرب وجوار میں آباد تھا۔

جبلِ عیر: یہ پہاڑ حرم مدینہ کی جنوبی حد ہے۔ مدینہ منورہ میں جبل احد کے بعد یہ دوسرا بڑا پہاڑ ہے۔ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوں تو یہ پہاڑ واضح نظر آتا ہے۔ مزید معلومات درج ذیل ہیں۔

مسجد نبوی سے فاصلہ	پہاڑ کی لمبائی	چوڑائی	سطح زمین سے بلندی	سطح سمندر سے بلندی	جبل احد سے فاصلہ
۸,۵ کیلومیٹر	۵,۴ - ۶ کیلومیٹر	۲ - ۳,۵ کیلومیٹر	۳۰۰ میٹر	۱ کیلومیٹر	۱۵ کیلومیٹر

جبل ثور: سرخ پتھر کا چھوٹا سا گول پہاڑ ہے اور جبل احد کی شمالی جانب واقع ہے۔ یہ حرم مدینہ منورہ کی شمالی حد ہے اور جبل عیر سے تقریباً پندرہ کیلومیٹر دور ہے۔ جبل عیر اور جبل ثور کا درمیانی علاقہ حرمِ مدینہ منورہ ہے۔ (واللہ اعلم)

المدينة حرم

ما بين عير إلى ثور

6 km كم

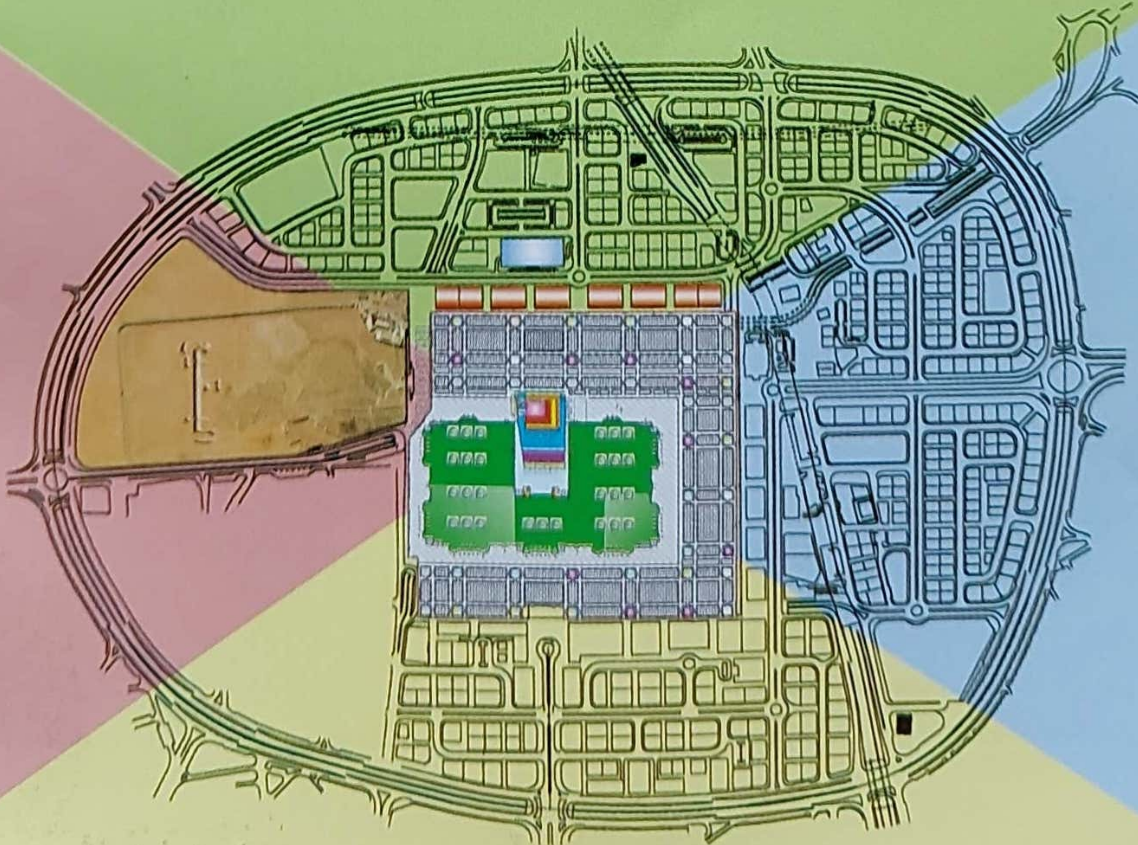
3.5 km كم



جبل عير

مدینہ منورہ کے چار محلے

Awali العوالي



Eastern Harra الحرة الشرقية

Weastern Harra الحرة الغربية

Shameia الشامية

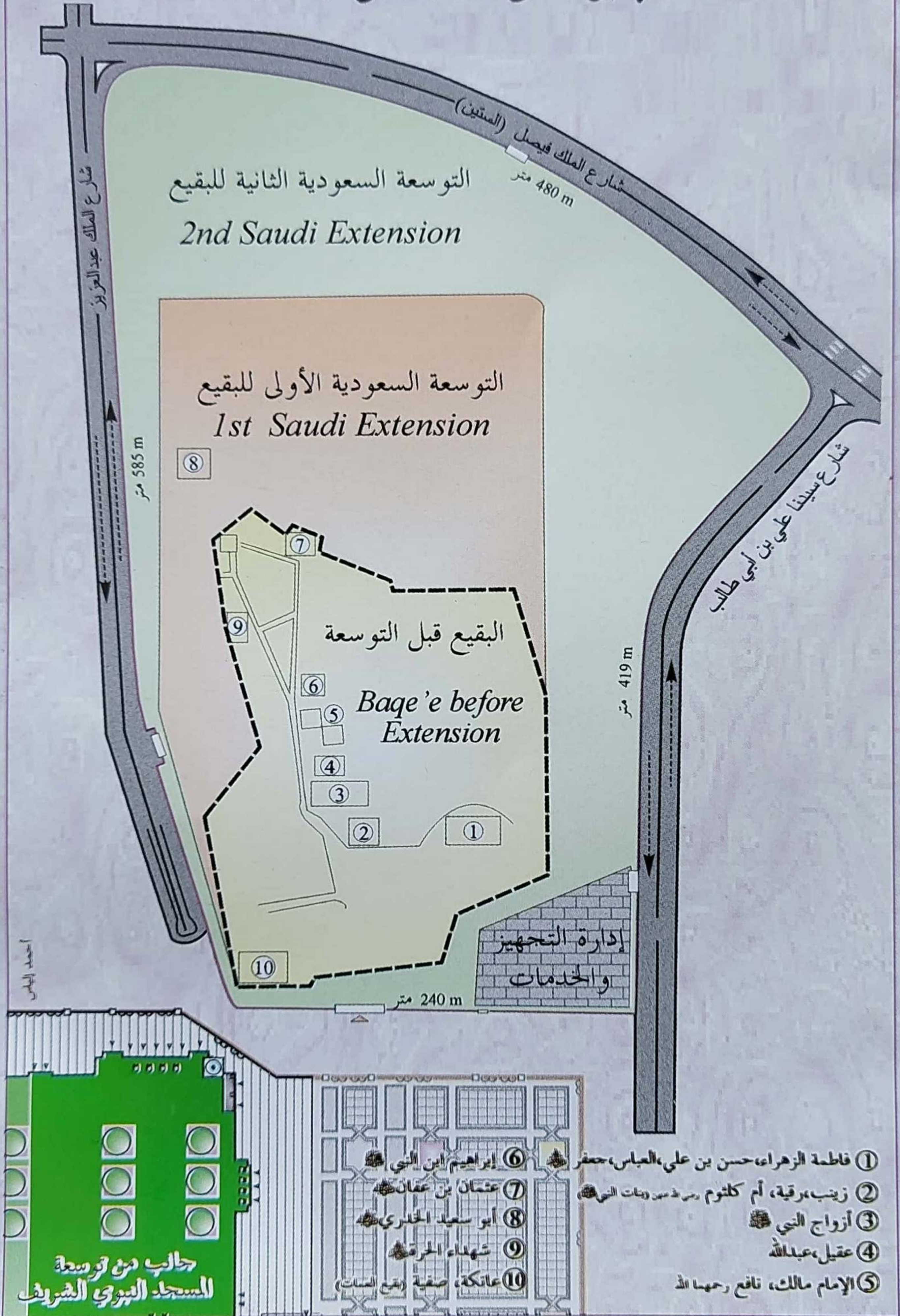
Ahmad

مدینے کے لئے سرکارِ مدینہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی دعا

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فرماتی ہیں کہ جب ہم ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو یہاں بہت وبائیں پھیلی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دعا فرمائی: اے اللہ ہمارے لئے مدینے کو مکّہ مکرمہ سے زیادہ محبوب بنا دے اور اس کو ہر لحاظ سے صحیح کر دے، اس کے صاع و مد (پیمانوں) میں برکت ڈال دے اور اِسکی بیماری کو جحفہ میں منتقل کر دے۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۸۸۹).

خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں مہنگائی ہوگئی اور لوگ مشقت میں پڑ گئے، تو رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: صبر و تحمل سے کام لو، میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ میں نے تمہارے صاع و مد (پیمانوں) میں برکت کی دعا مانگی ہے۔ تم مِل جُل کر کھانا کھایا کرو، ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کر جائے گا، اور دو کا کھانا چار کو، اور چار کا کھانا پانچ چھ آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ اکٹھے رہنے میں برکت ہے، جو مدینے کی مشکل اور سختی پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا۔ اور جو اس سے اعراض کر کے چلا جائے گا اللہ تعالیٰ اُس سے بہتر شخص اِسمیں بھیج دے گا۔ اور جو کوئی مدینے کے ساتھ سازش کرنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو پانی میں نمک کی طرح پگھلا دے گا۔ (مجمع الزوائد ۳/۳۰۶)

شاہ فہد کی توسیع کے بعد بقیع کا نقشہ



مدینہ منورہ میں رہنے کی فضیلت

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر وہ اِس کا علم رکھتے ہوں۔ جو کوئی مدینے سے اعراض کرتے ہوئے اُسے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس سے بہتر شخص کو مدینے لے آئے گا۔ اور جو شخص مدینے کی بھوک اور تنگی کے باوجود یہیں ثابت قدم رہے گا میں قیامت کے دن اُس کی گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا۔ اور جو کوئی اہلِ مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سیسہ کی طرح یا پانی میں نمک کی طرح پگھلا دے گا۔

مدینہ منورہ میں موت کی فضیلت

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس شخص کو مدینہ منورہ میں موت آ سکتی ہو اُسے چاہیے کہ وہ یہ سعادت حاصل کرے چونکہ میں یہاں مرنے والوں کی گواہی دوں گا (سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۱۲)

☆ خلیفہ دوم حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یہ دُعا کیا کرتے تھے: اے اللہ مجھے اپنے راستہ میں شہادت عطاء کر اور اپنے رسول کے شہر میں موت عطاء کر۔ (صحیح بخاری. حدیث نمبر ۱۸۹۰)

بقیع: مدینہ منورہ کا قبرستان ہے جسمیں دس ہزار کے قریب حضرات صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ دفن ہیں جسمیں آپ ؐ کی بیویاں اور بیٹیاں بھی ہیں. دیگر بہت سے تابعین و صالحین بھی یہاں دفن ہیں، نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بقیع والوں کیلئے دعاء مغفرت کیا کرتے تھے، آپکی دعاؤں میں سے یہ بھی ہے: اے مومن قوم تم پر سلامتی ہو، تمہارے پاس وہ چیز آ گئی جسکا وعدہ تھا۔ کل تم اٹھائے جاؤ گے، اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے آملینگے۔ اے اللہ بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۱:۹۷۴)

لہذا انکی زیارت کرنا سنت ہے۔ بقیع کی آخری توسیع شاہ فہد کے زمانہ میں ہوئی، اب اسکا رقبہ ۱۷۴۹۶۲ مربع میٹر ہے جس کے گرد چار میٹر اونچی اور ۱۷۲۶ میٹر لمبی دیوار ہے۔

توسیع کے بعد بقیع کا فضائی منظر

بقیع سے متصل تجہیز و تکفین کا شعبہ

مدنی کھجور کی فضیلت

نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے مدینہ منورہ کی سات کھجوریں نہار منہ کھائیں اُسے شام تک کوئی زہر نقصان نہیں دے گا۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۰۴۷) اِس حدیث میں کسی خاص قسم کا تعین نہیں۔ البتہ بعض احادیث میں عجوہ کا تعین کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے: جس نے صبح سویرے سات عجوہ کھجوریں کھائیں اُسے اِس روز کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں دے گا۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۵۷۶۹) نیز ارشادِ نبوی ہے: (مدینہ منورہ کے جنوبی محلّے) عوالی کی عجوہ کھجور میں شفا ہے۔ اُسے صبح سویرے کھانا تریاق ہے (صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۰۴۸) صبح سویرے کھانے سے مراد نہار منہ کھانا ہے۔

اہل مدینہ پر ظلم کرنے کی سخت سزا

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اے اللہ جو مدینہ میں رہنے والوں پر ظلم کرے اور انہیں ڈرائے دھمکائے تو اُسے ڈرا ، دھمکا۔ اور اس پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ اور اُس کا کوئی عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔ (مجمع الزوائد ۳/۳۰۶)

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے اہلِ مدینہ کو خوف و ہراس میں مبتلا کیا تو اُس نے میرے دل کو خوف و ہراس میں مبتلا کیا۔ (مجمع الزوائد ۳/۳۰۶)

ایمان سمٹ کر مدینے آئے گا

نبی خاتم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: (قیامت کے قریب) ایمان سمٹ کر مدینہ منورہ کی طرف آجائے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ کی طرف سمٹ کر پناہ لیتا ہے۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۸۷۶)



طیبہ اور طابہ

مدینہ منورہ کے مختلف نام ہیں۔ ان میں سے طیبہ اور طابہ بھی ہے جیسا کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ طیبہ ہے۔ یہ گندگی کو نکال پھینکتا ہے جیسے آگ چاندی کی میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۸۴)

☆ نیز ارشاد نبوی ہے: جو مدینے کو یثرب کہے وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے۔ یہ طابہ ہے، یہ طابہ ہے۔ (مجمع الزوائد ۳/ ۳۰۰)

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ یثرب کے لفظ میں ملامت اور فساد کا معنی موجود ہے۔ اور آقائے مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اچھے نام کو پسند کرتے اور بُرے نام کو ناپسند کرتے تھے۔ اور طیبہ اور طابہ کے الفاظ میں پاکیزگی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اور یہ مدینے کا نام ہے چونکہ یہ شہر اپنے باسیوں کے لئے پاکیزہ ہے، اور اِسکی مٹی اور ہوا میں اِس کا واضح اثر محسوس ہوتا ہے۔ یہاں رہنے والے اِسکے درودیوار میں ایک پاکیزہ خوشبو محسوس کرتے ہیں جو کہیں اور نہیں ہوتی۔

مدینہ منورہ کی مٹی (خاکِ شفاء)

اگر کسی شخص کو کوئی تکلیف ہوتی یا اُسے پھوڑا پھنسی یا زخم ہوتا تو رسول رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اپنی شہادت کی انگلی کو زمین پر لگا کر اُٹھاتے اور پڑھتے: اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی ہمارے لعابِ دہن کے ساتھ بیماری سے شفا کا سبب ہے ہمارے رب کے حکم سے۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۱۹۴)

واضح رہے کہ اِس حدیث میں مدینہ منورہ کی کسی خاص جگہ کا تعین نہیں۔ اور بطحان کی مٹی کے تعین والی روایت ضعیف ہے۔ نیز مدنی مٹی کو جلد پر لگانا ثابت ہے اسکو کھانا جائز نہیں۔

دجّال مدینے میں داخل نہ ہو سکے گا

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنہُ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ہر شہر میں دجّال آئے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے کہ اِس کے ہر درّے پر فرشتے صف باندھے ہوئے حفاظت کر رہے ہوں گے۔ پھر مدینے میں زلزلہ کے تین جھٹکے محسوس ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہر کافر و منافق کو مدینے سے نکال دے گا۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۸۸۱)

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے فرمایا: دجّال مشرق کی طرف سے آئے گا، وہ مدینہ پر قبضہ کرنا چاہے گا، اور جبل احد کے عقب میں پڑاؤ ڈالے گا اور ایک روایت میں ہے کہ جرف میں آ کر ٹھہرے گا تو فرشتے اُس کا رُخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہوگا۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۷۹، ۲۹۴۳)

اور مسند احمد میں صحیح سند کے ساتھ منقول ہے کہ دجّال اِس شور زمین میں وادی قناۃ کی گذرگاہ تک آئے گا۔ (مسند احمد، حدیث نمبر ۵۳۵۳).

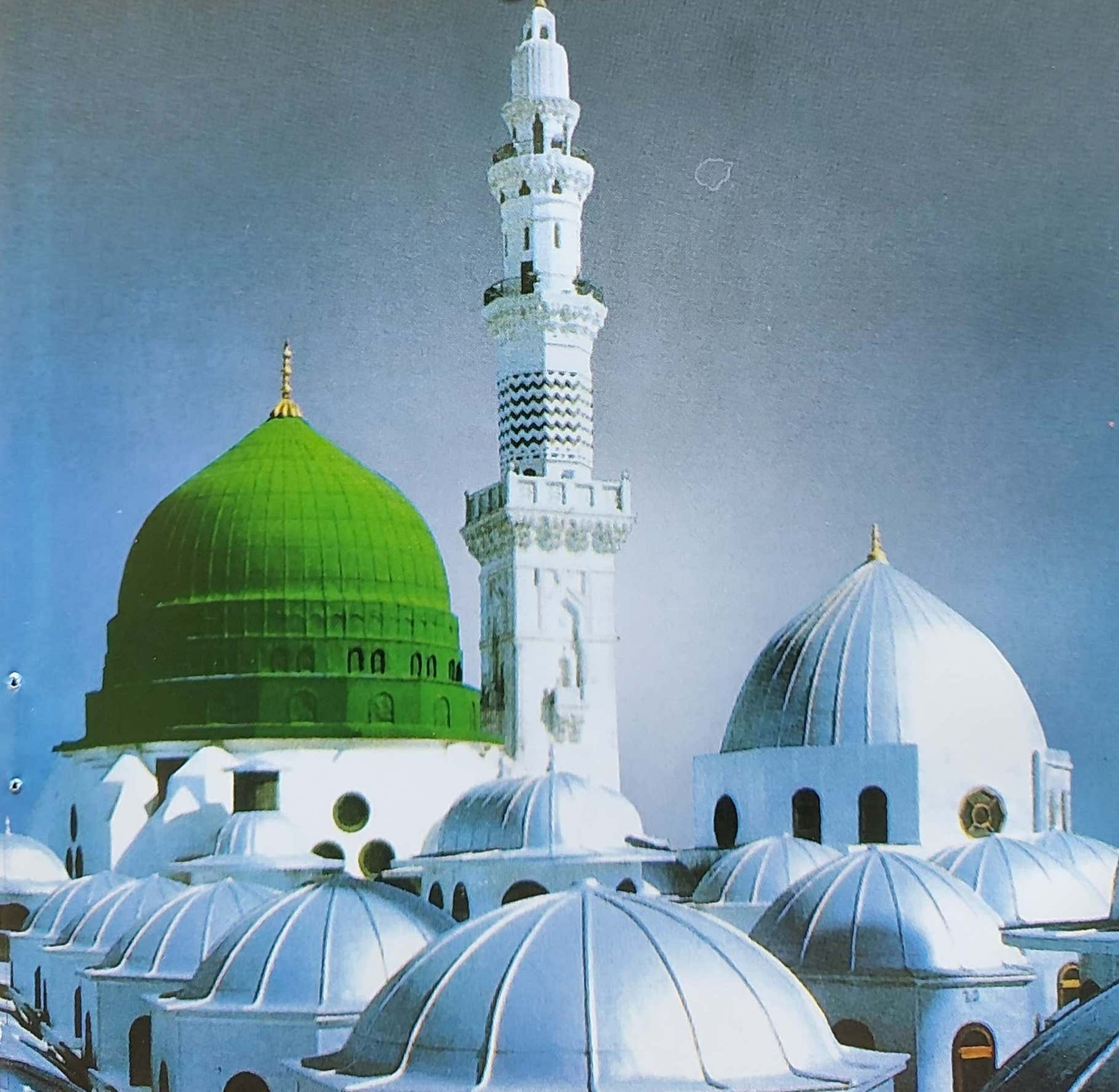
دجّال کی بابت حدیث: حضرت فاطمہ بنت قیس رَضِیَ اللہُ عَنہَا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کے ہمراہ نماز پڑھی، میں عورتوں کی صف میں تھی کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نماز کے بعد مسکراتے ہوئے منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنہُم نے عرض کیا 'اللہ تعالی اور اسکے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے تمہیں کسی ترغیب یا ڈرانے کیلئے جمع نہیں کیا، البتہ اسلئے جمع کیا ہے کہ ایک عیسائی شخص تمیم داری نے آ کر اسلام قبول کیا ہے اور اُس نے دجّال کی بات وہی بات بتائی ہے جو میں تمہیں بتایا کرتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ تیس آدمیوں کے

ہمراہ ایک کشتی میں سوار تھا جو ایک مہینہ تک سمندری موجوں میں گھری رہی پھر مغربی جانب ایک جزیرہ پر جارکی، وہ اِس میں داخل ہوئے تو ایک جاندار کو دیکھا جسکے جسم پر اتنے بال تھے کہ اسکے آگے پیچھے کی تمیز نہ ہوتی تھی، انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتایا کہ میں جسّاسہ ہوں، انہوں نے پوچھا کہ جسّاسہ کا کیا مطلب؟ اس نے کہا کہ تم لوگ دیر میں بیٹھے ہوئے شخص کے پاس جاؤ وہ تم جیسے لوگوں سے ملنے کا مشتاق ہے۔ حضرت تمیم کہتے ہیں کہ جب اِس نے دوسرے شخص کا ذکر کیا تو ہمیں خطرہ محسوس ہوا کہ یہ شیطان ہے۔ بہرحال ہم جلدی سے دیر میں داخل ہوئے تو وہاں ایک عظیم الجثہ انسان ہے جسکے ہاتھ گردن کے ساتھ مضبوطی سے بندھے ہوئے ہیں اور وہ زنجیروں سے جکڑا ہوا ہے۔ ہم نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اُس نے کہا کہ تمہیں میری خبر تو ہوگئی ذرہ یہ تو بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم عرب ہیں کشتی میں سوار تھے ایک ماہ کی مسلسل سمندری موجوں نے ہمیں اِس جزیرہ میں لا پھینکا، ہم جزیرہ میں داخل ہوئے تو ہمیں بہت بالوں والا ایک جاندار ملا جس نے ہمیں اپنا نام جسّاسہ بتایا اور تیری طرف بھیج دیا، ہم جلدی سے تیری طرف آئے اور گھبرائے کہ وہ شیطان ہے۔ اس نے پوچھا کہ بیسان (اردنی شہر) کی کھجوروں کی کیا خبر ہے؟ ہم نے کہا کہ اُنکی کونسی بات پوچھنا چاہتا ہے، اس نے کہا کہ وہاں کی کھجوریں پھل دیتی ہیں؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا تو اُس نے کہا ایک وقت آئے گا کہ وہ پھل نہیں دیں گی۔ پھر اُس نے کہا کہ بحیرہ طبریہ کی خبر دو۔ ہم نے کہا کہ اُسکی کونسی خبر؟ اُس نے کہا کہ کیا اُس میں پانی ہے تو لوگوں نے بتایا کہ اسمیں بہت پانی ہے؟ اُس نے کہا کہ ایک وقت آئے گا کہ یہ پانی خشک ہو جائے گا،

پھر اُس نے چشمہ زغر کی بابت پوچھا، لوگوں نے کہا کہ اُسکی کیا بات پوچھنا چاہتا ہے؟ اس نے پوچھا کہ اس میں پانی ہے اور کیا لوگ اسے زراعت کیلئے استعمال کرتے ہیں؟ ہم نے بتایا کہ چشمہ میں پانی ہے اور زراعت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اُس نے کہا کہ امانت دار نبی کی کیا خبر ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ مکہ میں ظاہر ہوئے ہیں اور یثرب منتقل ہوگئے ہیں، اُس نے پوچھا کہ کیا عربوں نے اُن سے جنگ کی؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا کہ اس نبی نے اُن سے کیا معاملہ کیا؟ ہم نے بتایا کہ وہ اپنے قریب والے عربوں پر غالب آئے ہیں اور ان سب نے آپکی اطاعت قبول کرلی ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیا واقعی ایسے ہوچکا ہے؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا کہ یقیناً انکے لئے بہتر یہی تھا کہ وہ آپکی اطاعت قبول کرتے۔ اور اب میں تمھیں اپنی خبر بتاتا ہوں میں مسیح (دجّال) ہوں، عنقریب مجھے نمودار ہونے کی اجازت ملے گی پھر میں نکلوں گا اور زمین کا دورہ کروں گا اور چالیس دنوں کے اندر ہر ہر بستی میں جاؤں گا سوائے مکہ اور مدینہ کے کہ میں انمیں داخلہ سے محروم کردیا گیا ہوں، اور جب بھی میں کسی ایک میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا تو ایک فرشتہ تلوار سونت کر مجھے روک دے گا اور اُنکی ہر گھاٹی پر فرشتے محافظ بن کر کھڑے ہونگے۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رَضِيَ اللهُ عَنها کہتی ہیں کہ رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ نے اپنے عصائے مبارک کو منبر پر مارا اور فرمایا: یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے۔ یعنی مدینہ۔ کیا میں نے تمھیں یہ سب کچھ بتایا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مجھے تمیم کی یہ بات پسند آئی کہ یہ اس بات کے مطابق ہے جو میں نے تم کو دجّال کے بارے میں اور مکہ و مدینہ کے بارے میں بتائی تھی ... (صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ)

إن الله وملائكته يصلون على النبي ﷺ
يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما



مسجد نبوی شریف کے فضائل وآداب

نبی خاتم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اسکی بنیاد رکھی اور فرمایا: میری اِس مسجد میں ایک نماز ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے (صحیح بخاری حدیث نمبر: ۱۱۹۰)

زائرِ مسجد کو چاہیے کہ اس کے آداب کا خیال رکھے، دایاں پاؤں پہلے داخل کرے اور یہ دعا پڑھے: "بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" اور مسجد میں سکون وادب سے چلے، لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے، دروازوں اور گذرگاہوں میں نہ بیٹھے، ریاض الجنہ میں یا جہاں بھی جگہ ملے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے، پھر رسولِ رحمت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور حضرت ابوبکر وعمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا کی خدمت میں حاضر ہو کر صلاۃ وسلام عرض کرے، مسجد میں داخل ہوتے، نکلتے وقت اور صلاۃ وسلام پیش کرتے ہوئے خیال رکھے کہ دوسروں کو دھکّا نہ لگے، رش کے دنوں میں سلام عرض کرنے کے لئے مناسب وقت کا انتخاب کرے، سلام کے بعد قبلہ رو ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں مانگے۔

واضح رہے کہ حجرہ شریفہ کی جالیوں کو چومنا، ان سے چمٹنا قبور شریفہ کو سجدہ کرنا یا اُنکے گرد طواف کرنا ہرگز جائز نہیں چونکہ شریعتِ اسلامیہ اسکی اجازت نہیں دیتی۔


AHMAD
مسجد نبوی کی ابتدائی تعمیر ۱ھ
دور نبوی میں پہلی توسیع ۷ ھ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں دوسری توسیع ۱۷ ھ
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں تیسری توسیع ۲۹ ھ
ولید اموی کے دور میں چوتھی توسیع ۹۱ھ
مہدی عباسی کے دور میں پانچویں توسیع ۱۶۵ھ
قایتبائی کے دور میں چھٹی توسیع ۸۸۸ھ
عبد المجید ترکی کے دور میں ساتویں توسیع ۱۲۷۷ھ
ملک عبد العزیز کے دور میں آٹھویں توسیع
ملک فہد کے دور میں نویں توسیع ۱۴۱۴ھ
۲۷ متحرک گنبد
۱۰ مینار
۴۱ دروازے
۴ متحرک سیڑھیاں
۱۸ عام سیڑھیاں

مسجد نبوی شریف کی تعمیر و توسیع

جب آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپنے یہ مسجد بنائی پھر مختلف اوقات میں اِسکی تعمیر و توسیع ہوتی رہی، ذیل میں اِن توسیعات کے اہم خدّ وخال کا بیان ہے:

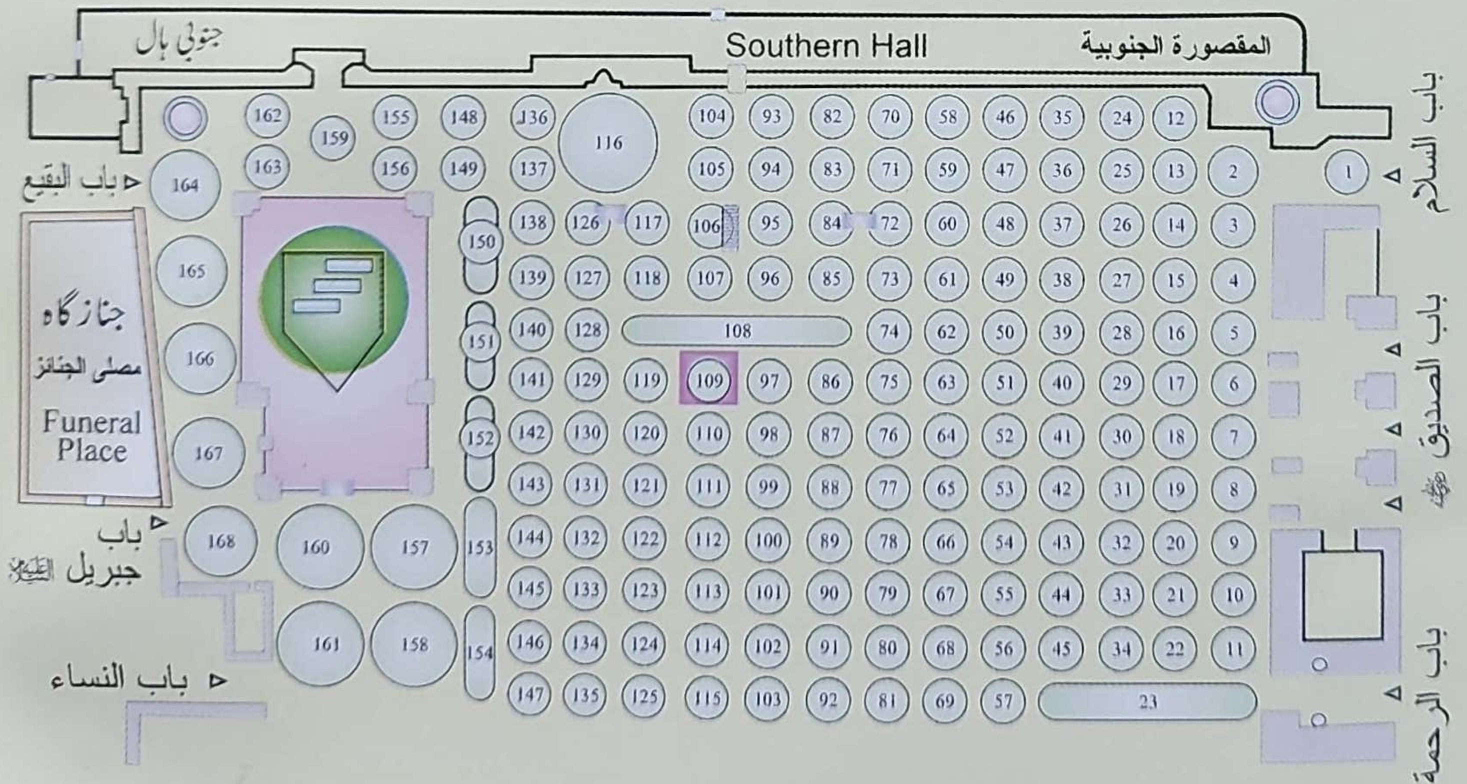
۱	توسیع نبوی ۷ھ	اس توسیع کے بعد مسجد کا رقبہ ۵۰×۵۰ میٹر اور چھت کی بلندی ۳،۵ میٹر ہوگئی
۲	عہد فاروقی میں توسیع ۱۷ھ	جنوبی طرف ایک رو = ۵ میٹر، مغربی جانب دو رو = ۱۰ میٹر اور شمالی جانب ۱۵ میٹر توسیع کی اور باب السلام و باب النساء کا اضافہ کیا اور چھت کی بلندی ۵،۵ میٹر ہوگئی۔
۳	عہد عثمانی میں توسیع ۲۹ھ	جنوبی طرف ایک رو = ۵ میٹر، مغربی جانب ایک رو = ۵ میٹر اور شمالی طرف ۵ میٹر کا اضافہ کیا، اور تعمیر میں بذات خود شرکت کی۔
۴	عہد اموی میں توسیع ۹۱ھ	مغربی جانب دو رو = ۱۰ میٹر اور مشرقی جانب تین رو = ۱۵ میٹر اور شمالی جانب کچھ توسیع کی، مسجد پر ڈبل چھت بنوائی، مسجد کے ۲۰ دروازے، چار مینار اور محراب کا اضافہ کیا۔
۵	عہد عباسی میں توسیع ۱۶۵ھ	صرف شمالی جانب توسیع کی. مسجد کے بیس دروازوں کو باقی رکھا. اور صف اول پر چھت ڈال کر بند چبوترہ بنوایا۔
۶	قایتبائی کی توسیع ۸۸۸ھ	حجرہ شریفہ کی جالیوں کی مشرقی جانب ۱۲،۱ میٹر کا اضافہ کیا، ۱۱ میٹر بلند مسجد کی ایک ہی چھت بنائی اور حجرہ شریفہ پر دو گنبد بنائے۔
۷	عہد ترکی میں توسیع ۱۲۷۷ھ	حجرہ شریفہ کی جالیوں کی مشرقی جانب ۲،۶۲ میٹر توسیع کی، چھت کو گنبدوں کی شکل میں بنایا جن پر سیسہ کی تختیاں نصب کیں۔
۸	ملک عبدالعزیز کی توسیع ۱۳۷۲ھ	مشرقی مغربی اور شمالی جانب ۶۰۲۴ مربع میٹر توسیع کی جسکی چھت کی بلندی ۱۲،۵۵ میٹر ہے، اور تعمیر کا خرچہ ۷ کروڑ ریال ہے۔
۹	شاہ فہد کی توسیع ۱۴۱۴ھ	۸۲،۰۰۰ مربع میٹر توسیع کی اور مسجد میں نمازیوں کے گنجائش ۹ گنا بڑھ گئی. مسجد نبوی شریف کی تاریخ میں یہ سب سے بڑی توسیع ہے۔ اس توسیع پر ۲،۲ ۷ ارب ریال لاگت آئی۔

جنوبی دیوار

توسیعی دیوار

ترکی عمارت

مسجد کے گنبد



مسجد نبوی شریف کا رقبہ اور گنجائش

پہلی توسیع مع ترکی عمارت	دوسری سعودی توسیع گراؤنڈ فلور	دوسری سعودی توسیع کی چھت	نمازیوں کے لئے تیار شدہ صحن	کل تعداد
۱۶۳۲۶ مربع میٹر، ۲۸,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش	۸۲۰۰۰ مربع میٹر، ۱۶۷,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش	۶۷,۰۰۰ مربع میٹر، ۹۰,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش	۱۳۵,۰۰۰ مربع میٹر، ۹۰,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش	۵۳۵,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش

مسجد نبوی شریف کے مینار: رسولِ رحمت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور خلفاء راشدین رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ کے زمانہ میں مسجد نبوی شریف کے مینار نہ تھے، ۹۱ھ میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے تعمیر مسجد کے دوران چار مینار بنوائے جنکی بلندی تقریباً ۲۷,۵ میٹر تھی پھر نویں صدی ہجری میں قایتبائی نے باب رحمت کے باہر پانچواں مینار بنوایا، پہلی سعودی توسیع کے دوران تین مینار گرا کر شمالی جانب دو مینار بنوائے گئے جنکی بلندی ۷۲ میٹر ہے، دوسری سعودی توسیع کے دوران مزید چھ میناروں کا اضافہ کیا گیا جنکی بلندی ۱۰۴ میٹر ہے، انکے چاند کی بلندی ۶ میٹر اور وزن ۴,۵ ٹن ہے۔ اِس طرح مسجد نبوی شریف کے کل دس مینار ہیں واضح رہے کہ مینارِ گنبد خضراء کی بلندی ۴,۵۳ میٹر اور مینار باب السلام کی بلندی ۳۸,۸۵ میٹر ہے۔

گاڑیوں کی پارکنگ: مسجد نبوی شریف کی جنوبی شمالی اور مغربی جانب زیر زمین دو منزلوں پر مشتمل پارکنگ کا رقبہ ۲۹۰,۰۰۰ مربع میٹر ہے جسمیں ۴,۴۴۴ گاڑیاں کھڑی کرنے کی گنجائش ہے۔ یہاں چار منزلہ وضو خانوں میں ۶,۰۰۰ وضو کی ٹوٹیاں نصب ہیں اور ۲,۰۰۰ بیت الخلاء ہیں۔ شاہ عبداللہ بن عبدالعزیزؒ کی تعلیمات کے مطابق مسجد نبوی شریف کے مشرقی صحن کی (نمازیوں کیلئے) توسیع کی گئی اور اسکے نیچے پارکینگ وضو خانے اور بیت الخلا بنائے گئے۔

سعودی توسیع I

سعودی توسیع II

جنوبی ہال

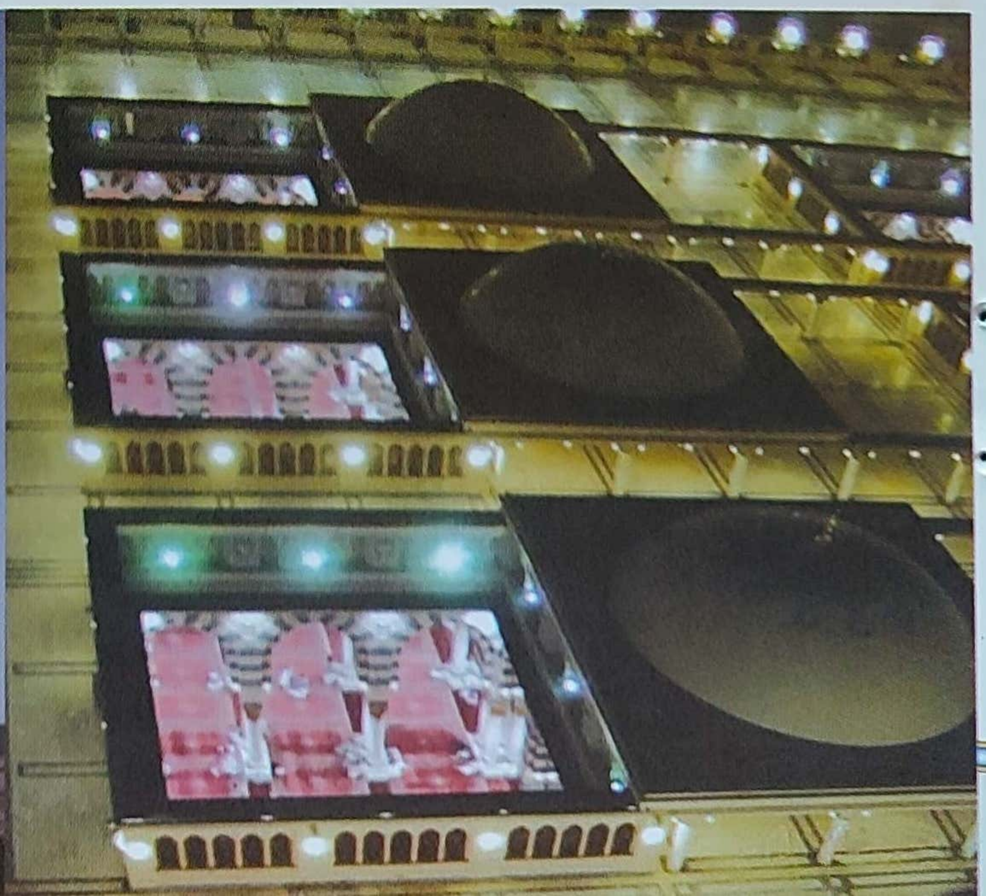
دروازے اور متحرک گنبد











دوسری سعودی توسیع کی بابت مختصر معلومات

متحرک گنبدوں کی تعداد	۲۷ گنبد
گنبدوں کی تزیین میں استعمال شُدہ سونا	۶۸ کلوگرام
گراؤنڈ فلور کے ستون	۲,۱۷۴ عدد
ستونوں کی تزیین میں استعمال شدہ پیتل	۱,۶۰۰ ٹن
تہہ خانہ کے ستون	۲,۵۵۴ عدد
تہہ خانہ کا رقبہ	۷۹,۰۰۰ مربع میٹر
چھت کے ستون	۵۵۰ عدد
متحرک سیڑھیاں	۴ عدد
عام سیڑھیاں	۱۸ عدد
ایک دروازہ کا وزن	۲,۵ ٹن
نگران کیمروں کی تعداد	۵۴۳
مسجد کے گرد صحن کا رقبہ	۲۳۵,۰۰۰ مربع میٹر
گرینائیٹ پتھر سے مزین رقبہ	۴۵,۰۰۰ مربع میٹر
سفید ٹھنڈے پتھر والا رقبہ	۱۹۰,۰۰۰ مربع میٹر
بنیادوں کی گہرائی	۵,۴ میٹر
جنوبی ہال کا رقبہ	۱۰۰ × ۵ میٹر
ائر کنڈیشننگ کیلئے سرنگ کی لمبائی	۷ کیلومیٹر
سرنگ کی چوڑائی	۶,۱۰ میٹر
سرنگ کی بلندی	۴,۱۰ میٹر
بجلی گھر اور ائر کنڈیشننگ پلانٹ کا رقبہ	۷۰,۰۰۰ مربع میٹر






ریاض الجنۃ

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے حجرہ شریفہ اور منبر کی درمیانی جگہ ریاض الجنۃ کہلاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ گرامی نقل کرتے ہیں کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر قیامت کے دن حوض کوثر پر ہوگا۔ (صحیح بخاری: ۱۸۸۸)

اس حدیث کی شرح میں علماء نے لکھا ہے کہ یہ جگہ جنت کے ایک باغیچہ کے عین نیچے ہے، یا یہ کہ یہاں ذکر واذکار سے جو نزولِ رحمت اور سعادت حاصل ہوتی ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے جنت کے باغیچہ میں ہوں، یا یہ جگہ جنت کا حقیقی باغیچہ ہے اور قیامت کے روز یہ جنت میں منتقل ہو جائے گی۔

دنیا کی بہاریں صدقے ہیں جنت کی شگفتہ کیاری پر
کیا عطر میں ڈوبی روح فضا پُر کیف بہاریں ہوتی ہیں

منبر شریف کی فضیلت: ارشاد نبوی ہے: میرا منبر جنت کے ایک اونچے دروازے کی سیڑھی ہوگا۔ (مجمع الزوائد ۹/۴)

☆ ارشاد نبوی ہے: میرے منبر کے پائے بہشت کی سیڑھی ہوں گے۔ (سنن نسائی)

☆ ارشادِ نبوی ہے: جو شخص میرے منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے گا، خواہ سبز مسواک سے متعلق ہی ہو اُسکا ٹھکانہ دوزخ میں بن گیا۔ (سنن ابن ماجہ، ۲۳۲۵)

کہاں میں اور کہاں اِس منبر اقدس کا نظارہ
نظر اس سمت اٹھتی ہے مگر دزدیدہ دزدیدہ

ستون حنانہ کی فضیلت: یہ ستون اس کھجور کے تنے کی جگہ پر ہے جسکے پاس رسول خاتم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نماز ادا کیا کرتے اور منبر بنائے جانے سے پہلے خطبہ کے دوران اِسکا سہارا لیتے تھے۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ آقا پسند فرمائیں تو آپکے لئے منبر بنا دیں جسپر

منبرو ریاض الجنہ

محراب تہجد

آنجناب جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیا کریں تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ کی آواز سنیں؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اثبات میں جواب دیا تو تین سیڑھیاں بنا دی گئیں اور نہیں اس جگہ رکھا گیا جہاں آج منبر ہے، جمعہ کے روز جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُس تنے سے آگے بڑھے کہ منبر پر کھڑے ہوں تو اُس تنے نے چلّانا شروع کر دیا تا آنکہ وہ پھٹ گیا، اُسکی آواز سن کر نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منبر سے اُترے اور اُس پر ہاتھ پھیرا تو اسمیں سکون آ گیا پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منبر کی طرف تشریف لائے، لیکن نماز اسی ستون کے پاس ادا فرماتے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب آنجناب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منبر پر کھڑے ہوئے تو ہم نے اس تنے سے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی جیسی آواز سنی۔ (سنن ابن ماجہ:۱۴۱۴۔صحیح بخاری ۳۵۸۵)

حضرت حسن بصریؒ جب یہ حدیث بیان کرتے تو رو پڑتے اور فرماتے: اللہ کے بندو یہ سوکھی لکڑی نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی محبت میں تڑپتی تھی تم کو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی زیارت اور آخرت میں ملاقات کا شوق اس سے زیادہ ہونا چاہئے۔ (شرح الشفا ۳/۶۳)

ستون عائشہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی فضیلت: اس کا یہ نام اسلئے ہے کہ حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے اسکی جگہ متعین کر کے بتلائی جبکہ رسول خاتم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے صرف اتنا بتایا تھا کہ مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے کہ لوگوں کو اسکی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہاں نماز کی ادائیگی کے لئے آپس میں قرعہ اندازی کریں، صحابہ کرامؓ کے بچوں کی ایک جماعت نے حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سے عرض کیا کہ ام المؤمنین وہ جگہ کونسی ہے؟ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا خاموش رہیں، چنداں بیٹھنے کے بعد وہ چلے گئے، صرف انکے بھانجے عبداللہ بن زبیرؓ بیٹھے رہے، ان حضرات نے آپس میں کہا کہ ہو سکتا ہے ام المؤمنین عبداللہ کو بتا دیں، خیال رکھو کہ وہ آج نماز کہاں ادا کرتے ہیں، کچھ دیر بعد وہ نکلے اور اِس ستون کے پاس نماز ادا کی، اُنکے ساتھی سمجھ گئے کہ حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے اُنہیں یہ جگہ متعین کر کے بتا دی ہے۔ یوں ستون قرعہ کی جگہ متعین ہو گئی۔ (مجمع الزوائد ۴/۱۰) اور وہ ستون عائشہؓ کے نام سے متعارف ہوا۔

محراب نبوی وعثمانی

چبوترہ موذن

ستون ابی لبابہ رضی اللہ عنہ: یہ منبر سے چوتھا ستون ہے اس نام کا قصہ یہ ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ یہودیوں کی غداری کی وجہ سے اُنکا محاصرہ کیا تو یہودیوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا کہ ابولبابہؓ کو ہمارے پاس بھیج دیں ہم اُن سے مشورہ کرنا چاہتے ہیں۔ جب وہ گئے تو یہودیوں نے پوچھا: ابولبابہ تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ تسلیم کرلیں حضرت ابولبابہؓ نے فرمایا: قبول کرلو اور ساتھ ہی گلے پر انگلی رکھ کر اشارہ کیا کہ ذبح کیے جاؤ گے۔ یہ کہتے ہی ابولبابہؓ کو احساس ہوا کہ بخدا اِس راز کو فاش کر کے میں تو اللہ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ خیانت کا مرتکب ہوگیا ہوں، یہ سوچ کر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آنے کی ہمت نہ ہوئی اور سیدھے آکر اپنے آپ کو مسجد نبوی شریف کے اِس ستون سے باندھ لیا اور فیصلہ کیا کہ اب اس جگہ سے نہیں ہٹوں گا اور کھانا نہیں کھاؤں گا تا آنکہ یہیں مرجاؤں یا اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول کرلیں، وہ نو دن اسی حالت میں رہے اور بار بار بیہوش ہو جاتے تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُنکی توبہ قبول ہو جانے کی وحی نازل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپکو ہنستا مسکراتا رکھے آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو لبابہؓ کی توبہ قبول ہوگئی۔ ام المؤمنینؓ نے عرض کیا کہ ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو خوشخبری سنادوں؟ ارشاد ہوا کہ جی چاہے تو سنادو۔ جب انہوں نے خوشخبری سنائی تو لوگ انہیں کھولنے کے لئے آگے بڑھے، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا تم نہیں بلکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دستِ مبارک سے مجھے کھولینگے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو انہیں کھولا، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آقا میں نے نذر مانی ہوئی ہے کہ اپنا سارا مال صدقہ کر دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیسرا حصہ صدقہ کردو۔

حجرہ شریفہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ حجرہ نو حجروں میں سے ایک ہے جہاں رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دو جاں نثار، خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق و خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم آرام فرما ہیں۔ وہیں چوتھی قبر کی جگہ باقی ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دفن ہوں گے۔

جالیاں

عہد نبوی میں مسجد کی حد

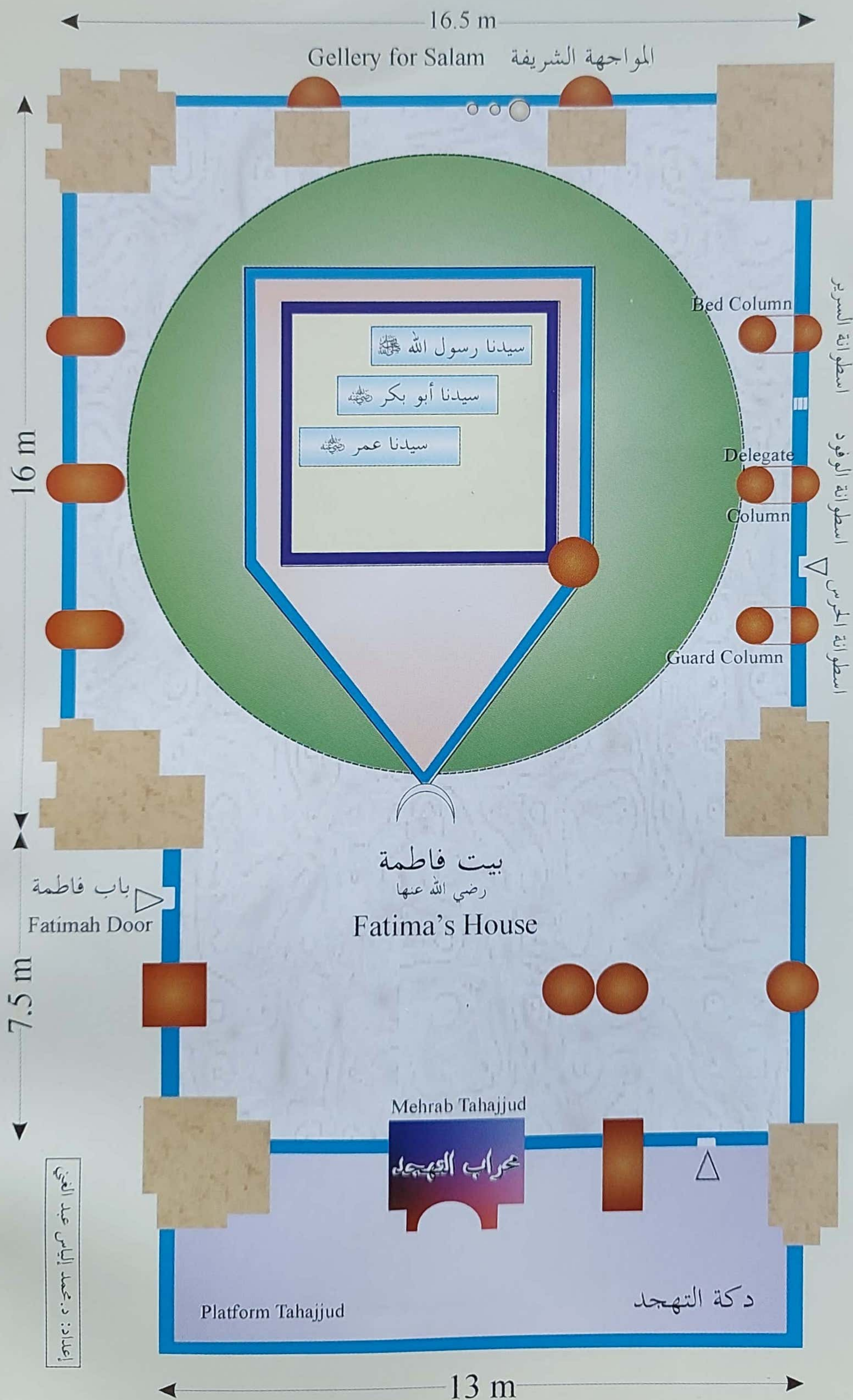
تدفین کا قصہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا فرماتی ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ تین چاند میری گود میں آکر گرے ہیں۔ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ و یہ خواب سنائی، جب اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ میرے حجرہ میں دفن ہوئے تو حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے فرمایا: یہ اُن تین چاندوں میں سے ایک ہے اور سب سے افضل ہے۔

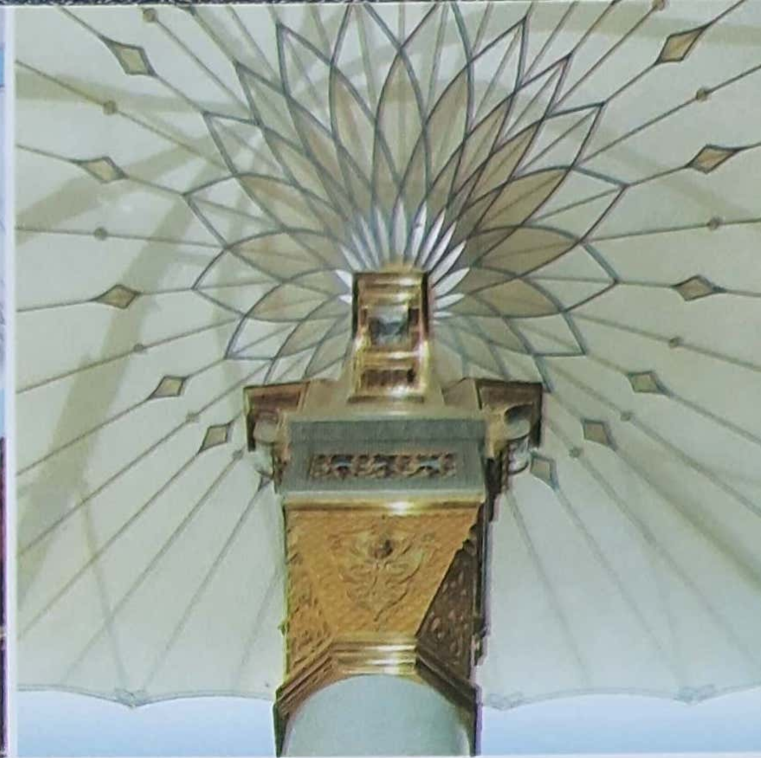
آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کی وفات پیر کے دن ہوئی اور منگل کے دن تدفین ہوئی حضرات صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم نے اکیلے اکیلے حاضر خدمت ہو کر نماز جنازہ ادا کی۔ کچھ لوگوں کی رائے تھی کہ آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کو منبر کے قریب دفن کیا جائے دیگر کا خیال یہ تھا کہ بقیع میں تدفین ہو۔ حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے فرمایا کہ میں نے ارشادِ نبوی سنا ہے کہ نبی جہاں بھی اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کرے اُسے وہیں دفن کیا جاتا ہے۔ لہٰذا حجرہ عائشہ میں ہی آپکی تدفین ہوئی۔ غسل کے لئے جب قمیص اتارنے کی کوشش کی گئی تو ایک آواز سنی گئی کہ قمیص نہ اتارو، لہٰذا قمیص پہنے ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کو غسل دیا گیا۔

☆ جب حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کا انتقال ہوا تو وصیت کے مطابق انہیں حجرۂ عائشہؓ میں آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ اور یہ ان تین چاندوں میں سے دوسرا تھا۔

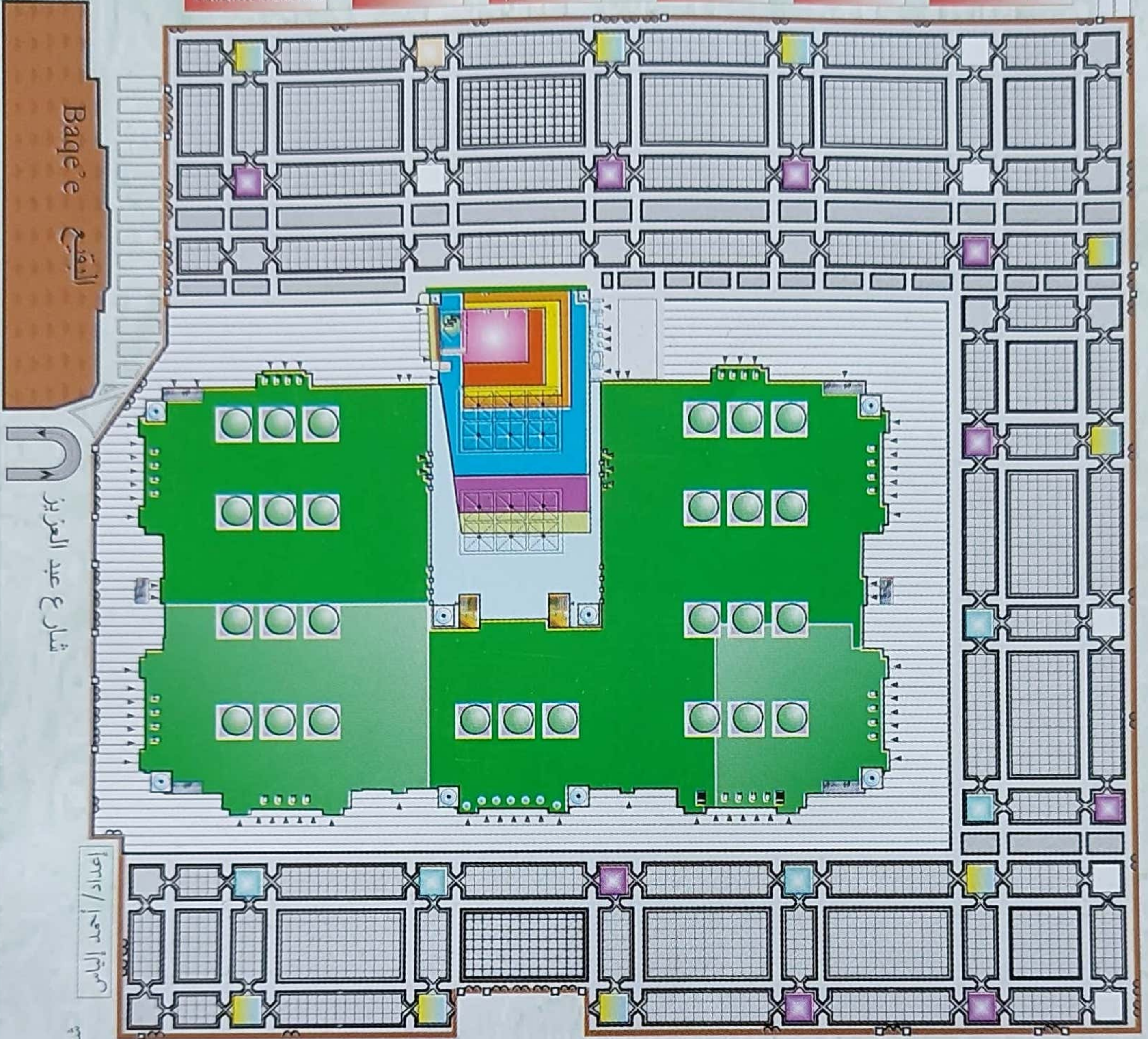
☆ جب حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو آپؓ نے اپنے صاحبزادہ عبداللہ بن عمرؓ کو فرمایا: ام المؤمنین حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا کی خدمت میں حاضر ہو کر میرا سلام عرض کرو اور اپنے ساتھیوں کے قریب دفن کی اجازت مانگو۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: یہ جگہ میں نے اپنے لئے رکھی ہوئی تھی لیکن آج میں انہیں اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ حضرت عمرؓ کو اطلاع ملی تو فرمایا: اس پڑوس سے بہتر میرے لئے اور کوئی چیز نہیں۔ (صحیح بخاری: ۱۳۹۲)

☆ حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کی صفت توراۃ میں موجود ہے اسمیں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ساتھ دفن ہوں گے۔ حضرت ابومودود کہتے ہیں کہ حجرۂ شریفہ میں چوتھی قبر کی جگہ باقی ہے۔ (ترمذی: ۳۶۹۶)


16.5 m
Gellery for Salam
المواجهة الشريفة
16 m
7.5 m
Bed Column
اسطوانة السرير
Delegate Column
اسطوانة الوفود
اسطوانة الحرس
Guard Column
سيدنا رسول الله ﷺ
سيدنا أبو بكر رضي الله عنه
سيدنا عمر رضي الله عنه
بيت فاطمة
رضي الله عنها
Fatima's House
باب فاطمة
Fatimah Door
Mehrab Tahajjud
محراب التهجد
Platform Tahajjud
دكة التهجد
13 m
إعداد: د. محمد إلياس عبد الغني





مردانہ راستہ برائے پارکنگ، وضوخانہ

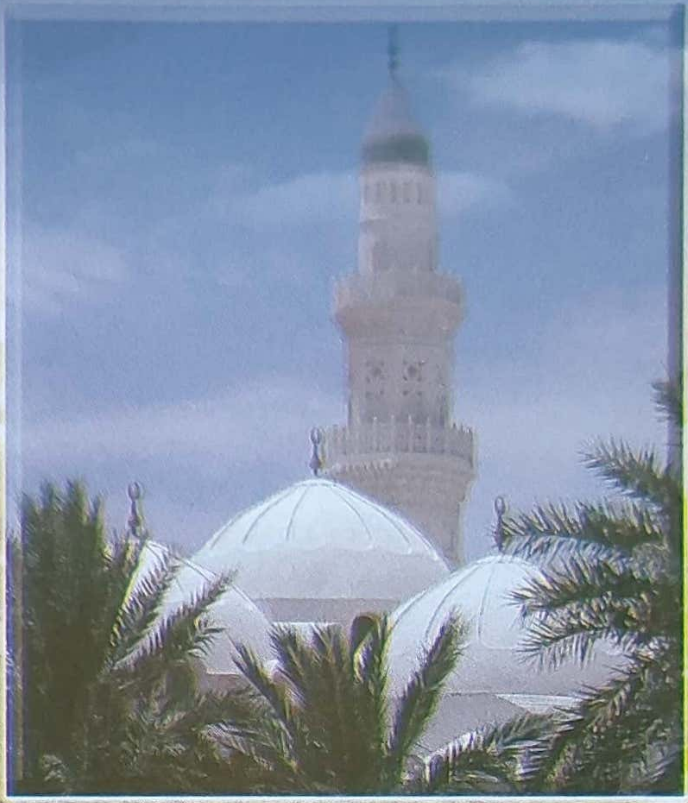
راستہ برائے **فیملی**

زنانہ راستہ برائے وضوخانہ

ٹھنڈے پتھر والا صحن

مسجد نبوی شریف کے گرد صحن ، فرش کا ڈیزائن ، پارکنگ اور وضوخانہ کے راستے


الشمال
جبل سلع
مسجد الفتح
مسجد سلمان الفارسي
مسجد سيدنا علي
مسجد سيدنا عمر
مسجد سعد بن معاذ
مسجد سيدنا أبوبكر
مسجد الراية
مسجد السبق
الأغوات
الهاشمية
المدينة المنورة
في سنة ١٩٤٧م
أحمد الياس



مسجد قباء

جب نبی اسلام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو اِس قبیلہ کی ایک شخصیت حضرت کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ہاں قیام فرمایا اور انہیں کی زمین میں مسجد قباء تعمیر کی۔ جس کی فضیلت سورہ توبہ کی آیت نمبر ۱۰۸ میں ہے کہ "جو مسجد اول روز سے تقوی پر قائم کی گئی ہے وہی زیادہ موزوں ہے کہ تم اس میں (عبادت کے لئے) کھڑے ہو..."

☆ نیز ارشاد نبوی ہے: جو شخص اپنے گھر وضو کر کے مسجد قباء میں آ کر نماز پڑھے اسے ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۱۲) یہ مسجد مسلمانوں کے اہتمام وتوجہ کا مرکز رہی، بالآخر سنہ ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء میں خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے اسکی تعمیر وتوسیع کی جسمیں بیس ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔

بنو عمرو بن عوف: (اوس) اُن کی آبادی مسجد قباء کے قریب تھی جو مسجد نبوی شریف سے ۳.۲ کیلو میٹر کے فاصلہ پر تھی۔

☆ اس قبیلہ کی تعریف میں سورہ توبہ کی آیت نمبر ۱۰۸ میں ارشاد ہوتا ہے "اِسمیں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں، اور اللہ پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے"۔

☆ حضرت ابو لبابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا تعلق اِسی قبیلے سے تھا، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بعض غزوات میں انہیں امیر مدینہ مقرر کیا۔ جب بنو قریظہ یہودیوں کی غدّاری کے سبب آنخضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُن کا محاصرہ کیا تو بنو قریظہ نے حضرت ابولبابہؓ سے اپنے انجام کی بابت پوچھا تو انہوں نے گلے پر انگلی رکھ کر اشارہ کیا کہ قتل کیے جاؤ گے۔ فوراً احساس ہوا کہ یہ راز فاش کر کے میں نے

حصوة صحن
compound

مداخل الرجال
مداخل النساء
منائر (٤)
قباب (٤٧)

مسجد قبا کا نقشہ

Ahmad

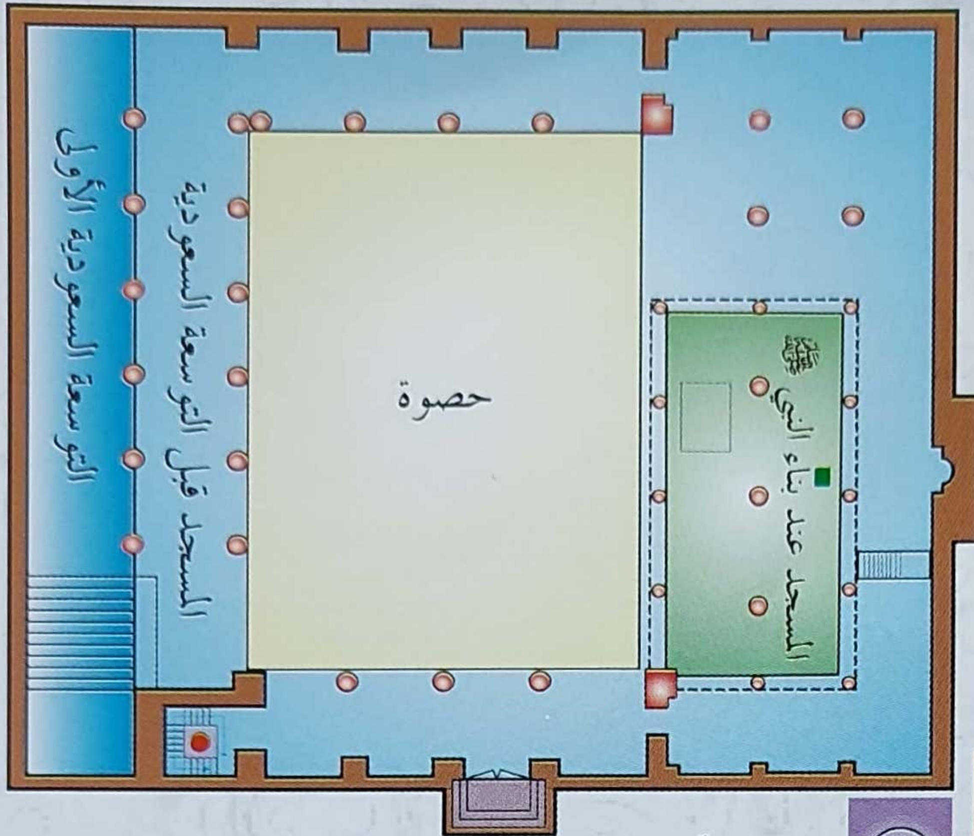
مسجد قباء

اللہ اور اُس کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ خیانت کی ہے۔تو قسم کھالی کہ اب کچھ نہ کھاؤں گا۔ مر جاؤں گا یا توبہ قبول ہو جائے گی ، اور مسجد نبوی شریف میں آ کے اپنے آپ کو ایک ستون سے باندھ لیا اِس دوران بے ہوش ہو کر گر جاتے ،نو دن بعد توبہ قبول ہوگئی۔ سورۂ انفال کی آیت نمبر ۲۷ انہیں کی بابت نازل ہوئی۔ مسجد نبوی میں ستون ابی لبابہؓ اِسی واقعہ کی یاد تازہ کرتا ہے۔

مسجد دار سعد بن خیثمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن خیثمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا یہ گھر آنخضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ہجرت سے قبل ہی اسلام کا مرکز بن گیا.حضرات صحابہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ کبھی کبھی اِس میں نماز جمعہ بھی پڑھ لیتے تھے. جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہجرت کر کے آئے تو حضرت کلثوم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے مکان میں قیام فرمایا ،اور اس دوران آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت سعد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے گھر میں بھی تشریف لاتے جو مسجد قبا کے جنوب مغربی کونے میں تھا، اِسی نسبت سے وہاں بعد میں مسجد بنادی گئی جو خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے زمانہ میں مسجد قبا کی توسیع میں شامل ہوگئی۔

قوت ایمانی کا حسین مظاہرہ: غزوہ بدر کے موقعہ پر حضرت سعد اور اُنکے والد حضرت خیثمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ میں قرعہ اندازی کی گئی کہ دونوں میں سے کون جہاد پر جائیگا؟ صاحبزادہ سعد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا نام نکلا تو والد محترم کہنے لگے: بیٹا اپنی جگہ مجھے جانے دو۔ بیٹے نے عرض کیا: ابا محترم !اگر جنت کے علاوہ کسی اور چیز کا معاملہ ہوتا تو میں ایسا کر لیتا ۔الغرض حضرت سعد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور مقام شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اور اُنکے والد حضرت خیثمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ غزوۂ احد میں شریک ہوئے اور مقام شہادت پر سرفراز ہو کر اُنکی تمنا پوری ہوئی۔ (الاصابہ ۲/۲۳)



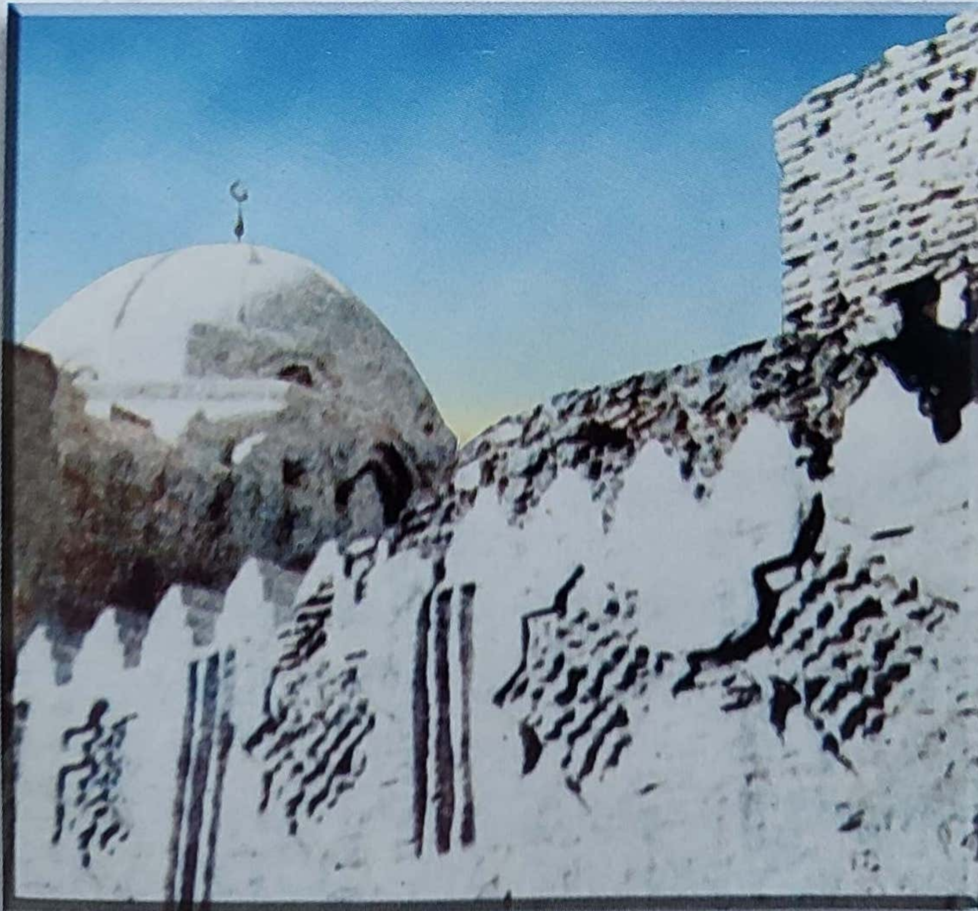
موقع دار كلثوم
ابن الهدم رضي الله عنه

موقع دار سعد بن خيثمة رضي الله عنه
بجانب مسجد قباء قبل التوسعة السعودية الثانية

Ahmad

مسجد قبا کی توسیع سے قبل حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ وکلثوم رضی اللہ عنہا کے مکانات کا محل وقوع

حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ کا مکان



مسجد جمعہ

حضرت مصعب بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور حضرت اسعد بن زرارۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مدینہ منورہ میں نماز جمعہ پڑھاتے تھے، جب نبی مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہجرت کر کے آئے تو قباء میں قیام فرمایا، جمعہ کے دن وہاں سے مدینہ منورہ کیلئے روانگی ہوئی، مسجد قباء سے تقریباً ایک کیلومیٹر کے فاصلہ پر بنوسالم کی بستی میں نماز جمعہ ادا فرمائی، بنوسالم نے اُس جگہ مسجد بنالی، جو مسجد جمعہ اور مسجد بنی سالم کہلائی، اِس تاریخی اہمیت کے پیش نظر خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے زمانہ میں اِسکی تعمیر وتوسیع کا اہتمام کیا گیا، اسمیں ۶۵۰ نمازیوں کی گنجائش ہے، مینار کی بلندی ۲۵ میٹر ہے۔

بنوسالم: (خزرجی) ان کی آبادی مسجد قبا کی شمالی جانب تقریباً ۸۰۰ میٹر کے فاصلہ پر اور مسجد نبوی شریف سے تقریباً اڑھائی کیلومیٹر دور تھی۔

☆ نبی خاتم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قباء سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے تو بنوسالم نے عرض کیا: آقا آپنے ہمارے چچازاد بنوعمرو بن عوف کو چند روزہ قیام کے شرف سے نوازا، ہمیں بھی کچھ شرف بخشیے! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنکی بستی میں جلوہ افروز ہوئے اور جمعہ کی نماز ادا کی۔ وہاں جو مسجد بنی وہ مسجد جمعہ کہلائی۔

☆ اسی قبیلہ میں حضرت ابوحصین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دو بیٹے عیسائی تھے۔ آپؓ نے انہیں اسلام پر مجبور کیا تو آیت ﴿لا اکراہ فی الدین...﴾ (سورۃ بقرہ:۲۵۶) نازل ہوئی۔

☆ اِسی قبیلے کے حضرت ابوخیثمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ غزوۂ تبوک سے رہ گئے۔ ایک دن سخت گرمی تھی، گھر پہنچے تو چھڑکاؤ کیا ہوا تھا۔ پانی ٹھنڈا اور کھانا تیار تھا۔ کہنے لگے: اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سخت دھوپ، لُو اور گرمی میں ہوں اور ابوخیثمہ ان نعمتوں میں! یہ انصاف نہیں ہے، اللہ کی قسم میں گھر میں داخل نہیں ہوں گا۔ پھر تیاری کی اور سامانِ سفر لیکر روانہ ہو گئے۔ تبوک میں آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے قریب پہنچے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ کرے یہ ابوخیثمہ ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: آقا! وہی ہیں۔ حاضر خدمت ہوکر سلام عرض کر کے آپ بیتی سنائی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے دعا دی۔

مسجد جمعہ قدیم

مسجد جمعہ

مسجد عتبان

انصار کے ایک سردار حضرت مالک بن عجلان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا تعلق اِسی قبیلے سے تھا۔ ورانہی کے صاحبزادے حضرت عتبان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے آنحضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے درخواست کی کہ آپ میرے گھر میں تشریف لا کر نماز پڑھیں تا کہ میں اس جگہ کو گھر کی مسجد بنا لوں تو رسول رحمت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ میں ایسا کروں گا، ایک روز آنحضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور حضرت ابوبکر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تشریف لائے اور فرمایا کہ ہم تمہارے گھر میں کہاں نماز پڑھیں؟ حضرت عتبان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے گھر میں ایک طرف اشارہ کیا، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اللہ اکبر کہکر نماز شروع کردی ہم نے بھی آپ کے پیچھے صف بنالی، آپ نے دو رکعتیں پڑھکر سلام پھیر دیا۔ (تفصیل کیلئے: صحیح بخاری: ۴۲۵) یہ مسجد مسجد عتبان بن مالک رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کہلائی۔ اس کی جگہ اب مسجد جمعہ کی شمالی جانب چاردیواری کے اندر ہے اور مسجد منہدم ہو چکی ہے۔

مسجد بنی اُنیف

مسجد قباء کے جنوب مغرب میں محلّہ کے اندر واقع ہے، حضرت طلحہ البراء رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بیمار ہوئے تو رحمتِ کائنات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اپنے اِس جاں نثار صحابی کی عیادت کیلئے تشریف لاتے رہے، اِسی دوران جہاں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے نمازیں ادا کیں وہاں بنواُنیف نے مسجد بنالی، حضرت طلحہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فوت ہوئے تو رحمتِ کائنات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان کیلئے دعا کی:

''اے اللہ تو طلحہ کو مسکراتے ہوئے مل اور وہ تجھے مسکراتا ہوا ملے''۔

مسجد عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ

مسجد بنی انیف

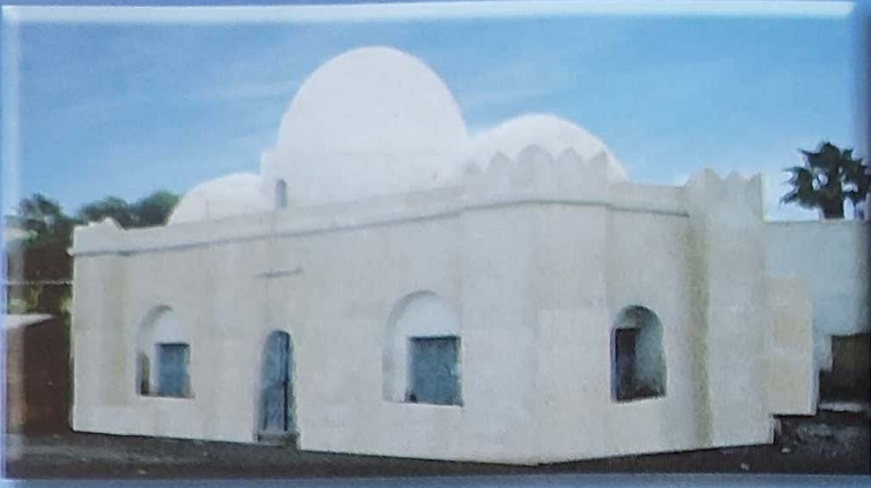
مسجد سقیا

عنبریہ میں ایک جگہ کا نام سقیا ہے جو قدیم ترکی ریلوے اسٹیشن کے اندر اور باہر ہے یہ جگہ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کی ملکیت تھی، یہاں مسجد سقیا ہے جو ریلوے اسٹیشن کی چار دیواری میں واقع ہے، اسکی تین گنبد والی موجودہ تعمیر ترکی دور کی ہے، اسکا رقبہ ۱۳×۵م = ۶۵ مربع میٹر ہے، سنہ ۱۴۲۳ھ/ ۱۴۲۴ھ میں اسکی ترمیم وتجدید ہوئی۔

☆ جب آنحضور ﷺ غزوہ بدر کیلئے روانہ ہوئے تو اِسی میدان میں ٹھہرے، وضوء کر کے نماز ادا کی. اہل مدینہ کیلئے برکت کی دعا مانگی اور لشکر کی تنظیم نو کی. حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں یہاں آنحضور ﷺ کے محترم چچا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے دعاء استسقاء کرائی گئی.

☆ واضح رہے کہ اِس ریلوے اسٹیشن کو مدینہ منورہ کا عجائب گھر بنانے کا فیصلہ ہو چکا ہے، اور اس مقصد کے لئے اس کی ترمیم وتجدید کا کام جاری ہے۔

بئر سقیا: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ کنواں سقیا مقام پر واقع تھا جو چودھویں صدی ہجری کے دوران سڑک کی توسیع کے پیش نظر دفن کر دیا گیا، اس کا تقریبی محل وقوع مسجد سقیا کی جنوبی طرف ریلوے اسٹیشن کی چار دیواری سے باہر ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ بدر جاتے ہوئے اس کے پانی سے وضو کیا نیز آپ ﷺ اسکا پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔





مسجد سقیا اور پس منظر میں بلدیہ مدینہ منورہ کا دفتر

مسجد عنبریہ اور سقیا کا علاقہ

عیدگاہ

یہ میدان مسجد نبوی شریف کے جنوب مغرب میں ہے، رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اِس میدان میں مختلف جگہوں پر عیدالفطر وعیدالاضحیٰ کی نماز ادا فرمائی۔ نیز نجاشی کی نماز جنازہ اور بعض اوقات نمازِ استسقاء بھی یہیں ادا فرمائی۔

☆ حضرت ابو سعید خدری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول رحمت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عیدالفطر وعیدالاضحیٰ کے دن اِس میدان میں تشریف لاتے، نماز عید ادا کر کے لوگوں کو وعظ ونصیحت فرماتے، اگر کوئی لشکر روانہ کرنا ہوتا تو روانہ فرماتے، کسی اور چیز کا حکم دینا ہوتا تو اس کا حکم دیتے۔ (صحیح بخاری:۹۵۶)

☆ حضرت عباد بن تمیم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس میدان میں نماز استسقاء ادا فرمائی اور دعا کے بعد اپنی چادر کا رخ بدلا۔ (صحیح مسلم،۹:۸۹۴)

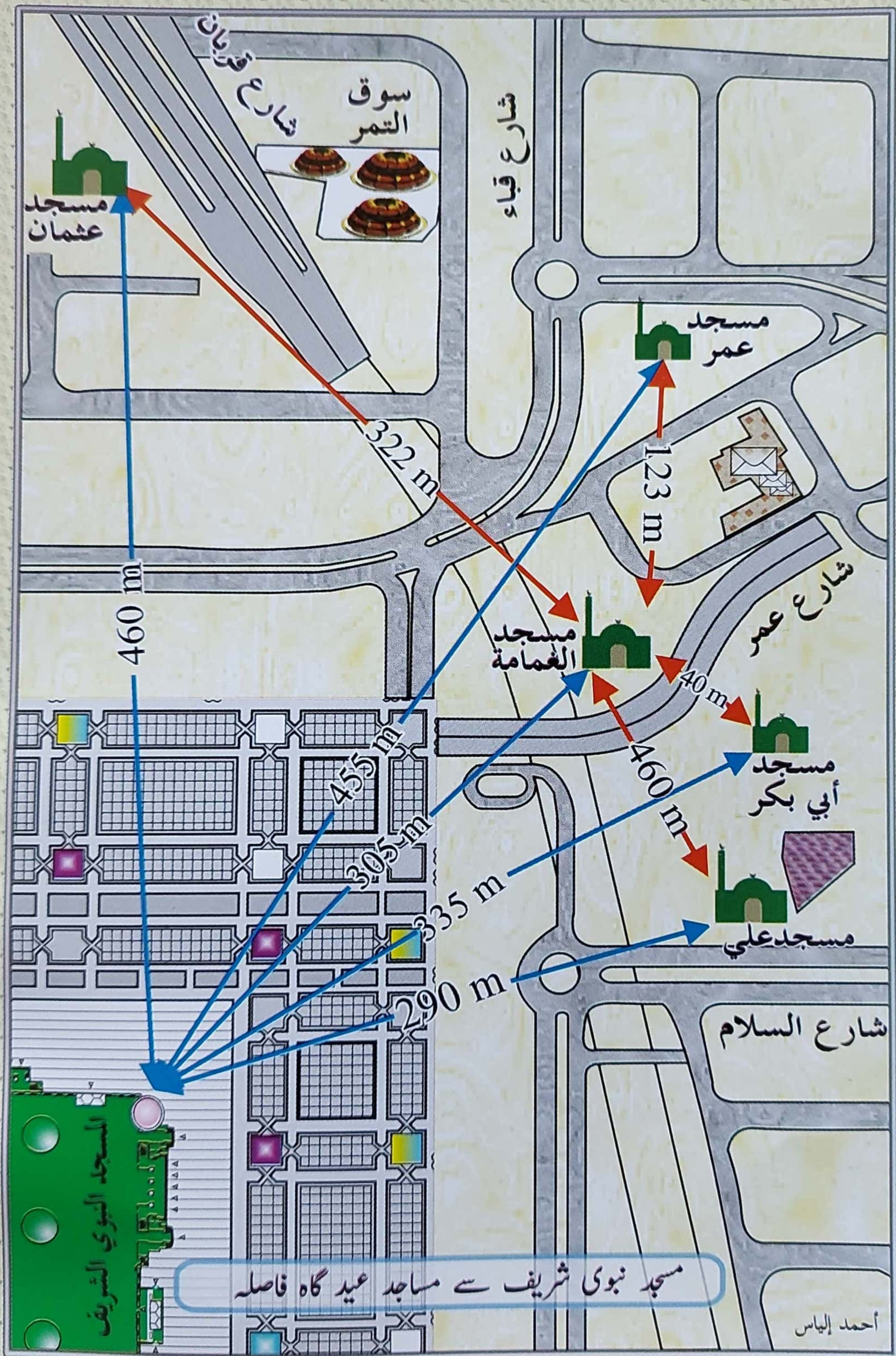
☆ حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کی وفات کی خبر اسی روز سنائی اور اس میدان میں آ کر چار تکبیر سے نماز جنازہ ادا کی۔ (صحیح مسلم،۱۱:۹۵۱)

☆ حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سفر سے واپسی پر اس عیدگاہ سے گذرتے تو قبلہ رو کھڑے ہو کر دعا فرماتے۔ (تاریخ ابن شبہ ۱/ ۳۳۸)

☆ مدینہ منورہ میں یہودیوں کا اپنا بازار تھا۔ رسول خاتم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے میدان عیدگاہ کو مسلمانوں کا بازار قرار دیا تاکہ اسلامی تشخص قائم ہو اور مسلمان عزت نفس کے ساتھ اپنا کاروبار کریں، اسی پس منظر میں یہ جگہ مناخہ کہلائی کہ یہاں اونٹوں کے تجارتی قافلے پڑاؤ ڈالتے تھے۔

☆ نبی اکرم ﷺ اسی عیدگاہ مہں جانوروں کی قربانی کیا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری:۵۵۵۲)

☆ تاریخی روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز۔ سنہ ۸۷ تا ۹۳ھ میں مدینہ منورہ کے گورنر بنے تو انہوں نے ان تاریخی جگہوں پر مسجدیں بنوادیں۔ ذیل میں اِن مساجد کا مختصر تعارف ہے:



شارع قربان
سوق
التمر
شارع قباء
مسجد
عثمان
مسجد
عمر
322 m
123 m
460 m
شارع عمر
مسجد
الغمامة
40 m
455 m
305 m
460 m
مسجد
أبي بكر
335 m
مسجدعلي
290 m
شارع السلام
المسجد النبوي الشريف
مسجد نبوی شریف سے مساجد عید گاہ فاصلہ
أحمد إلياس

مسجد غمامہ

مسجد نبوی شریف کے جنوب مغرب میں ۳۰۵ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے. نبی اسلام صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخری سالوں میں یہاں عید کی نماز ادا فرماتے تھے، اسی لئے تاریخی کتب میں اِس کا نام مسجد مصلّٰی (عیدگاہ والی مسجد) ہے. اندازہ ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رَحِمَهُ اللهُ نے یہ مسجد بنوائی۔ موجودہ عمارت سلطان عبدالمجید ترکیؒ کے زمانہ کی ہے۔ خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے زمانہ میں اِس کی ترمیم وتجدید کی گئی ۔ آجکل یہ مسجد غمامہ کے نام سے متعارف ہے۔ قدیم تاریخی کتب میں یہ نام مذکور نہیں ہے۔

مسجد ابی بکر صدیق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مسجد غمامہ سے ۴۰ میٹر اور مسجد نبوی شریف سے ۳۳۵ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے . خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بعض اوقات عید کی نماز یہاں ادا فرمائی . پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے عید کی نمازیں یہاں پڑھائیں، لہذا غالباً حضرت عمر بن عبدالعزیز- کے دور میں اِس جگہ بننے والی مسجد اُنہی کی طرف منسوب ہوگئی .اسکی موجودہ عمارت سلطان محمود خاں ترکی نے بنوائی ،جسکی مرمت شاہ فہد نے ۱۴۱۱ھ میں کرائی۔

اسکی پیمائش ۱۹,۵ × ۱۵ م = ۲۹۲,۵ مربع میٹر ہے۔

مسجد غمامہ

مسجد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

مسجد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

مسجد نبوی شریف سے ۴۵۵ میٹر اور مسجد غمامہ سے ۱۳۳ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے. نویں صدی ہجری میں اِسکی ابتدائی تعمیر ہوئی. ۱۴۱۱ھ میں شاہ فہد نے اِسکی مرمت کرائی۔ اسکا رقبہ ۳۳۵ مربع میٹر ہے اور گنبد کی اندرونی بلندی ۱۲ میٹر ہے۔

مسجد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

مسجد نبوی شریف سے ۲۹۰ میٹر اور مسجد غمامہ سے ۱۲۲ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے. اس جگہ بھی نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید ادا فرمائی. شاہ فہد نے ۱۴۱۱ھ میں اِس کی تعمیر نو اور توسیع کرائی. اسکا رقبہ ۳۱×۲۲م = ۸۸۲ مربع میٹر ہے اور مینار کی بلندی ۲۶ میٹر ہے۔

غزوہ بنی قینقاع (یہودی)

اِنکی آبادی مدینہ منورہ کے جنوب مغرب میں قبا کے قلعہ کے قریب تھی۔ یہ صنعتکار اور تاجر تھے۔ میثاق مدینہ کے مطابق مسلمانوں سے اُن کا معاہدہ تھا۔ لیکن غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی فتح کے بعد انہوں نے معاہدہ توڑتے ہوئے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کچھ اناڑی قریشیوں کو قتل کر کے خوش نہ ہوں آپ ہم سے لڑینگے تو پتہ چلے گا کہ کسی جنگجو سے واسطہ پڑا ہے۔ ارشاد ربانی ہوا: آپ کافروں سے کہہ دیجئے کہ عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے... (آل عمران ۱۲)

ایک شرمناک واقعہ: ایک دفعہ ایک مسلمان خاتون باپردہ حالت میں کچھ سامان تجارت بیچنے بازار گئی تو بنو قینقاع قبیلے کے بعض یہودیوں نے اسکو کہا کہ بے پردہ ہو کر سامان بیچو، اُس عزت مند خاتون نے اسلامی تعلیمات کا پاس رکھتے ہوئے انکار کر

مسجد عمر فاروق رضی اللہ عنہ

مسجد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

دیا جب وہ سامان بیچنے بیٹھی تو ایک شریر یہودی نے اُسکے دامن سے دھاگہ اٹکا کر کسی چیز سے باندھ دیا، خاتون کو اس کی خبر نہ ہوئی، کچھ دیر بعد جب وہ اٹھی تو اس کا دامن کھنچا اور وہ بے پردہ ہوگئی، بازار میں بیٹھے یہودی قہقہہ لگانے لگے۔ ایک مسلمان نے مسلم خاتون کو بے بسی کی حالت میں دیکھا تو اس کی غیرتِ ایمانی جوش میں آئی اور اس نے عورت کا دفاع کرتے ہوئے شریر یہودی کو قتل کر دیا۔ باقی یہودیوں کو چاہیے تھا کہ مظلوم کی مدد کرنے والے کا ساتھ دیتے یا کم از کم غیر جانبدار رہتے لیکن انہوں نے ظالم یہودی کا ساتھ دیا اور اس غیرتمند مسلمان کو قتل کر دیا۔

مسلم خاتون کی آبرو کے تحفظ اور مسلمان بھائی کا انتقام لینے کیلئے مسلمانوں نے بنو قینقاع کا محاصرہ کیا تو عبداللہ بن ابی منافق نے یہودیوں کی سفارش کی بالآخر انہیں شام کی طرف جلاوطن کر دیا گیا۔ مزید معلومات:

موقع محل	سال	امیر مدینہ	مسلم مجاہد	یہود کی تعداد	جنگ کا فوری سبب
قربان اور عوالی کا علاقہ	شوال ۲ھ =۶۲۴ء	حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ	مسلمانان مدینہ جو اسلحہ اٹھا سکتے تھے	۷۰۰ جنمیں ۳۰۰ درع بند تھے	معاہدے سے دستبرداری، مسلم خاتون کی توہین اور مسلمان کا قتل
مسلم علمبردار	**شہداء اسلام**	**کافر مقتول**	**مدّت محاصرہ**	**نتیجہ**	**قرآن کا نزول**
حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	-	-	۱۵ دن	یہود کی جلا وطنی	سورۂ آل عمران کی آیت ۱۲، ۱۳ مائدہ کی آیت ۵۱ تا ۵۶

نوٹ: مسجد عثمان اور مسجد بلال شارع قربان پر واقع ہیں، انکی ابتدائی تعمیر پندرھویں صدی ہجری کے شروع میں ہوئی۔ یہ تاریخی مساجد میں سے نہیں ہیں۔

مسجد عمر فاروق رضی اللہ عنہ

مسجد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

مسجد قبلتین

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز یہیں ادا کر رہے تھے کہ سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۱۴۴ میں تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا، ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رو ہو گئے۔ اس لئے اِس مسجد کا نام مسجد قبلتین ہے۔ یہ مسجد شارع خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے کنارے اور وادی عقیق کے قریب ہے۔

خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے ۱۴۰۸ھ میں اس کی موجودہ تعمیر و توسیع کی، جسمیں دو ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔ واضح رہے کہ اب خانہ کعبہ ہی ہمارا قبلہ ہے، لہٰذا مسجد قبلتین یا کہیں بھی خانہ کعبہ کی بجائے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں، چاہے وہ فرض نماز ہو یا نفل۔

بنوسلمہ: خزرج کا مشہور قبیلہ ہے۔ اُنکی آبادی حرہ غربیہ کی شمالی جانب وادی عقیق کے قریب اور جبلِ سلع کی مغربی جانب تھی۔ مسجد نبوی سے فاصلہ تقریباً ۳.۵ کلومیٹر تھا۔

☆ جب انہوں نے مسجد نبوی شریف کے قریب منتقل ہونا چاہا تو رسول اکرم ﷺ کی دور اندیش نظر نے اِس علاقہ کے خالی ہو جانے کو دفاعی اور اقتصادی لحاظ سے مناسب نہ سمجھا اور فرمایا: اے بنوسلمہ مسجد نبوی تک اٹھنے والے قدموں کے ثواب کا خیال کرو۔

☆ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۲۲ میں جن دو جماعتوں کا تذکرہ ہے ان میں سے ایک جماعت بنوسلمہ کی ہے۔

☆ بنوسلمہ کے حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے بیعت عقبہ کی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے فرزند حضرت بشر رضی اللہ عنہ کو قبیلہ کا سربراہ مقرر کیا۔

☆ بنوسلمہ کے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی بابت ارشاد نبوی ہوا: ہمارا بہترین شہسوار ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہے۔

☆ بنوسلمہ رضی اللہ عنہ کا قبرستان مسجد قبلتین سے متصل مغربی جانب واقع ہے۔

مسجد قبلتین کا جدید و قدیم منظر

مسجد قبلتین کا فضائی منظر

مسجد ابی ذر رضی اللہ عنہ

مسجد نبوی شریف کی شمالی جانب ۹۰۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے، تاریخی نام مسجد سجدہ ہے جسکی بنیاد حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ت المال کے ایک باغ میں تشریف لائے، اور وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور ایک لمبا سجدہ کیا، میرے دل میں خیال آنے لگا کہ کہیں آپکی روح قبض نہ ہوگئی ہو۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سے سر اٹھایا تو فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان آپؐ نے اتنا لمبا سجدہ کیا میں ڈر گیا کہیں اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنے پاس بلا لیا ہو آپنے فرمایا: کہ جبریلؑ اللہ تعالیٰ کا پیغام لائے ہیں: جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے گا اللہ اس پر رحمت وسلامتی نازل فرمائیگا، اس عنایت پر میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔

بعد میں اس جگہ مسجد بنا دی گئی جو مختلف تاریخی ادوار سے گذری تا آنکہ حکومت سعودیہ نے ۱۴۲۳ھ میں اسکو خوبصورت انداز میں تعمیر کیا جو ایک تہہ خانہ اور دو بالائی منزلوں پر مشتمل ہے، کل رقبہ ۱۸×۱۸م = ۳۲۴ مربع میٹر ہے۔

رسول اطہرؐ جہاں بھی ٹھہرے وہ منزلیں یاد کر رہی ہیں
جبینِ اقدس جہاں جھکی ہے وہ سجدہ گاہیں ترس رہی ہیں

مسجد بنی دینار

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک قبیلہ بنو دینار تھا ۔ یہ انکی مسجد ہے۔ اِسکو مسجد غسّالین اور مسجد مغسلہ بھی کہتے ہیں، چونکہ اِس محلّہ کا نام مغیسلہ ہے جو گورنر ہاؤس کی عمارت کے عقبی علاقہ میں محلّہ کے اندر ہے۔ اس مسجد کی تاریخی اہمیت کے پیش نظر شاہ عبداللہ بن عبدالعزیزؒ کے دور میں اس مسجد کی تعمیر نو اور توسیع کی گئی۔

مسجد ابو ذر رضی اللہ عنہ کا جدید وقدیم منظر

مسجد بنو دینار

مسجدِ اجابہ

صحیح مسلم میں ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ایک دن عوالی سے واپس آتے ہوئے بنو معاویہ کی مسجد سے گذرے تو اسمیں دو رکعت ادا کیں، حضرات صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نے بھی آپکے ساتھ نماز پڑھی۔ آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنے رب کے حضور طویل دعا کی اور فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں، جنمیں سے دو قبول ہوگئیں. میں نے دعا کی کہ میری امّت قحط سالی کی وجہ سے تباہ نہ ہو. نیز میری امّت غرق ہوکر تباہ نہ ہو. یہ دونوں دعائیں قبول ہوگئیں. تیسری دعا یہ تھی کہ میری امت باہمی لڑائی جھگڑے سے محفوظ رہے، یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ (۲۸۹۰)

اِن دعاؤں کے بعد بنومعاویہ کی یہ مسجد مسجدِ اجابہ کے نام سے مشہور ہوگئی۔

یہ مسجد بقیع سے ۳۸۵ میٹر دور شارع فیصل (شارع ستین) کے کنارے واقع ہے۔ شاہ فہد کے زمانہ میں اسکی تعمیر وتوسیع ہوئی۔ مسجد کے شمال مشرق میں عورتوں کی نماز گاہ ہے جس کا رقبہ ۱۰۰ مربع میٹر ہے۔ مسجد کے جنوبی حصہ میں ۱۱,۷۰ میٹر بلند گنبد ہے جسکا قطر ۹,۵ میٹر ہے اور جنوب مشرق میں ۳۶ میٹر بلند مینار ہے۔

بنومعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ: اوس کا قبیلہ ہے۔ اُن کی بستی بقیع کی شمالی جانب مسجد نبوی شریف سے تقریباً ۶۰۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع تھی۔ مسجد بنی معاویہ انہی کی طرف منسوب تھی، رسول رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اسمیں نماز ادا کی اور دعا فرمائی تو اس کا نام مسجد اجابہ مشہور ہوگیا۔

مسجد اجابہ کا جدید وقدیم منظر

مسجد نبوی اور بقیع سے مسجد اجابہ کا محل وقوع

البقيع
شارع الملك عبدالعزيز
المسجد النبوي الشريف
شارع الملك فيصل (الستين)
285 m متر
580 m متر
شارع أبي ذر
مسجد الإجابة
أحمد إلياس

مسجد بنی ظفر

بنوظفر کی بستی حرہ شرقیہ میں بقیع کی مشرقی جانب تھی وہیں اُن کی مسجد تھی جواب شارع ملک عبدالعزیز کے دائیں طرف ہیئہ کی بلڈنگ کے قریب ہے۔

☆ اُن کی بستی اسلامی دعوت وتبلیغ کا مرکز تھی ، یہیں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ سے ہوئی، اور اُن کا پورا قبیلہ بنوعبدالاشہل مسلمان ہو گیا۔

☆ ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم ان کے علاقے میں تشریف لائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ قرآن سناؤ۔ میں نے عرض کیا: میں قرآن سناؤں اور آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کسی اور سے سننا چاہتا ہوں۔ میں نے سورۂ نساء پڑھنی شروع کی، جب اِس آیت پر پہنچا (آیت نمبر ۱۴۱) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بس کرو۔ میں نے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۵۸۲)

☆ ایک دفعہ بنوظفر کے ایک صحابی حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کے گھر بنواُبیرق نے چوری کی تو اُن کے بھتیجے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی۔ ادھر بنو ابیرق نے خدمت اقدسؐ میں آکر عرض کیا کہ قتادہ اور اُن کے چچا نے بغیر گواہی اور ثبوت کے ایک مسلمان پر الزام لگایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قتادہؓ سے فرمایا: بغیر گواہی کے ایک مسلمان پر الزام لگا دیا؟ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے دل میں خیال آیا کہ کاش میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بتاتا۔ پھر چچا کو صورتحال بتائی تو انہوں نے کہا: اللّٰـه المستعان.
ادھر آنحضور ﷺ پر سورہ نساء کی آیت نمبر ۱۰۵ اور اس کے بعد والی آیات نازل ہو گئیں۔

مسجد بنو ظفر کی جگہ

قبیلہ بنو ظفر کا علاقہ

مسجد فضیخ (مسجد بنی نضیر)

بنو نضیر یہودی قبیلہ تھا جو مدینہ منورہ آ کر آباد ہو گیا اور مقامی عربوں کی قبائلی جنگوں میں فریق بن گیا، انکی بستی مدینہ منورہ کے جنوب مشرق میں مسجد نبوی شریف سے ۳،۵ کیلومیٹر اور مسجد قبا سے ایک کیلومیٹر کے فاصلہ پر تھی۔

جب نبی آخر الزماں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو ایک وسیع البنیاد معاہدہ کا اہتمام کیا، اس میثاق مدینہ نے قیام اَمن میں مدد دی، لیکن بنو نضیر اپنی روایتی سازشوں سے باز نہ آئے، حتیٰ کہ انہوں نے سرتاج مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو قتل کرنے کی سازش کی، آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے انکا محاصرہ کیا جو چھ روز جاری رہا، بالآخر انکو مدینہ منورہ سے نکال دیا گیا، اس دوران جہاں صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی امامت میں نماز ادا فرمائی، وہاں مسجد بنا دی گئی جو مسجد بنو نضیر کہلائی۔

☆ اسی دوران شراب کی حرمت نازل ہوئی تو جن حضرات کے پاس اِسکی کچھ مقدار تھی انہوں نے سب انڈیل دی، کسی بھی نشہ آور چیز کی بابت معلومات رکھنے والے جانتے ہیں کہ یہ اقدام اطاعت شعاری اور فرمانبرداری کی کتنی اعلیٰ مثال ہے، اسی بناء پر اُسے مسجد فضیخ بھی کہتے ہیں (فضیخ وہ شراب تھی جو انڈیل دی گئی)

غزوہ بنی نضیر : اِن یہودیوں کی مستقل سازشوں کی وجہ سے آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے انکو دس دن کے اندر مدینہ سے نکل جانے کا حکم دیا، لیکن منافقین مدینہ کی شہ پر انہوں نے انکار کر دیا۔ ارشاد ربّانی ہے: ”کیا آپ نے منافقوں کو نہیں دیکھا جو اپنے کافر اہلِ کتاب بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تمہیں نکالا گیا تو ہم بھی

هو الذي أخرج الذين كفروا
من أهل الكتاب من ديارهم لأول الحشر



وادی مذینب کے کنارہ مسجد فضیخ کی جگہ

مسجد فضیخ اور اس کی جگہ





تمہارے ساتھ نکلیں گے ...'' (سورہ حشر ۱۱) یہودیوں نے نکلنے سے انکار کیا، بالآخر آپ ﷺ نے اُنکا محاصرہ کیا، اور انہیں خیبر و شام کی طرف جلاوطن کر دیا۔ اس غزوہ کی بابت مزید معلومات:

موقع محل	سنہ	امیر مدینہ	مسلم مجاہد	یہود کی تعداد	فوری سبب
قباء میں وادی مذینب کے قریب	ربیع الاول ۴ھ = ۶۲۶ء	عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہا	مسلمانان مدینہ جو جہاد کے قابل تھے	قبیلہ بنو نضیر	سرکار مدینہ ﷺ کے قتل کی سازش

شہداء اسلام	کافر مقتول	مدت محاصرہ	نتیجہ	قرآن کا نزول
-	۱۰	چھ راتیں	خیبر اور شام جلاوطنی	سورۂ حشر اور شراب کی حرمت

کعب بن اشرف اور اسکا قلعہ

وہ عرب کے قبیلہ نبہان سے تعلق رکھنے والا مالدار شاعر تھا۔ اس کی ماں یہودی تھی۔ یہود اور عرب قبائل سے اس کے اچھے تعلقات تھے۔ ابن جریر طبری حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ سورۃ نساء کی آیت نمبر ۶۰ میں طاغوت سے مراد کعب بن اشرف ہے۔ اس کی اسلام دشمنی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس نے غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی فتح پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: اگر یہ خبر سچی ہے تو میرا زمین میں دفن ہو جانا باہر رہنے سے بہتر ہے۔ نیز اس نے یہود و مشرکین کے سرداروں کو مسلمانوں کے ساتھ جنگ پر اکسایا اور اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ اس کی اسلام دشمنی اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ اپنے اشعار میں نبی اسلام ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و صحابیات رضی اللہ عنہن کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے لگا۔ نتیجۃً آپ ﷺ کے حکم کے مطابق اسے قتل کر دیا گیا۔



کعب بن اشرف کا قلعہ اور کنواں

کعب بن اشرف کے قلعہ کے کھنڈرات

اس کا قلعہ مدینہ منورہ کے جنوب مشرق میں بطحان ڈیم کے رستہ میں دائیں طرف واقع ہے۔ جو گرینائٹ پتھروں کا بنا ہوا تھا، اس کے کھنڈرات اب بھی باقی ہیں اس کے جنوب مشرقی کونے میں ایک کنواں ہے۔

قتل کا واقعہ: ارشاد نبوی ہوا: کعب بن اشرف نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف پہنچائی ہے، اسے کون ٹھکانے لگائے گا؟ محمد بن مسلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کیا: آقا میں حاضر ہوں۔ محمد ابن مسلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اسی مشن کی منصوبہ بندی اور تیاری میں تین دن تک کھانا بھی اہتمام سے نہ کھایا۔ بالآخر کعب کو ملے اور دونوں میں یہ گفتگو ہوئی: میں تم سے قرضہ لینے آیا ہوں۔ بس تم اپنی عورتیں بطور ضمانت میرے پاس رکھ دو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ تم عرب کے خوبصورت شخص ہو۔ چلو اپنے بچے رہن رکھو۔ یوں لوگ انہیں طعنے دیں گے کہ تمہیں رہن رکھا گیا۔ البتہ ہمارا اسلحہ ضمانت رکھ لو۔ کعب مان گیا۔ محمد ابن مسلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا: اچھا میں اپنے چار ساتھیوں کو بھی لے آؤں۔

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ے ان سب کو دعائیں دے کر روانہ کیا، رات کو کعب کے قلعے میں پہنچے تو محمد ابن مسلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ساتھیوں کو کہا: جب میں اس کو قابو کرلوں تو تم وار کر دینا۔ جب کعب آیا تو محمد بن مسلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس کو کہا۔ کیوں نہ بقیہ رات گھوم پھر کر خوش گپیوں میں گذاریں؟ کعب نے ہاں میں جواب دیا۔ تھوڑی دیر سیر کے بعد محمد ابن مسلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا: تم سے کتنی اچھی خوشبو آ رہی ہے! کعب نے کہا: چونکہ میری فلاں بیوی عرب کی معطر عورت ہے۔ محمد ابن مسلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا: تمہارے سر کی خوشبو سونگھ لوں۔ کعب نے اجازت دی۔ پھر تھوڑی دیر بعد محمد ابن مسلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے خوشبو سونگھنے کی اجازت لیکر اس کے سر کو قابو کر کے کہا: اللہ کے دشمن کو قتل کر دو۔ اور وہ قتل کر دیا گیا۔

جُرف

یہ علاقہ مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں وادی عقیق کے کنارہ پر واقع ہے، آبادی کے پھیلاؤ کے بعد وہ مدینہ منورہ کا محلّہ بن گیا ہے اور جامعات روڈ اسکے درمیان سے گذرتی ہے، وہاں ایک تفریحی پارک بھی ہے جسکا نام ''حدیقۃ النخیل'' ہے۔

☆ آقائے مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی قیادت مین ایک لشکر شام کے عیسائیوں کیساتھ جنگ کے لئے بھیجا، ابھی وہ جُرف میں پڑاوُڈالے ہوئے تھا کہ انہیں آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ناسازیٔ طبع کی اطلاع ملی، انہوں نے فیصلہ کیا کہ آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی طبیعت بحال ہو جانے کے بعد اگلا سفر طے کریں گے مگر اُس بے نیاز رب کی مرضی کہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا سفر آخرت شروع ہو گیا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس لشکر کو روانہ کیا۔

☆ حضرت مقداد بن اسود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مقامِ جُرف میں فوت ہوئے اور انہیں بقیع میں دفن کیا گیا۔

☆ دجّال جرف میں آکر ٹھہرے گا لیکن اللہ کے فرشتے اُسے مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ مسیح دجّال مشرق کی طرف سے آکر جبل اُحد کے پیچھے جُرف کی شور (نمکیلی) زمین میں ٹھہریگا تو فرشتے اس کو شام کی طرف بھگا دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہوگا۔ (حدیث نمبر ۱۳۷۹ - ۲۹۴۳) مسند احمد کی روایت میں ہے کہ دجّال وادی قناۃ کی شور زمین میں آئے گا۔ (حدیث نمبر ۵۳۵۳) تو مدینہ میں تین جھٹکے آئینگے جن سے اللہ تعالیٰ ہر کافر و منافق کو مدینہ منورہ سے نکال دیں گے (صحیح بخاری: حدیث نمبر ۱۸۸۱) واضح رہے کہ وادی قناۃ کی گذرگاہ بھی جرف کے قریب ہے۔

مسجد سبق

مسجد نبوی شریف کے شمال مغرب میں ۵۲۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے، نویں صدی ہجری میں یہ مسجد اس میدان میں بنائی گئی جہاں آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانہ میں گھڑ سواری کی تربیت ہوتی تھی۔ مسجد کی موجودہ بلڈنگ شاہ فیصلؒ کے زمانہ میں تعمیر ہوئی۔اور اسکی مرمت شاہ فہد کے زمانہ میں ہوئی۔ شاہ عبداللہ بن عبدالعزیزؒ کے دور میں توسیعی منصوبہ کے ضمن میں اسکو گرادیا گیا۔ واضح رہے کہ گھڑ سواری یہاں سے شروع ہو کر دو منزلوں پر مکمل ہوتی، پہلی منزل قبیلہ بنو زریق کی بستی اور دوسری منزل مقام حفیاء تھی۔

حفیاء: مدینہ منورہ کے باہر جبل احد کی مغربی جانب غابہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ مسجد نبوی شریف سے تقریباً دس کیلو میٹر کے فاصلے پر ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانہ میں گھوڑوں کی ریہرسل یہاں تک ہوتی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک گھوڑوں کی ریہرسل کرائی۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۸۷۰) حفیاء اور ثنیۃ الوداع کے درمیان تقریباً ۹ کیلومیٹر کا فاصلہ ہے۔

بنو زریق: انصار کا مشہور قبیلہ ہے، اِنکی رہائش مسجد غمامہ اور مسجد نبوی شریف کی جنوبی طرف تھی جو کہ موجودہ شرعی عدالت کے قریب تھی۔

☆ اِنکی بستی میں ایک مسجد تھی جو مسجد بنی زریق کے نام سے معروف تھی۔ اِسکی بابت مؤرخین لکھتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے قرآن کریم کی تلاوت یہاں ہوئی چونکہ بنو زریق کے ایک شخص حضرت رافع بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیعت عقبہ کے دوران آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ملے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِن کو قرآن پڑھایا جو اُنہوں نے مدینہ منورہ آکر اپنے قبیلہ کو پڑھایا۔

مسجد سبق

مسجد نبوی سے مسجد سبق کا محل وقوع

520m

محطة كهرباء

مكتبة الملك عبد العزيز

مسجد السبق

☆ اِس بستی کا ایک تذکرہ گھڑ سواری کی تربیت کے ذیل میں ملتا ہے کہ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک گھڑ سواری ہوتی تھی۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۸۷۰)

☆ بئر ذروان بھی اِسی بستی میں تھا جہاں ایک جادوگر منافق لبید بن اعصم نے آنحضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر جادو کر کے دفن کر دیا تھا اور حضرت جبریل علیہ السلام کے بتانے پر اُسے نکال دیا گیا۔ (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو صحیح بخاری، حدیث نمبر ۵۷۶۵)

اور اِس جادو کے علاج کے طور پر جبریل عَلَيْهِ السَّلَامُ نے سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھی۔

ثنیۃ الوداع: لغت کے اعتبار سے پہاڑوں کے درمیان والے راستہ کو ثنیہ کہتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں دو ثنیہ مشہور ہیں ایک تو شمالی جانب ہے۔ خیبر تبوک اور شام جانے والے یہاں سے گذرتے ہیں، جو پندرھویں صدی ہجری کے آغاز میں سڑک کی توسیع میں آ گیا۔ یہ ثنیہ شارع سید الشہداءؓ اور شارع ابوبکرؓ کے سنگم پر واقع تھا۔ جس کا فاصلہ مسجد نبوی شریف کے شمال مغربی کونے سے تقریباً سات سو پچاس میٹر ہے۔ اس پر ایک مسجد بھی بنی ہوئی تھی جو مسجد ثنیۃ الوداع کے نام سے مشہور تھی۔ حضرت سائب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کہتے ہیں کہ جب نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تو میں مدینہ منورہ کے بچوں کے ہمراہ اِس ثنیۃ الوداع پر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے استقبال کیلئے آیا۔

دوسرا ثنیہ قباء کی طرف تھا قباء کے راستے سے مکہ مکرمہ آنے جانے والے وہاں سے گذرتے تھے اس کی تقریبی جگہ قباء کے قلعے اور مسجد جمعہ کے قریب ہے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا استقبال کرتے ہوئے بنو نجار کی بچیوں نے طلع البدر علینا کا ترانہ یہاں پڑھا تھا۔

ثنیاتِ وداعی پر پہنچ کر یاد آتے ہیں
طلوعِ بدر کے نغمے بنو نجار کی باتیں
زباں پر اشرق البدر علینا کی صدائیں تھیں
دلوں میں ما دعیٰ للہ داعٍ کی دعائیں تھیں





شمالی ثنیۃ الوداع اور مسجد کا منظر

مسجد غمامہ اور بنو زریق کا علاقہ

مسجد شیخین

شارع سید الشہداءؓ کے قریب مسجد مستراح کے جنوب میں ۳۰۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے. غزوہ احد کے لئے جاتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور حضرات صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نے ایک رات یہاں قیام فرمایا، عصر مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی، لشکر کی تنظیم نو کی، کم عمر صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کو یہاں سے واپس بھیجدیا۔

اُحد کے دامنوں میں فوج باطل تھی قیام آراء
ہوا شیخین میں اللہ کا لشکر قیام آراء

موجودہ بلڈنگ ترکی دور کی ہے۔ خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے دور میں سنہ ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء کے دوران اسکی مرمت ہوئی۔

مسجد مستراح

کہا جاتا ہے کہ رحمۃ للعالمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے غزوہ احد سے واپسی پر یہاں آرام کیا، قریب ہی بنو حارثہؓ کا قبیلہ آباد تھا، غزوہ اُحزاب سے قبل جو خندق کھودی گئی وہ یہاں سے شروع ہو کر مساجد فتح تک چلی گئی تھی۔ یزید بن معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا لشکر اسی طرف سے مدینہ منورہ میں داخل ہوا تھا۔

خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبد العزیز کے زمانہ میں مسجد مستراح کی موجودہ تعمیر وتوسیع ہوئی. یہ مسجد سید الشہداءؓ روڈ پر واقع ہے۔

مسجد شیخین

مسجد مستراح کا جدید وقدیم منظر

بنو حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم: (اوس) اِنکی آبادی وادی قناۃ کے کنارے، مسجد شیخین کی شمالی جانب، حرہ شرقیہ کے مغربی حصہ میں اور شارع سید الشہداءؓ کے قریب واقع تھی۔

☆ یہ اُن دو قبیلوں میں سے ایک ہیں جنکی بابت سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۲۲ ﴿إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا. . ﴾ نازل ہوئی اور انہی کے بارے میں سورہ احزاب کی آیت نمبر ۱۳ ﴿ويستأذن فريق منهم النبي يقولون إن بيوتنا عورة. . . ﴾ نازل ہوئی۔

☆ انہیں نماز عصر کے دوران تحویل قبلہ کی اطلاع ملی تو باقی دو رکعتوں میں وہ قبلہ رو ہو گئے۔

☆ ایک دفعہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بنو حارثہ کے علاقے میں تشریف لائے تو فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ تم حدود حرم سے باہر ہو، پھر مُڑ کر دیکھا تو فرمایا: نہیں بلکہ تم حرم میں ہی ہو۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۸۶۹)۔

☆ خندق کا آغاز انہی کے علاقے سے ہوا اور جبل سلع کے سامنے سے گذر کر جبل بنی عبید کے پاس اختتام پذیر ہوا۔

☆ یزید بن معاویہؓ نے لشکر بھیجا تو اہل مدینہ نے خندق کو از سر نو تازہ کر لیا۔ جب لشکر کو راستہ نہ ملا تو بنو حارثہ کے علاقے سے مدینہ منورہ داخل ہوا، اور قریب ہی وقعہ حرہ پیش آیا۔

☆ انہی بنو حارثہ میں سے حضرت محمد بن مسلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ بڑے عالم اور بہادر تھے، بعض غزوات میں آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نے انہیں امیر مدینہ مقرر کیا۔ جب کعب بن اشرف یہودی نے مسلم خواتین کا تذکرہ اپنے اشعار میں کیا تو مسلمانوں کو گراں گذرا، آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کون اِس یہودی کا کام تمام کرے گا؟ محمد بن مسلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے عرض کیا میں حاضر ہوں۔ اِس ذمہ داری کے احساس میں تین دن تک کھانا پینا چھوڑے رکھا۔ بس اتنا کھاتے کہ جان بچی رہے، تا آنکہ اُسے قتل کر کے دم لیا۔





مسجد مستراح اور قلعہ کا قدیم منظر

جبل احد کا فضائی نقشہ

الجنوب

S

N

الشمال

3 km 3 كم

مسقط جوي لجبل أحـــد

7 km 7 كم

Ahmad

جبل احد

مدینہ منورہ کی حدود میں شمالی جانب واقع ہے۔ اِسکی لمبائی مشرق سے مغرب کی طرف ہے، اس کی مختلف چوٹیاں ہیں۔ مزید معلومات درج ذیل ہیں:

مسجد نبوی سے فاصلہ	لمبائی	چوڑائی	محیط	سطح زمین سے اس کی اعلی چوٹی	سطح سمندر سے اس کی اعلی چوٹی
۴ کیلومیٹر	۴٫۴ و ۷ کیلومیٹر	۴٫۱ و ۳ کیلومیٹر	۱۹ کیلومیٹر	۳۰۰ میٹر	۱ کیلومیٹر

اُحد کی فضیلت: آنحضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے احد پہاڑ کو دیکھ کر فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اُس سے محبت کرتے ہیں۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۹۳)

اُحد کا منظر سحر ہے کتنا جاذب نظر — اُدھر بھی لالہ زار ہے اِدھر بھی لالہ زار ہے

ایک دفعہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحد پہاڑ پر چڑھے، حضرت ابوبکر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حضرت عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اور حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بھی ہمراہ تھے، پہاڑ ہلنے لگا، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اُحد ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔
(صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۶۷۵)

میدانِ اُحد کی صبح طرب پھرتی ہے ابھی تک آنکھوں میں — اس کیف و سرور کے عالم میں جیسے تھے ہمیں ہم کیا کہیے

جبل رماۃ (تیراندازوں کا پہاڑ): وادی قناۃ کے کنارے اور شہداء احد کی جنوبی طرف چھوٹا سا پہاڑ ہے جنگ احد کے روز نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عبداللہ بن جبیر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی قیادت میں پچاس تیراندازوں کو اس پر کھڑا کیا اور فرمایا: دشمن کے سواروں کو ہمارے پیچھے سے حملہ آور ہونے سے روکنا، جنگ کے نتائج کچھ بھی ہوں تم یہاں ثابت قدم رہنا۔

فلک ٹوٹے زمیں پھٹ جائے موت آئے کہ دم نکلے — مگر ہرگز نہ ہادیؐ کی اطاعت سے قدم نکلے
شکست و فتح کی اچھی بری کوئی بھی صورت ہو — تمہاری رائے میں ہم کو مدد کی بھی ضرورت ہو
جمے رہنا اسی ٹیلے پہ ہر دم باخبر رہنا — کوئی صورت ہو مضبوطی سے اپنے حال پر رہنا

إن أحدا جبل يحبنا ونحبه



شہداء احد کا قبرستان اور جبل احد

جبل رماہ

مشرکین کو شکست ہوئی تو اکثر تیر اندازوں نے خیال کیا کہ جنگ ختم ہوگئی ہے لہذا وہ مال غنیمت جمع کرنے لگ گئے۔ مشرکین نے یہ محاذ خالی دیکھا تو مسلمانوں کے پیچھے سے حملہ آور ہوئے نتیجۃً بہت سے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ شہید ہوگئے، رسول رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بھی زخمی ہوگئے اور آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔

☆ اسی پہاڑ کے مشرقی دامن میں چھپ کر وحشی نے حضرت حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو شہید کیا جنہیں آقائے مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے سید الشہداءؓ کے لقب سے نوازا۔

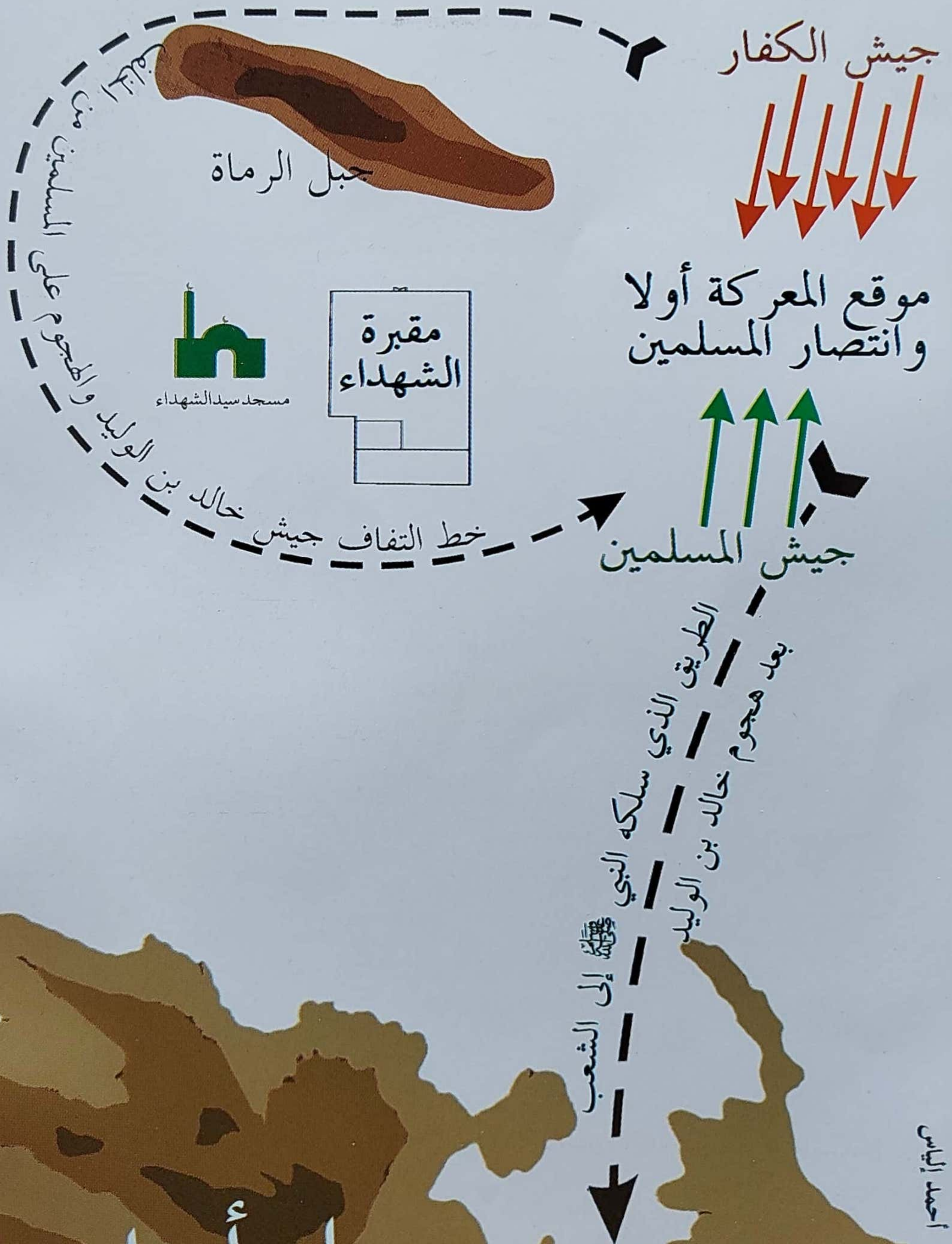
☆ اس پہاڑ کے جنوب مشرقی کنارہ پر ایک تاریخی مسجد تھی جو مسجد صبح یا مسجد عینین کہلاتی تھی۔ اس پہاڑ کی بابت مزید معلومات:

جبل احد سے جبل رماۃ کا فاصلہ	مقبرہ شہداء اُحد سے فاصلہ	جبل رماۃ کی لمبائی	جبل رماۃ کی چوڑائی	محیط	بلندی
۸۱۵ میٹر	۵۷ میٹر	۱۷۷ میٹر	۵۵ میٹر	۳۸۱ میٹر	۲۰ میٹر

غزوہ اُحد: مشرکین مکہ غزوہ بدر میں شکست کا انتقام لینے کیلئے مدینے پر حملہ آور ہوئے تو احد پہاڑ کے قریب پڑاؤ ڈالا۔ آقائے مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ایک ہزار مجاہد لیکر نکلے۔ جن میں سے تین سو افراد عبداللہ بن ابی منافق کے ہمراہ میدان جنگ سے واپس آ گئے۔

دغابازی سے نامردوں نے آئینِ وفا توڑا — صفیں کر کے مرتب لشکرِ اسلام کو چھوڑا
خدا کی فوج میں اب سات سو افراد باقی تھے — بروئے لشکرِ شیطاں یہ آدم زاد باقی تھے

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے اپنے لشکر کی پشت احد پہاڑ کی طرف کی اور پچاس تیر اندازوں کو قریبی پہاڑی پر کھڑا کیا، جب مسلمانوں کو فتح ہوگئی اور وہ مال غنیمت جمع کرنے کیلئے اپنی جگہ سے ہٹے تو مشرکین نے اُدھر سے دوبارہ حملہ کر دیا، اور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ صحابہؓ نے بھرپور دفاع کیا۔ آپ ؐ نے احد کی ایک گھاٹی میں پناہ لی، مسلمان از سر نو وہاں اکٹھے ہوگئے اور آپ ؐ نے نماز ظہر بیٹھ کر پڑھی۔



وادي قناة
جيش الكفار
جبل الرماة
موقع المعركة أولا
وانتصار المسلمين
مقبرة
الشهداء
مسجد سيد الشهداء
خط التفاف جيش خالد بن الوليد والهجوم على المسلمين من
جيش المسلمين
الطريق الذي سلكه النبي ﷺ إلى الشعب
بعد هجوم خالد بن الوليد
جبل أحد
أحمد الياس

مزید معلومات:

موقع محل	سنہ	امیر مدینہ	مسلم مجاہد	کفار کی تعداد	فوری سبب
جبل احد کا میدان	شوال ۳ھ ۶۲۵ء	حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ	۷۰۰ جن میں ۵۰ سوار تھے	۳۰۰۰ جن میں ۲۰۰ سوار تھے	قریش کا حملہ اور اہلِ مدینہ کا دفاع

مسلم علمبردار	کافر علمبردار	مسلم شہداء	کافر مقتول	مدت جنگ	نتیجہ	نزول قرآن
حضرت مصعبؓ پھر حضرت علیؓ	ابوسفیان	۷۰ جن میں ۴ مہاجر تھے	۲۲	چند گھنٹے	مدینے کے دفاع میں کامیابی	۱۲۱ سے ۱۸۰ تک آل عمران کی ۶۰ آیات

مسجد فسح

اُحد پہاڑ کے دامن میں غار کے نیچے واقع ہے، روایات میں ہے کہ جنگ احد کے دن آنحضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے یہاں ظہر کی نماز ادا کی. مسجد منہدم ہوچکی ہے، محراب اور دیواروں کے آثار باقی ہیں. اُس کے اردگرد ایک حفاظتی جنگلہ نصب کیا گیا ہے۔

شہداء اُحد کا قبرستان: رسول رحمت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ارشاد کے مطابق حضرات شہداء احد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ کو میدان قتال میں دفن کیا گیا۔ اُنکی زیارت مسنون ہے۔ وہاں حاضری کے موقع پر یہ مسنون دعا پڑھیں: "السلام عليكم اهل الديار من المؤمنين و المسلمين وإنا إنشاء الله بكم للاحقون أسأل الله لنا ولكم العافية".

زائر کو چاہیے کہ یہاں شرک وبدعت والا کوئی کام نہ کرے مثلاً حضرات شہداء رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ سے حاجت روائی اور مشکل کشائی کی دعا کرنا، وہاں نذرانے پیش کرنا، دھاگے باندھنا، پیسے اور خطوط ڈالنا، دیواروں کو چومنا اُن سے چمٹنا یا طواف کرنا وغیرہ۔

مسجد فسح

جبل احد کا حسین منظر



غزوہ حمراء الاسد: حمراء الاسد ایک وسیع جگہ ہے جو جبل عیر کے قریب مدینہ منورہ کی جنوبی سمت تقریباً ١٦ کلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے۔ یہاں ایک پہاڑ بھی ہے جو جبل حمراء الاسد کے نام سے متعارف ہے اور ابیار علی میقات سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے واضح نظر آتا ہے۔

اس غزوہ کا پس منظر یہ ہے کہ قریش میدان احد سے لوٹے تو ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ جب تم نے مسلمانوں پر غلبہ پالیا تھا پھران کو چھوڑ کیوں دیا؟ واپس چلو تا کہ باقی لوگوں کو بھی ختم کر دیں۔ بارگاہ نبوت میں یہ خبر پہنچی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کو کفار کے تعاقب کا حکم دیا۔ زخمی صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اشارہ پر حمراء الاسد روانہ ہو گئے، قرآن کریم کی یہ آیت اُنکی مدح سرائی میں نازل ہوئی "ایسے مومن جنہوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور رسول کی پکار پر لبیک کہا..." (سورۃ آل عمران:١٧٢) بعض کفار نے مسلمانوں کو ڈرانا چاہا کہ قریش تو تمہیں واپس آکر ختم کرنے کا پروگرام بنارہے ہیں تو مسلمانوں نے جواب دیا ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل﴾ جب کفار کو مسلمانوں کی روانگی اور اپنے اللہ پر پختہ اعتماد کی اطلاع ملی تو وہ واپس مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے۔ اِس غزوہ کی بابت مزید معلومات:

سنہ	مسلم تعداد	کفار کی تعداد	مسلم علمبردار	فوری سبب	نتیجہ
شوال ٣ھ ٦٢٥ء	٥٤٠	٢٩٧٠	سیدنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	قریش کا دوبارہ حملہ کا پروگرام	قریش مکہ واپس چلے گئے

جبل الرماة

جبل الرماة

مسجد سيد الشهداء

حمزة بن عبد المطلب
ومصعب بن عمير
وعبد الله بن جحش رضي الله عنهم

بقية الشهداء رضي الله عنهم

مسجد رایہ

خندق کی کھدائی کے دوران آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا خیمہ ذباب پہاڑی پر نصب تھا ،وہاں مسجد بنادی گئی۔شاہ فہد کے دور حکومت میں اِسکی ترمیم وتوسیع کی گئی۔

جبل ذباب: اس کو جبل رایہ بھی کہتے ہیں۔ یہ مسجد نبوی کے شمال مغربی کونے سے تقریباً ۴۰۰ میٹر کے فاصلے پر ہے۔اور جبل سلع کی شمالی جانب ۱۵۰ میٹر دور شارع عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (شارع عیون) کے شروع میں واقع ہے۔ خندق کی کھدائی کے دوران آپ ؐ کا خیمہ اس پر نصب تھا۔تا کہ آپ ؐ کام کی نگرانی فرمائیں۔ پھر اس جگہ مسجد بنادیگئی جو مسجد رایہ کے نام سے متعارف ہے۔اس پہاڑ کی شمالی طرف وہ مشہور معجزہ رونما ہوا جس میں آپ ؐ کی ضرب سے سخت چٹان ریزہ ریزہ ہوگئی اور ایک چمک نمودار ہوئی جس نے پورے مدینے کو روشن کر دیا نیز حضرت جبریل ؑ نے خوشخبری دی کہ آپ کی امت قیصر وکسریٰ کے محلات اور صنعاء کو فتح کرے گی۔

زبانِ پاک سے اللہ اکبر کی صدا نکلی
لگائی ایک ضرب ایسی کہ پتھر سے ضیاء نکلی

ضیاء ایسی کہ چمکے جس سے دامن کوہساروں کے
کھلے اہل نظر پر باب کچھ رنگیں نظاروں کے

اس سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی جبکہ منافقین نے اس خبر کو جھٹلایا۔اسی سلسلہ میں یہ آیات نازل ہوئیں: آپ کہیں: اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے چھین لے، جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے، بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔[آل عمران:۲۶]

مسجد رایہ

جبل ذباب





خندق کی کھدائی

جب مشرکین کے قبائل اکٹھے ہوئے کہ مسلمانوں کے خلاف فیصلہ کن جنگ لڑیں تو آقائے مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ سے مشورہ کیا۔ حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے خندق کھودنے کی تجویز پیش کی جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پسند فرمائی اور بنو حارثہ کی آبادی سے بنو عبید کے پہاڑ تک خندق کھودنے کی تجویز طے ہوئی۔

میری رائے میں خندق کھودلیں ہم گردِ لشکر کے	مہیّا ہوں ہمارے سامنے انبار پتھر کے

اگر اِک خطّۂ محفوظ میں ہو فوجِ اسلامی	تو دیکھیں گے عدوّ اس مرتبہ بھی روئے ناکامی

رسول پاکؐ نے اس رائے کی تحسین فرمائی	پسندِ خاطرِ عالی ہوئی سلمانؓ کی دانائی

اور ہر دس افراد کے گروپ نے ۲۰ میٹر خندق کھودی۔ سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بھی اپنے جاں نثاروں کے ہمراہ کام کیا۔ آپؐ یہ دعائیہ اشعار بھی پڑھتے تھے۔

(ترجمہ) اے اللہ اگر تیرا فضل واحسان نہ ہوتا تو ہمیں ہدایت نہ ملتی ہم خیرات نہ کرتے اور نماز نہ پڑھتے، ہم پر سکون نازل کر اور دشمن کے سامنے ثابت قدم رکھ، ان کفار نے ہم پر لڑائی مسلط کی ہے لیکن ہم انہیں فتنہ وفساد پھیلانے نہیں دیں گے۔

جب مشرکین نے خندق دیکھی تو حیران ہو کر کہا: اللہ کی قسم عربوں میں یہ تدبیر متعارف نہ تھی۔

مگر خندق نے کھنڈت ڈال دی اُنکی امنگوں میں	نہ پیش آئی تھی یہ صورت عرب کو اپنی جنگوں میں

الغرض مسلمانوں کی دفاعی تدبیر کامیاب ہوئی، اللہ تعالیٰ نے فتح عطاء کی۔

اندازہ یہ ہے کہ خندق مسجد مستراح کے قریب سے شروع ہو کر جبل ذباب کے شمال سے گذرتی ہوئی مساجد فتح کے قریب پہنچ کر مکمل ہوئی جسکی لمبائی تقریباً ۲،۵ کیلومیٹر، چوڑائی ۴ میٹر اور گہرائی ۳ میٹر تھی۔ واللہ اعلم۔

خندق اور جنگ خندق کا تقریبی نقشہ

جبل سلع

جنگ خندق: جنگ سے پہلے خندق کھود لینے کے سبب یہ نام متعارف ہوا۔ کفار کے گروہ مسلمانوں کو نیست ونابود کرنے آئے تھے لہٰذا اسے جنگ احزاب بھی کہتے ہیں۔ س میں مسلمانوں کو بڑی مشکلات کا سامنا ہوا۔ نبی خاتم صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم نے بہت دعائیں کیں جو بالآخر قبول ہوئیں۔ اللہ کے فرشتوں نے کفار کے خیموں کی طنابیں کاٹ دیں۔ کفار کے گھوڑے ایک دوسرے سے ٹکرائے، انکے دلوں میں رعب آ گیا، فرشتوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا تو کافر بھاگ گئے۔

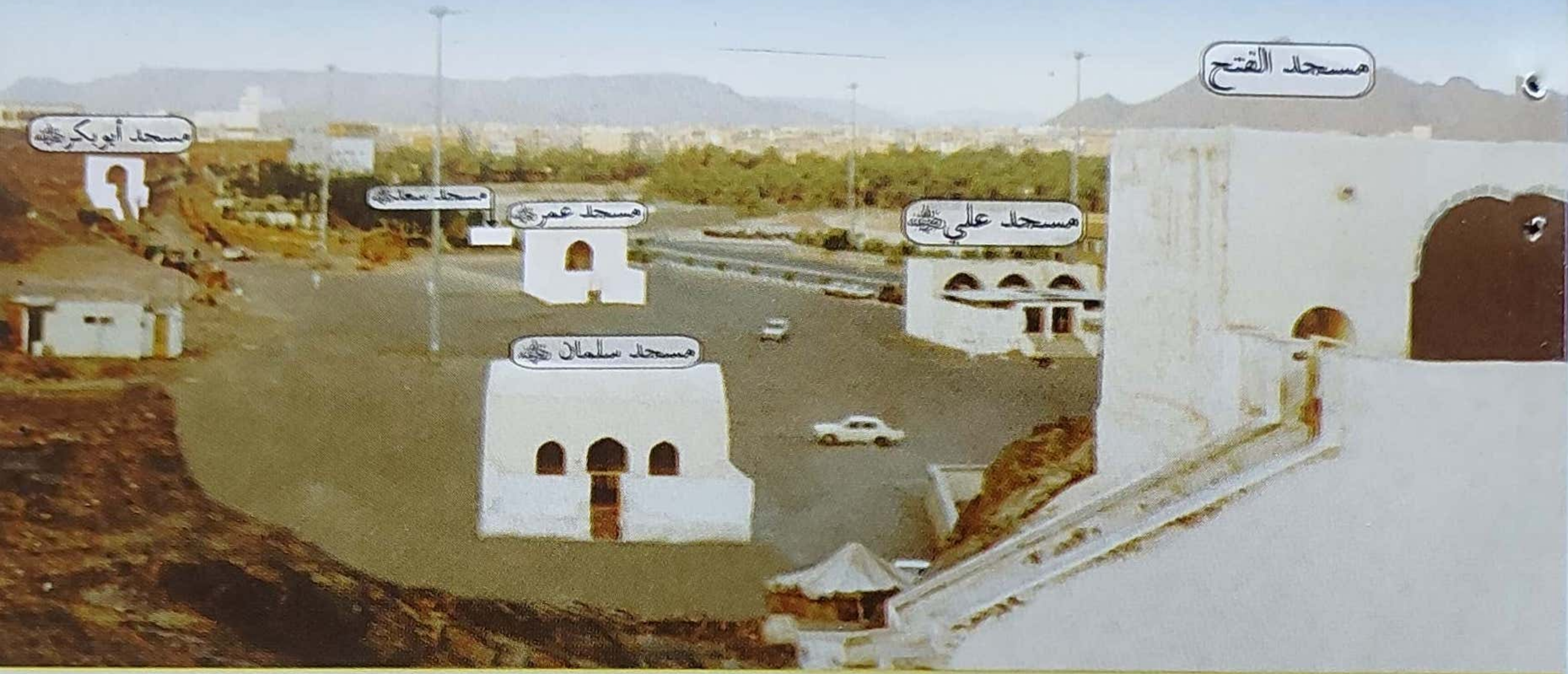
اُڑتی دوڑتی اُٹھتی ہوئی بڑھتی ہوئی آندھی　　زمیں کو روندتی افلاک پر چڑھتی ہوئی آندھی
توے الٹے اندھی چولہوں میں ہنڈیاں بجھ گئی آگیں　　جھلس کر رہ گئے منہ اور کپڑوں میں لگیں آگیں
نہ چولھا تھا نہ ہنڈیا تھی نہ خیمہ تھا نہ ڈیرا تھا　　فقط دہشت ہی دہشت تھی اندھیرا ہی اندھیرا تھا

غزوۂ خندق کی بابت مزید تفصیلات:

موقع محل	سنہ	مسلمانوں کی تعداد	کفار کی تعداد	مدت جنگ	فوری سبب
سلع پہاڑ کا مغربی دامن	شوال ۵ ھ ۶۲۷ ء	۳۰۰۰ اور بقول ابن حزم ۹۰۰	۱۰،۰۰۰	۲۲ دن	کفار مکہ اور حلیفوں کا حملہ
مسلم شہداء	**مقتول کافر**	**قائد اسلام**	**قائد کفار**	**نتیجہ**	**نزول قرآن**
۸		نبی خاتم صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم	ابوسفیان	دفاع مدینہ میں کامیابی	سورۂ احزاب: ۹ تا ۲۵ آل عمران کی آیت ۲۶

جبل سلع: مدینہ منورہ کے عین وسط میں ایک بڑا پہاڑ ہے، اس کے مغربی دامن میں قبیلہ بنو حرام کی آبادی تھی، قریب ہی وہ غار ہے جس میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم جنگ خندق کے دوران رات کو قیام فرماتے۔ اسی پہاڑ کے ایک ٹیلے پر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم کا خیمہ تھا جہاں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم جنگی صورتحال کی نگرانی فرماتے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے۔

لا إله إلا الله وحده أعز جنده
وغلب الأحزاب وحده فلا شئ بعده



مساجد سبعہ کا قدیم منظر

مسجد فتح

☆ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی بعض دعائیں یہ ہیں: اے اللہ! قرآن نازل کرنے والے، جلدی حساب لینے والے کفار کو شکست دے اور اُنکے قدم اکھاڑ دے۔

☆ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں. اس نے اپنے لشکر کو عزت دی، اپنے بندے کی مدد کی اور کفر کی جماعتوں پر اکیلا غالب آیا، اس کے بعد کوئی نہیں۔

☆ بدھ کے دن حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَامُ فتح و نصرت کی خوشخبری لیکر حاضر ہوئے۔ بعد میں وہاں جو مسجد بنائی گئی وہ مسجد فتح کے نام سے متعارف ہوگئی۔

یہ پہاڑ مدینہ منورہ کے درمیان میں ہے، حکومت سعودیہ نے اس کے اردگرد لوہے کے مضبوط جنگلے نصب کر دیئے ہیں، اور اس کی خوبصورتی کیلئے مصنوعی آبشار بنائے ہیں جنگ خندق کے دوران اسی پہاڑ کے دامن میں حضرات صحابہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ کا قیام تھا، اسے اب میدان فتح کہتے ہیں، حکومت سعودیہ نے یہاں ایک خوبصورت باغیچہ بنا دیا ہے جسے باغیچۂ فتح کا عنوان دیا گیا اس کی وسعت ۶۰۷ مربع میٹر تھی لیکن ۱۴۲۴ھ میں بننے والی مسجد خندق سے اس میدان فتح کا رقبہ کم ہوگیا ہے۔ جبل سلع کی بابت مزید معلومات:

مسجد نبوی سے فاصلہ	بلندی	لمبائی	چوڑائی	محیط
۶۹۰ میٹر	۱۰۰ میٹر	۱۰۵۰ میٹر	۳۱۵ سے ۹۲۰ میٹر تک	۲ء۴ کیلومیٹر

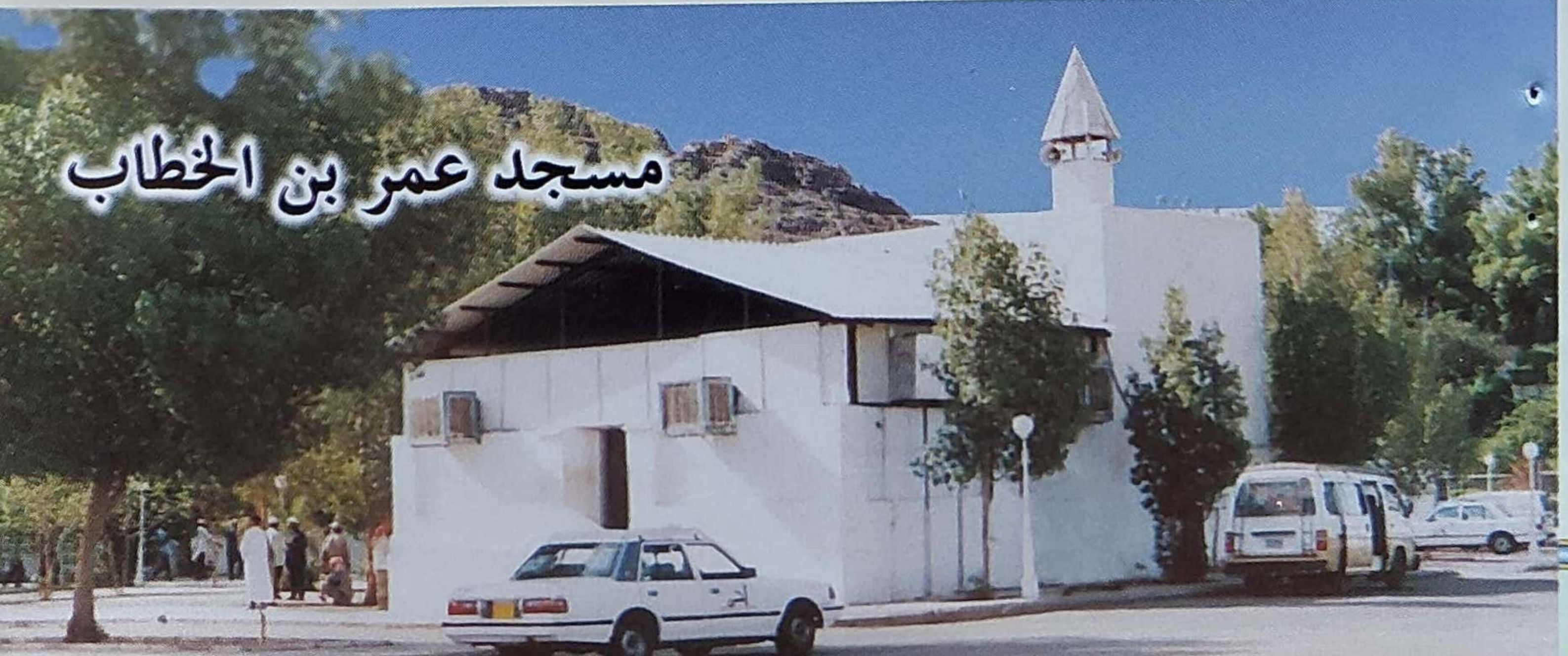
پہاڑیوں کے سلسلے جدا جدا ملے
کہیں پہ جوئبار ہے کہیں پہ آبشار ہے
یہیں وہ ارضِ پاک ہے شرف دیا گیا جسے
کہیں پہ سبزہ زار ہے کہیں پہ مرغزار ہے
نظر نظر پہ چھا گئی دلوں میں پھر سما گئی
مدینے کی بہار کیا بہار در بہار ہے

مساجد سبعہ: سلع پہاڑ کے دامن میں واقع ہیں: مسجد فتح، مسجد سلمان فارسیؓ، مسجد علیؓ، مسجد عمرؓ، مسجد سعد بن معاذؓ، اور مسجد ابوبکرؓ. غزوہ خندق کے دوران مسجد فتح کی جگہ آنخضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دعائیں کیں. شاہ فہد کے زمانہ میں انمیں سے بعض مساجد کی ترمیم کی گئی۔ ۱۴۲۴ھ میں جبل سلع کے اسی دامن میں مسجد خندق کے نام سے ایک بڑی مسجد بنادی گئی ہے اور مساجد سبعہ میں سے بعض مسجدیں اسمیں شامل ہوگئی ہیں۔



مسجد أبي بكر

مسجد سلمان الفارسي



مسجد عمر بن الخطاب

مسجد بنی حرام

حضرات صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کے زمانہ میں یہاں مسجد بنی ہوئی تھی، اِس علاقہ میں انصار کا ایک قبیلہ آباد تھا۔ یہ مسجد سلع پہاڑ کی مغربی سمت اور مساجد سبعہ کے جنوب میں واقع ہے۔

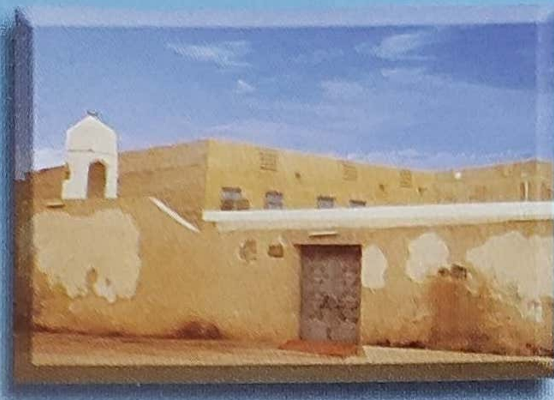
خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے دور حکومت میں اسکی تعمیر و توسیع ہوئی اِسکا رقبہ ۱۶×۱۲٫۵۰ام = ۲۰۰ مربع میٹر ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ بئر عثمان کے راستہ میں وہ باغ تھا جس میں حضرت جابرؓ کے قرضہ کی ادائیگی والا معجزانہ واقعہ رونما ہوا۔ (حدیث نمبر: ۵۴۴۳)

بنو حرام: بنوسلمہ میں ایک شخص کا نام حرام تھا یہ اسی کی اولاد ہیں۔ اس نام سے دشمن پر رعب ڈالنا مقصود ہوتا تھا کہ وہ اِس کے مال و آبرو پر حملہ نہیں کر سکتا۔ گویا یہ اس کے لئے حرام ہیں۔

☆ اُن کی آبادی جبل سلع کے مغربی دامن میں تھی، وہاں اُن کی مسجد ابھی تک مسجد بنی حرام کے نام سے معروف ہے۔

ظہور معجزہ: انہی کے ایک گھر میں آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا معجزہ رونما ہوا تھا حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہتے ہیں کہ خندق کی کھدائی کے دوران میں نے دیکھا کہ سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا ہے، میں نے ایک چھوٹا سا دنبہ ذبح کیا اور بارگاہِ رسالتؐ میں آ کر عرض کیا: تھوڑا سا کھانا ہے۔ آنجناب اپنے ایک دو جاں نثاروں کے ہمراہ تشریف لائیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے پوچھا: کھانا کتنا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو بتایا تو ارشاد ہوا: بہت اچھا۔ اور اپنے تمام صحابہ کو حکم دیا کہ ساتھ چلو۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنے دستِ مبارک سے روٹی تقسیم کی، سب کھا چکے تو کھانا باقی تھا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ دوسروں کو ہدیہ بھیجو۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۱۰۶)



مسجد بنو حرام کا جدید وقدیم منظر

قبیلہ بنو حرام کا علاقہ

☆ ان کی بستی کے قریب پہاڑ میں ایک غار ہے جو غار بنی حرام کہلاتی ہے۔ آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ جنگ خندق کے دوران رات کواس میں قیام فرماتے۔

☆ اسی قبیلہ کے حضرت عبداللہ بن حرامؓ غزوۂ احد کے پہلے شہید ہیں۔ اُن کی بابت آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ بغیر کسی حجاب کے بات کی ہے، یہ سعادت کسی اور کو حاصل نہیں۔ اور فرمایا ہے کہ: مانگو، میں دوں گا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ! دنیا میں واپس بھیج دیں کہ دوبارہ شہید ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ طے شدہ فیصلہ ہے کہ کسی کو واپس نہیں بھیجوں گا۔ پھر عرض کیا کہ: دنیا والوں کو میری اطلاع کر دیجئے: تو اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران کی آیت ۱۶۹ تا ۱۷۱ نازل فرمائیں۔

مسجد بنی قریظہ

بنو قریظہ یہودیوں نے غزوہ خندق کے دوران غدّاری کی اور معاہدہ توڑ دیا۔ آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نے حکم الٰہی کے مطابق انکا محاصرہ کیا۔ اس دوران آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نے جہاں نمازیں ادا کیں وہاں یہ مسجد بنادی گئی، جو اب عوالی میں زہراء ہسپتال اور وطنی ہسپتال کے درمیان واقع ہے۔ شاہ فہدؒ کے زمانہ میں اسکی مرمّت کی گئی۔ (اب منہدم ہو چکی ہے)۔

غزوہ بنی قریظہ (یہودی)

حرہ شرقیہ میں وادی مہزور کے کنارے مدینہ منورہ کے جنوب مشرق میں مسجد نبوی شریف سے چار کیلو میٹر دور بنو قریظہ آباد تھے۔ مسلمانوں کا ان سے امن معاہدہ تھا۔ لیکن جنگ خندق کے دوران انہوں نے غدّاری کی اور معاہدہ توڑ دیا۔ جنگ سے واپسی پر حضرت جبریل عَلَیہِ السَّلَام نے پیغام دیا کہ بنو قریظہ کا محاصرہ کر لیا جائے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم کو حکم دیا کہ وہاں پہنچ کر نماز عصر پڑھیں (صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۱۱۸)۔

محاصرہ کے نتیجے میں انہوں نے حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کو فیصل بنایا۔ انہوں نے فیصلہ دیا کہ اِن کے جنگجوؤں کو قتل کر دیا جائے اور انکی آل اولاد کو غلام بنالیا جائے۔

مسجد بنو قریظہ کا قدیم منظر

ترمیم کے بعد مسجد بنو قریظہ کا منظر

اِس غزوہ کی بابت مزید معلومات:

موقع محل	سنہ	امیر مدینہ	مسلم مجاہد	یہود کی تعداد	مدت محاصرہ	فوری سبب
عوالی میں مقام حاجزہ	ذیقعدہ ۵ھ = ۶۲۷ء	حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ	۳۰۰۰ یا ۹۰۰	۶۰۰ جنگجو	۲۵ راتیں	غزوۂ خندق میں غدّاری، معاہدے سے دستبرداری
کافر علمبردار	**مسلم علمبردار**	**نتیجہ**	**مسلم شہداء**	**کافر مقتول**	**فیصل**	**نزول قرآن**
کعب بن اسد	حضرت علی رضی اللہ عنہ	جنگجوؤں کا قتل اور آل اولاد کی غلامی	۶۰۰	۱+۱	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ	سورہ احزاب کی آیت ۲۶، ۲۷

مسجد میقات

مدینہ منورہ سے ۹ کیلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے، یہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے والوں کا میقات ہے۔ امام الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مکہ مکرمہ جاتے اور آتے ہوئے یہاں ٹھہرتے اور نماز ادا فرماتے۔ خادم حرمین شریفین شاہ فہدؒ کے زمانہ میں اِسکی تعمیر نو اور توسیع ہوئی جسمیں پانچ ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔ گنبد کی بلندی ۲۸ میٹر اور مینار کی بلندی ۶۴ میٹر ہے۔ اخراجات کا اندازہ دوسو ملین ریال ہے۔

مسجد منارتین

منارتین دو پہاڑیوں کا نام ہے۔ یہ مسجد اُنکے قریب ہونے کی وجہ سے مسجد منارتین کہلاتی ہے۔ اِسکا محل وقوع مسجد عنبریہ اور دوسری گول سڑک کے درمیان ہے اور پٹرول پمپ سے چند میٹر کے فاصلہ پر ہے، مسجد منہدم ہو چکی تھی اور پتھروں کا ڈھیر اُس کی نشاندہی کرتا تھا۔ اِس مسجد کی تاریخی اہمیت کے پیشِ نظر خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے ۱۴۲۴ھ میں اسکی تعمیر و توسیع کرائی۔

مسجد میقات اور چوکھٹے میں مسجد منارتین

بیداء

(آیت تیمّم کے نزول کی جگہ)

مدینہ منورہ کے جنوب مغرب میں مسجد نبوی شریف سے تقریباً ۹ کیلومیٹر کے فاصلہ پر صحراء ہے، ذوالحلیفہ (ابیارعلی) کے بعد بیداء کا علاقہ ہے پھر ذات الجیش ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں جب ہم بیداء یا ذات الجیش پہنچے تو میرا ہار گم ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تلاش میں ٹھہر گئے، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ٹھہرے رہے اور قریب قریب پانی دستیاب نہ تھا۔ بعض لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شکایت کی کہ دیکھو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا ہے؟ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو روکے ہوئے ہے، یہاں پانی دستیاب نہیں، اور قافلے کے ہمراہ بھی پانی نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ڈانٹا۔ صبح ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیج دی کہ ایسی حالت میں تیمّم کرلیا کرو، حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ابوبکرؓ کی اولاد تمہارے طفیل عطاء ہونے والی یہ کوئی پہلی برکت نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بالآخر جب اونٹ روانگی کیلئے اٹھا تو میرا ہار اس کے نیچے سے مل گیا۔ (تفصیل: صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۳۴)

☆ بیداء کا ذکر ایک اور حدیث میں بھی آیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے: ایک لشکر کعبہ پر حملہ کرنے آئے گا۔ وہ بیداء میں دھنس جائے گا۔ (صحیح بخاری نمبر ۲۱۱۸)

انصار کے بعض قبائل

بنونجّار

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کا ننھیال قبیلہ ہے۔ چونکہ آپ ﷺ کے پردادا جناب ہاشم نے بنونجار کی خاتون سلمٰی بنت عمرو سے شادی کی تھی۔ آپ ﷺ کے دادا جناب عبدالمطلب انہی کے فرزند ہیں۔ بنونجّار کے لئے اس سے بڑھ کر سعادت کیا ہوگی کہ پیغمبرآخرالزماں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کا خاندانی تعلق ان سے ہے۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہر طرف سے مرحباً مرحباً کی صدائیں بلند ہورہی تھیں لیکن آنجناب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بنونجار کے حضرت ابوایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے ہاں قیام فرما ہوئے، چونکہ حکم الٰہی کے مطابق اونٹنی یہیں آکر بیٹھی تھی۔

☆ بنونجار کی زمین پر ہی مسجد نبوی تعمیر ہوئی۔ ☆ حضرت حارثہ بن نعمانؓ بنونجار کے یک فرد تھے جنہوں نے مسجد نبوی شریف کے اردگرد اپنی مملوکہ زمین نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کردی کہ اپنی بیویوں کے مکانات بنائیں اور مہاجر صحابہؓ میں تقسیم کردیں۔

☆ شاعرِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ حضرت حسّان رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ بھی بنونجار میں سے تھے۔

☆ انھیں میں سے حضرت امّ بُردہؓ تھیں جنہوں نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کے فرزند حضرب ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو دودھ پلایا، اور وہ انہی کی گود میں فوت ہوئے۔

☆ انصار کے اولین مبلغ حضرت اسعد بن زرارہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا تعلق اِسی قبیلے سے تھا جو بقیع میں سب سے پہلے دفن ہوئے۔

☆ بنونجار کا اطلاق درج ذیل قبائل اور اُن کی اولاد پر ہوتا ہے: بنوعدی، بنومالک ، بنومازن اور بنودینار۔ ☆ بنونجار کی خدمات کے پیشِ نظر آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انصار میں سب سے افضل بنونجار ہیں پھر بنوعبدالاشھل ، پھر بنوحارث اور پھر بنوساعدہ ہیں جبکہ بحثیت عمومی تمام انصاری قبائل میں فضیلت ہے۔ (صحیح بخاری. حدیث نمبر ۵۳۰۰)

بنو عبد الأشہل

اوس کا مشہور قبیلہ ہے۔ اسلام کے لئے اِن کی بڑی خدمات ہیں، اسی لئے بنو نجّار کے بعد فضیلت میں اِن کا درجہ ہے۔ اِن کی بستی حرہ شرقیہ میں بنو ظفر کے شمال مشرقی جانب تھی۔

☆ **تبلیغِ اسلام کا حکیمانہ انداز:** اوس قبیلے کے سردار حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ بنو عبد الاشہل کے چشم و چراغ تھے۔ ایک دن بڑے غضبناک ہو کر حضرت مصعب بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کو اسلام کی دعوت و تبلیغ سے روکنے کے لئے آئے تو حضرت مصعب بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے فرمایا: ذرا بیٹھ کر ہماری بات سُن لیں، اگر آپ کو اچھی لگے تو قبول کرلیں ورنہ ہم آپ کے علاقے سے چلے جائیں گے۔ حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے کہا: ہاں تم نے اصول کی بات کی ہے۔ پھر آپ نیزہ گاڑ کر بیٹھ گئے۔ حضرت مصعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے انہیں قرآن کریم سنایا اور اِسلام پیش کیا تو وہ مسلمان ہو گئے۔ اور اپنے قبیلے میں واپس آ کر فرمایا: اے بنو عبد الأشہل: میرے بارے میں تمھاری کیا رائے ہے؟ جواب ملا: تم ہمارے سردار ہو اور سردار زادے ہو اور ہم میں سب سے افضل رائے رکھتے ہو۔ آپ نے فرمایا: تمہارے مردوں اور عورتوں سے میری بول چال حرام ہے تا آنکہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ سب نے اسلام قبول کرلیا۔ سوائے ایک شخص اُصیرم کے جو جنگ احد والے دن مسلمان ہوا اور شہید ہو گیا ابھی اس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔ آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عمل تھوڑا کیا اور اجر بہت زیادہ پا گیا۔

☆ جب حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کا انتقال ہوا تو آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: سعد کی موت سے اللہ تعالیٰ کا عرش ہل گیا۔


بنو حارثة
بنو ظفر
بنو مرة
بنو عوف
بنو
عبد الأشهل
بنو غنم
بنو جشم
بنو
امرؤالقيس
بنو عمرو
بن عوف
بنو
معاوية
بنو
واقف
بنو
كلفة
بنو
عمرو
بنو
زعوراء
بنو مرة
الجعادرة
بنو عمر
النبيت
بنو
خطمة
بنو
مالك
قبائل اوس
أحمد إلياس

بنو حارث

ان کو بلحارث بھی کہا جاتا ہے۔ اُن کی آبادی عوالی میں سنح مقام پر قربان کے قریب تھی۔ انصار کے قبائل میں فضیلت کے اعتبار سے تیسرے نمبر تھے۔

☆ حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو انہیں کے ہاں قیام کیا، اور نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نے اسی قبیلہ کے حضرت خارجہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کو اُن کا بھائی بنایا۔

☆ حضرت عائشہؓ سے آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کی شادی مکہ مکرمہ میں ہو چکی تھی۔ روانگی کی بابت روایت ہے کہ اسی قبیلے میں اُن کے قیام کے دوران ہوئی۔ (صحیح بخاری حدیث:۳۸۹۴).

☆ حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے اسی قبیلے کی خاتون حضرت حبیبہ بنت خارجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا سے شادی کی۔ آپ کا انتقال ہوا تو وہ حاملہ تھیں پھر ام کلثومؓ نامی بچی پیدا ہوئی۔

☆ اسی قبیلے کے حضرت زید بن خارجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کے زمانہ میں فوت ہو جانے کے بعد گفتگو کی۔ ☆ حضرت عبداللہ بن رواحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اسی قبیلے کے چشم و چراغ تھے، شاعرِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ تھے۔ غزوۂ مؤتہ کے امیر تھے وہیں شہید ہوئے۔

☆ انہی میں سے حضرت سعد بن ربیع رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ غزوۂ احد میں شہید ہوئے تو آخری وقت میں فرمایا اے ابی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کو میرا اسلام عرض کرنا اور کہنا: جزاک اللہ عنا خیرا ۔ اور میری قوم کو سلام کہنا اور پیغام دینا کہ خدارا بیعت عقبہ کی رات آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنا۔ اللہ کی قسم تمہارا کوئی عذر قبول نہیں ہوگا اگر تم میں ایک فرد بھی زندہ ہوا اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کو تکلیف پہنچے۔

☆ انہی حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کی بیوی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ سے میراث کی بابت پوچھنے آئیں تو سورہ نساء کی نمبر ۱۱ اور بعد والی آیات نازل ہوئیں۔



قبائل الخزرج

قبائل خزرج

أحمد إلياس

بنوساعدہ

خزرج کا مشہور قبیلہ ہے۔ اُن کی آبادی مسجد نبوی شریف کی شمال مغربی سمت تھی۔ اس میں ایک جگہ سقیفہ بنی ساعدہ تھی جس کا محلِ وقوع اب مسجد نبوی کی دوسری سعودی توسیعی عمارت سے ۲۰۶ میٹر کے فاصلہ پر موجود باغیچہ میں ہے۔

☆ آنحضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس سقیفہ میں تشریف لائے، پانی پیا اور نماز پڑھی، صحابۂ کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بھی اس کے سائے میں بیٹھتے تھے۔ آنحضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی وفات کے بعد صحابۂ کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ یہاں جمع ہوئے اور حضرت ابوبکر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کو خلیفۂ راشد منتخب کیا۔

☆ اسی سقیفہ کی شمالی جانب کچھ فاصلے پر بنوساعدہ کا کنواں تھا جس کا تذکرہ حادیث شریفہ میں بئر بضاعہ کے نام سے آتا ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اِس کا پانی استعمال کیا۔

☆ بنوساعدہ کے سربراہ حضرت سعد بن عبادہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بڑے سخی اور بہادر تھے۔ انہوں نے اسلام کی بڑی خدمت کی۔

☆ حضرت ابودجانہؓ کا تعلق بھی اسی قبیلے سے تھا، رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے غزوۂ احد میں ان کو اپنی تلوار عطا فرمائی، اور انہوں نے بہادری کے خوب جوہر دکھائے۔

☆ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بنوساعدہ کو انصار کے چار افضل قبائل میں شمار کیا۔

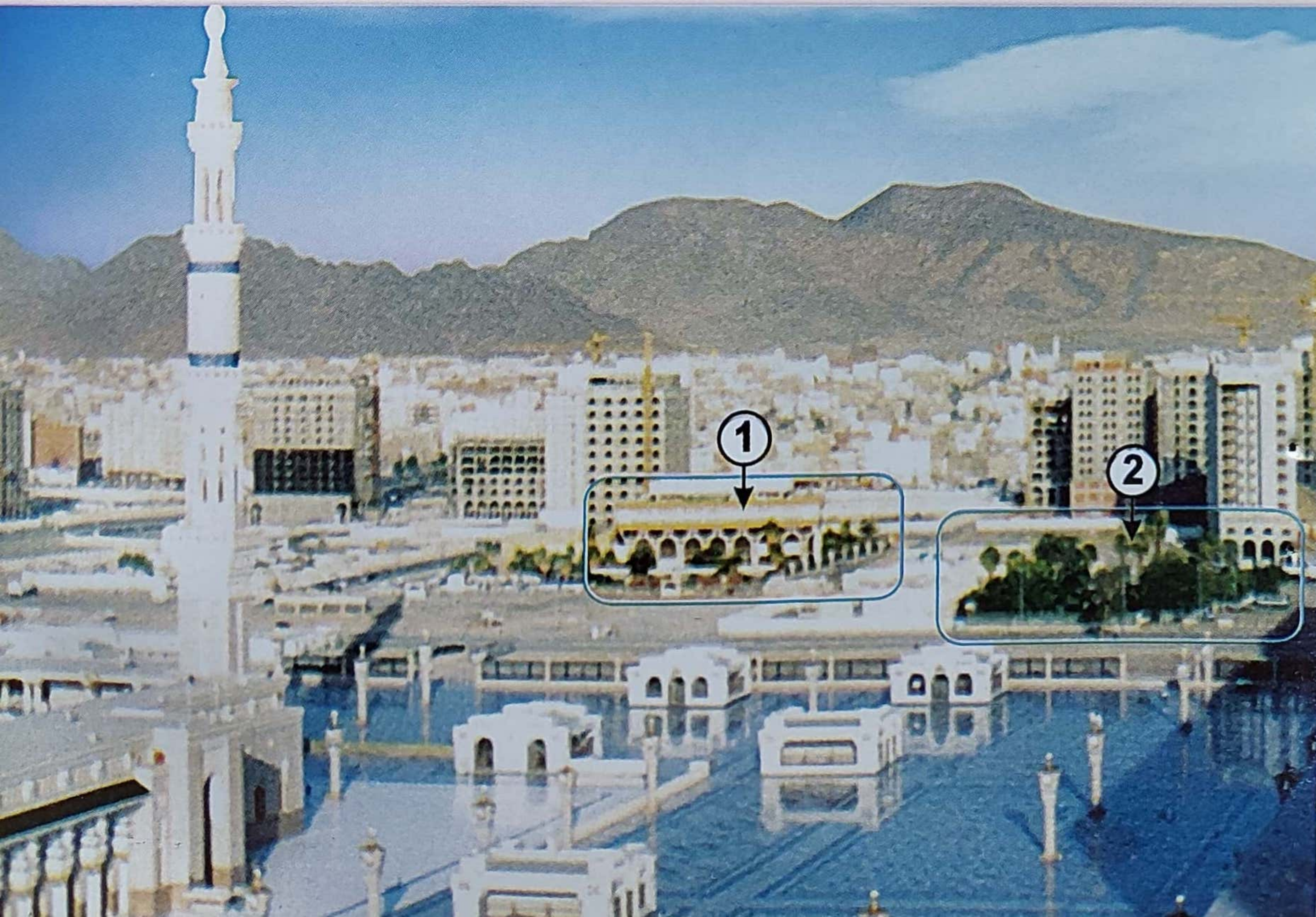
☆ بنوساعدہ کی تین شاخیں درج ذیل ہیں: بنوعمرو بن ساعدہ، بنوثعلبۃ بن ساعدہ، بنوطریف بن ساعدہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

ألا أخبركم بخير دور الأنصار؟ قالوا: بلى يا رسول الله.
قال بنو النجار ثم الذين يلونهم بنو عبد الأشهل ثم الذين
يلونهم بنو الحارث بن الخزرج ثم الذين يلونهم بنو ساعدة.

صحيح البخاري (رقم الحديث ٥٣٠٠)

سقیفہ بنو ساعدہ اور کنگ عبد العزیز لائبریری کا محل وقوع



سقیفہ بنی ساعدہ

مسجد نبوی شریف کی مغربی جانب ۲۰۶ میٹر کے فاصلہ پر ہے. اب وہاں باغیچہ ہے ، آنحضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے یہاں نماز ادا کی ، آرام فرمایا اور پانی پیا. قبیلہ بنو ساعدہ کے صحابہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ کی مجلس یہیں تھی۔

☆ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی وفات کے بعد مہاجرین وانصار کے ذمّہ دار خلیفہ راشد کی تعیین کیلئے یہاں اکٹھے ہوئے تو انصاری خطیب نے فرمایا:

''ہم اللہ کے دین کے مددگار اور اسلام کی فوج ہیں...''

حضرت ابو بکر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نے فرمایا: ''ہمیں انصار کے فضل واحسان کا اعتراف ہے، لیکن عربوں کا مزاج یہ ہے کہ وہ قریش کے علاوہ کسی اور کی امارت قبول نہیں کرینگے لہٰذا امیر ہم مہاجرین میں سے ہونا چاہیے اور اسکے وزراء آپ حضرات میں سے ہوں۔ میں اِس مقصد کیلئے عمر بن خطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ یا ابو عبیدہ بن جراح رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کا نام پیش کرتا ہوں''

حضرت عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نے فرمایا: ''ابو بکر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ایمان قبول کرنے والے پہلے صحابی رسولؐ ہیں ، عمر میں بڑے ہیں ، دو میں سے دوسرے ہیں (یار غار) ، نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خلافت اور آپ لوگوں کے معاملات چلانے کیلئے سب سے زیادہ موزوں ہیں...''

انصاری خطیب نے فرمایا: ''پیغمبر اسلام صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مہاجر تھے لہذا آپکا خلیفہ بھی مہاجرین میں سے ہونا چاہیے اور ہم پیغمبر اسلام صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے مددگار تھے اب آپکے خلیفہ کے مددگار (انصار) ہونگے''.

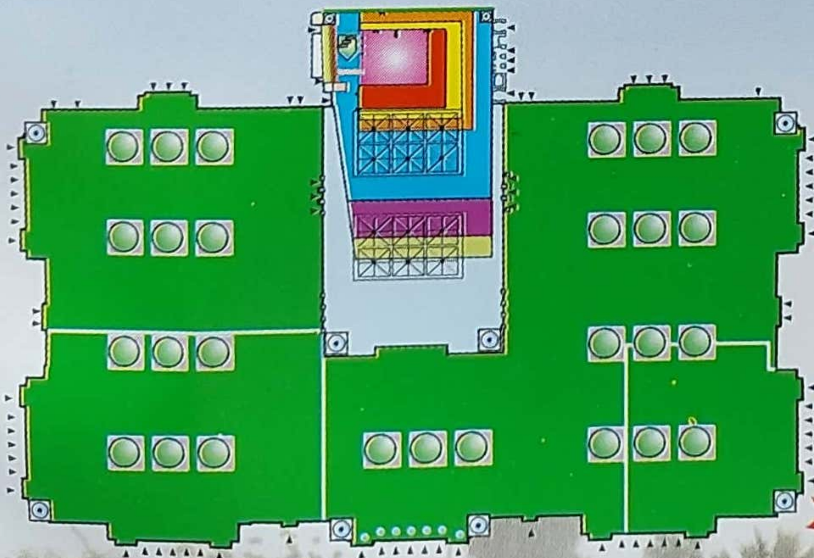
حضرت عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نے انکی تصدیق کی اور بیعت کیلئے حضرت ابو بکر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کا

مكتبة الملك عبدالعزيز

سقيفة بني ساعدة

سقیفہ بنو ساعدہ کا محل وقوع

دوسری سعودی توسیع سے سقیفہ بنو ساعدہ





مكتبة الملك عبد العزيز

محطة كهرباء

206 m متر



ہاتھ بڑھایا تو ایک انصاری نے جلدی سے بیعت کی، پھر حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بیعت کی، پھر مہاجرین وانصار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نے بیعت کی، دوسرے دن مسجد نبوی شریف میں بقیہ مہاجرین وانصار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نے بیعت عمومی کی۔

بنو بیاضہ (خزرجی)

ان کی آبادی حرہ غربیہ میں بنوسلمہ سے ایک میل کے فاصلہ پر تھی۔

☆ حضرت ماعز رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو یہاں سنگسار کیا گیا۔

☆ آنحضور صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی آمد سے قبل یہاں جمعہ کی نماز پڑھی گئی۔ جیسا کہ حضرت عبدالرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ میرے والد کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جمعہ کی اذان سنتے تو حضرت اسعد بن زرارہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دعائیں دیتے۔ میرے پوچھنے پر وجہ بتائی کہ انہوں نے بنو بیاضہ کے علاقے میں پہلا جمعہ پڑھایا تھا اور نمازیوں کی تعداد چالیس تھی۔ (سنن ابوداود حدیث نمبر ۱۰۶۹)

☆ غزوہ بنو مصطلق سے واپس آتے ہوئے عبداللہ ابن ابی منافق نے کہا: عزت والا ذلیل کو مدینے سے نکال دیگا۔ جب یہ منافق بنو بیاضہ کی بستی میں پہنچا تو اُس کے بیٹے نے تلوار سونت کر کہا: اللہ کی قسم نبی صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اجازت کے بغیر تو مدینے میں داخل نہ ہوگا۔ تاکہ تجھے معلوم ہو جائے کہ تو ذلیل ہے یا اللہ کے رسول صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ آنحضور صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اُسے مدینہ جانے دو۔ بیٹے نے عرض کیا کہ: میرے باپ کا نفاق واضح ہو گیا ہے، اگر اجازت دیں تو قتل کر دوں، چونکہ مجھے گوارا نہیں کہ کوئی اور اُسے قتل کرے۔ آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: دنیا میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اس پر سورہ منافقون نازل ہوئی۔



قبائل انصار کی بستیوں کا تقریبی محل وقوع

جبل عير (الحد الجنوبي لحرم المدينة المنورة)

4.5 km

الطريق الدائري الثاني

حصن كعب بن الأشرف

دوسری دائری سڑک

بنو عمرو بن عوف

مسجد قباء

بنو النضير (يهود)

بنو قريظة (يهود)

إلى مكة المكرمة

طريق الهجرة

Hijra Road

مسجد الجمعة

بنو سالم

بنو الحارث

Quba Road

شارع قباء

Qurban Road

شارع الأمير عبد المحسن

شارع سيدنا علي (العوالي)

Awali Road

Abdul Majid Road (Hizam)

شارع الأمير عبد المجيد (الحزام)

شارع عمر (طريق مكة القديم)

بنو دينار

شارع العنبرية

Anbariia Road

بنو زريق

بنو ظفر

شارع الملك عبد العزيز

Abdul Aziz Road

مسجد الإجابة

بنو معاوية

بنو ساعدة

شارع باب السلام

Al-Salaam Road

بنو بياضة

بنو سلمة

مسجد القبلتين

بنو حرام

شارع خالد بن الوليد

Khalid bin Walid Road

(سلع)

شارع أبي بكر

شارع سلطانة

Sultana Road

إلى تبوك

بنو عبد الأشهل

(Matar)

Airport Road

شارع المطار

شارع أبي ذر

شارع الملك فهد

شارع سيد الشهداء

Sayyed Al-Shuhada Road

شارع عثمان (العيون)

Al-Oyun Road

بنو حارثة

الطريق الدائري الثاني

إلى الرياض و القصيم

جبل أحد

Uhud Mountain

مدینہ منورہ کی وادیاں

وادی عقیق : طائف سے شروع ہو کر مدینہ منورہ سے گذرتی ہے اور حجاز کی طویل ترین وادی ہے۔ راستہ میں اسکے نام نقیع، عقیق الحسا، اور عقیق ہیں۔ یہ وادی مقام غابہ (خلیل) پہنچ کر وادی بطحان اور وادی قناۃ میں ضم ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔ وادی عقیق کے دو میدان ہیں۔ ایک چھوٹا جس میں بئر عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور مدینہ یونیورسٹی ہے دوسرا بڑا میدان جس میں ابیار علی بئر عروہ اور اس کے ارد گرد کا علاقہ ہے۔

صحیح بخاری و مسلم میں ارشاد نبوی ہے: میرے اللہ نے مجھے پیغام بھیجا ہے کہ: اس مبارک وادی (عقیق) میں نماز ادا کر۔

یہ وادی اپنے میٹھے پانی، لطیف ہوا، نرم مٹی، اور زرخیز زمین کی وجہ سے ہمیشہ اعیان حکومت، اصحاب ثروت اور اہل ذوق کی توجّہ کا مرکز رہی۔ حضرت عروہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، سعید بن عاص رضؓ اور مروان بن حکمؒ وغیرہ کے محلات و باغات یہیں تھے۔

وہ خوش رنگ پتوں میں جنبش ہوا سے
وہ سر سبز شاخیں خمیدہ خمیدہ
وہ شاداب سبزہ کھجوروں کے جھرمٹ
نہالانِ گلشن کشیدہ کشیدہ

وادی بطحان: مدینہ منورہ کی مرکزی وادیوں میں سے ایک ہے۔ یہ قبا کے مشرقی علاقے سے گذر کر مدینہ منورہ کے وسط میں مسجد غمامہ کے قریب پہنچتی ہے وہاں سے جبل سلع کے قریب مساجد فتح کے سامنے سے گذرتی ہوئی غابہ (خُلیل) میں پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔



وادی عقیق پر ٹرین کا پل

وادی عقیق کا ایک منظر

صل في هذا الواد المبارك

اس کے تین نام ہیں۔ جہاں سے شروع ہوتی ہے ام عشر کہلاتی ہے اس کا درمیانی حصہ قربان کہلاتا ہے، یہ وادی چونکہ مدینہ منورہ کی آبادی کے درمیان سے گذرتی تھی شاید اسی پس منظر میں مدینہ کی مرکزی آبادی کے قریب سے وادی کی گذرگاہ قربان کہلائی اور وہ علاقہ آج تک قربان کے نام سے متعارف ہے۔ جب یہ مدینہ منورہ کی مرکزی آبادی سے گذرتی ہے تو ابوجیدۃ کہلاتی ہے۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ بطحان جنت کی نہروں میں سے ایک ہے۔ (صحیح جامع صغیر ۳/۷) حکومت سعودیہ نے اس پر تین بند بنا کر اسے ڈیم کی شکل دیدی ہے نیز مدینہ منورہ میں اس کیلئے زیرزمین پختہ گزرگاہ بنادی گئی ہے تاکہ اس کے بہاؤ کے وقت گردوپیش کی آبادی متاثر نہ ہو۔

وادی مذینب: یہ وادیِ بطحان کی ایک شاخ ہے جس کے کنارے بنونضیر (یہودی) آباد تھے یہ مدینہ منورہ کی مرکزی آبادی سے تقریباً دس کیلومیٹر دور سے شروع ہوکر غابہ (خُلیل) میں پہنچ کرختم ہوجاتی ہے۔

وادی مہزور: یہ مدینہ منورہ کی مشرقی جانب سے شروع ہوتی ہے اور مختلف شاخوں میں تقسیم ہوکر عوالی کے قریب اکٹھی ہوتی ہوئی وادی مذینب میں جاملتی ہے۔ پھر یہ دونوں وادی بطحان میں مل کر غابہ (خُلیل) پہنچ کرختم ہوجاتی ہیں۔

☆ بنوقریظہ (یہودی) عوالی میں وادی مہزور کے کنارے آباد تھے۔

بطحان على ترعة من ترع الجنة



وادی بطحان ڈیم

جبل رماہ کے قریب وادی قناۃ کا منظر

مدینہ منورہ کی وادیوں کا نقشہ



وادی قناۃ: پانی کے بہاؤ کے اعتبار سے مدینہ منورہ کی سب سے بڑی وادی ہے جو طائف سے شروع ہو کر مدینہ منورہ کے قریب عاقول تک پہنچتی ہے اور حرہ شرقیہ کی شمالی جانب سے گذرتی ہوئی جبل رماۃ کے قریب پہنچ کر بالآخر غابہ (خُلیل) میں اپنے انجام کو پہنچتی ہے۔ اس کا نام وادی شظاۃ بھی ہے میدان اُحد سے پہلے اسکے جنوبی کنارے پر بنو حارثہ اور بنو عبد الاشہل کی آبادی تھی۔

حضرت حمزہؓ کی قبر کی منتقلی کا واقعہ

وادی قناۃ جبل رماۃ کے دونوں طرف سے یوں گذرتی تھی کہ جبل رماۃ اُسکے درمیان میں آجاتا۔ سید الشہداء حضرت حمزہ اور اُن کے رضاعی بھائی حضرت عبداللہ بن جحش اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم کی قبور شریفہ وادی کے شمالی کنارہ پر تھیں۔ امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وادی کا بہاؤ اتنا اونچا اور تیز تھا کہ قبور شریفہ متاثر ہونے کا خطرہ تھا، لہٰذا اِن حضرات کے اجسام مبارکہ کو وہاں سے نکال کر دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا جو آجکل قبرستان کی چاردیواری کے درمیان میں ہے، نیز بعض دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی قبور شریفہ کو بھی منتقل کیا گیا۔ وادی کی یہ شمالی شاخ ماضی قریب تک موجود تھی۔ حکومت سعودیہ نے اس کو بند کر دیا اور جنوبی شاخ کو باقی رکھا تاکہ موجودہ قبرستان سے وادی کو ممکنہ حد تک دور کر دیا جائے۔ نیز جبل رماۃ اور قبرستان کا درمیانی علاقہ زائرین کیلئے وسیع ہو جائے۔

عاقول ڈیم اور حجاز کی آگ

وادی عاقول اہالیان مدینہ منورہ کی اہم تفریح گاہ ہے، شارع مطار کے دوار سے ریاض روڈ پر تین کلومیٹر کے فاصلے پر دائیں طرف مڑیں تو مزید تین کلومیٹر کے فاصلے پر وادی عاقول اور ڈیم نظر آئے گا۔ بارش کے بعد وادی قناۃ بہتی ہے تو یہاں پانی جمع ہو جاتا ہے اور تا حد نظر پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ جسکی مقدار کروڑوں مکعب میٹر ہوتی ہے، ماہرین کا کہنا ہے کہ عاقول میں زیر زمین پانی کا محفوظ ذخیرہ مدینہ منورہ میں سب سے زیادہ ہے، شاید اکثر لوگوں کو عاقول ڈیم کی تاریخی حیثیت، حجاز کی آگ سے اس کا تعلق اور اسمیں پنہاں دروس وعبر کی تفاصیل معلوم نہیں، واضح رہے کہ اس آگ کے ظہور کی خبر ہمارے محبوب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دی تھی جو سنہ ۶۵۴ ھ میں نمودار ہوئی اور جلے ہوئے پتھر وادی کے رستہ میں یوں جمع ہو گئے کہ وادی قناۃ کا پانی رُک کر ڈیم کی شکل اختیار کر گیا۔ تا آنکہ ۶۹۰ ھ میں پانی کے مسلسل دباؤ نے پتھروں میں سے رستہ بنا لیا اور وادی بہنے لگی۔ ان پتھروں کی بڑی مقدار تا حال بن لادن ڈیم کے قریب موجود ہے، نیز عاقول کے ارد گرد کالے پتھر اِسی آگ کے جلے ہوئے ہیں۔ ذیل میں مزید تفصیل ملاحظہ ہو:

حجاز کی آگ

ارشاد نبوی ہے: قیامت سے پہلے سرزمینِ حجاز سے آگ نمودار ہوگی جس کی روشنی سے بُصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں دیکھی جاسکیں گی۔ (صحیح بخاری کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۱۱۸)

نیز ارشاد نبوی ہے: قیامت سے پہلے حجاز کی ایک وادی میں آگ نمودار ہوگی جسکی روشنی سے بُصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں دیکھی جائیں گی۔ (بُصریٰ با کے ضمہ کے ساتھ تبوک اور شام کے درمیان ایک علاقہ ہے، اس سے مراد عراق کا شہر بصرہ نہیں ہے)۔

وادی عاقول میں پانی کا منظر

عاقول ڈیم

علامہ سمہودیؒ کہتے ہیں کہ حجاز کی جس آگ کا تذکرہ اِس حدیث نبوی میں ہوا ہے وہ ۶۵۴ھ میں نمودار ہوئی تھی اور تین ماہ تک بھڑکتی رہی تا کہ لوگ عبرت حاصل کریں اور آخرت کی آگ سے ڈریں، یہ آگ مکہ مکرمہ، ینبع تیماء اور بُصریٰ سے نظر آتی تھی، جس سے ثابت ہوا کہ یہ وہی آگ ہے جسکی خبر رسول خاتم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دی تھی اور یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا۔

علامہ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث سے مراد وہ آگ ہے جو مدینہ منورہ کے اردگرد سنہ ۶۵۴ھ میں نمودار ہوئی۔

علامہ قسطلانیؒ (جو اس آگ کے ظہور کے وقت مکہ مکرمہ میں تھے) فرماتے ہیں: جمعہ کے روز دوپہر کے وقت یہ آگ نمودار ہوئی اور فضا اس کے دھویں سے کالی ہوگئی اور اندھیرا چھا گیا، رات کے وقت اس کے شعلے نظر آنے لگے، مدینہ منورہ کی جنوب مشرقی جانب یہ آگ ایک بڑے شہر کیطرح نظر آتی تھی پھر بنو قریظہ یہودیوں کے علاقہ کی طرف بڑھی پھر حرہ شرقیہ میں بڑھتی ہوئی وادی قناۃ میں بھڑکنے لگی جب وہ کسی پہاڑ اور چٹان سے گذرتی تو اُس کو ریزہ ریزہ کر دیتی اسکے شعلے پہاڑوں اور ٹیلوں کی طرح محسوس ہوتے تھے، اور یہ پتھروں کو یوں دور پھینکتی تھی جیسے سمندر کی موجیں ہوں وہ یوں برھتی اور بھڑکتی تھی جیسے دریا میں طغیانی آگئی ہو اور اُسکی آواز آسمانی بجلی کی گرج کڑک کی طرح تھی۔ وہ بڑے بڑے پتھروں کو بہاتی ہوئی لیجا رہی تھی جو وادی کے آخر میں جمع ہو گئے اور وادی پر ایک طبعی بند کی شکل بن گئی۔ بعد میں جب وادی میں پانی آیا تو یہاں رک گیا اور تا حدّ نظر پانی ہی پانی نظر آنے لگا پھر سنہ ۶۹۰ھ میں پانی کے دباؤ سے یہ بند ٹوٹ گیا اور وادی قناۃ اپنے طبعی انداز میں بہنے لگی۔

سعودی حکومت نے وادی قناۃ عاقول میں مختلف بند باندھ کر پانی کو ڈیم کی شکل دیدی ہے تاکہ یہ پانی زراعت میں استعمال ہو اور وادی کے تیز بہاؤ کی وجہ سے مدینہ منورہ میں سیلاب کی شکل نہ بنے۔

غابہ (جنگل)

مدینہ منورہ کی شمالی سمت اور جبل احد کی مغربی جانب ایک جگہ ہے، جہاں گھنے درخت تھے، چونکہ تمام وادیوں کا پانی مدینہ منورہ سے گذر کر یہاں جمع ہو جاتا ہے۔ اب وہاں ڈیم بنا دیا گیا ہے تاکہ اس پانی سے استفادہ کیا جاسکے، آجکل یہ جگہ خُلیل کہلاتی ہے جو مسجد نبوی شریف سے تقریباً بارہ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

☆ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا منبر اِسی جنگل کی لکڑی سے بنایا گیا۔

☆ حضرت زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ملکیتی زمین بھی اسی علاقہ میں تھی۔

☆ ایک دفعہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بیس اونٹ یہاں چر رہے تھے کہ عبدالرحمٰن فزاری کے لشکر نے حملہ کیا اور چرواہے کو قتل کر کے اونٹ لے گیا۔ حضرت سلمہ بن اکوع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو معلوم ہوا تو انہوں نے شامی ثنیۃ الوداع پر ایک آواز لگائی اور اکیلے ہی حملہ آوروں کا تعاقب کیا اور دشمن پر پتھر اور تیر برسائے تو وہ بھاگے، حضرت سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے تعاقب جاری رکھا تا آنکہ مسلمان کمک بھی پہنچ گئی اور دشمن اونٹ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس واقعہ کا تذکرہ صحیح بخاری کی حدیث نمبر ۴۱۹۴ میں بھی ہے۔

مدینہ منورہ کے بعض تاریخی کنویں

مدینہ منورہ کے سات مشہور تاریخی کنویں درج ذیل ہیں۔ بئر عہن ، بئر اریس ، بئر خاتم ، بئر بصة ، بئر بضاعہ ، بئر غرس ، بئر رومہ ، بئر عثمان ، بئر حا۔

بئر رومہ: (بئر عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) مسجد نبوی شریف سے تقریباً ۵،۳ کیلو میٹر اور مسجد قبلتین سے ایک کیلو میٹر کے فاصلہ پر ازہری محلہ میں وادی عقیق کے کنارے واقع ہے۔ اوراب محکمہ زراعت کے تابع ہے۔

جب نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میٹھے پانی کا یہ بڑا کنواں ایک یہودی کی ملکیت تھا ، جو لوگوں کو پینے کا پانی قیمتاً مہنگا دیتا تھا۔ نبی خاتم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص مسلمانوں کیلئے بئر رومہ خریدے گا اسے جنت میں اس سے بہتر انعام ملے گا۔ حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے آدھا کنواں خرید کر مسلمانوں کیلئے وقف کر دیا۔ یہودی نے کہا: ایک دن آپ کا اور ایک دن میرا۔ حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ والے دن مسلمان اپنی دو دن ضرورت کا پانی بھر لیتے اور یہودی سے نہ خریدتے ، وہ کہنے لگا: آپ نے تو میرا کاروبار خراب کر دیا۔ حضرت عثمانؓ نے باقی نصف حصہ بھی خرید لیا ، اور امیر ، غریب و مسافر سب کیلئے وقف کر دیا۔ (تفصیل کیلئے ۔ جامع ترمذی حدیث نمبر ۳۶۹۹، ۳۸۰۳ سنن نسائی)

بئر اریس: (بئر خاتم) مسجد قباء کے قریب مغربی جانب واقع تھا۔ چودھویں صدی ہجری کے آخر میں سڑک کی توسیع کیلئے دفن کر دیا گیا۔ ایک دن نبی رحمت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پنڈلی سے کپڑا ہٹایا اور اس میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے ، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بطور دربان کھڑے ہو گئے ، تھوڑی دیر بعد حضرت ابو بکرؓ آئے

اور حاضری کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ: انہیں اجازت دیدو اور جنت کی بشارت سناؤ۔ وہ آ کر آپ ﷺ کے دائیں طرف بیٹھ گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آ کر اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں بھی اجازت دو اور جنت کی خوشخبری سناؤ۔ وہ آپ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھ گئے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اجازت دیدو اور جنت کی بشارت سناؤ نیز بتادو کہ ان پر ایک بڑی آزمائش آئیگی، وہ آ کر سامنے بیٹھ گئے۔

☆ اس کنویں کو بئر خاتم (انگوٹھی والا کنواں) کہنے کی وجہ یہ ہے کہ رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے چاندی کی انگوٹھی استعمال کی جو آپ ﷺ کے بعد خلیفہ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور پھر خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی کہ اچانک اس کنویں میں گر گئی۔ اس پر **محمد رسول الله** لکھا ہوا تھا۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۹۱)

بئرِ حا: مسجد نبوی شریف کی شمالی جانب حضرت ابوطلحہ انصاری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا باغ تھا، اس میں ایک کنواں تھا جو ماضی قریب تک موجود رہا۔ سنہ ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء میں دوسری سعودی توسیع کے دوران مسجد میں شامل ہو گیا۔ اب اس کی جگہ باب ملک فہد نمبر ۲۱ میں داخل ہو کر چند میٹر کے فاصلہ پر بائیں طرف ہے۔

حضرت انس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ انصار مدینہ میں حضرت ابوطلحہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے زیادہ باغ تھے، مسجد نبوی کے سامنے بیرحا والا باغ انہیں بہت پسند تھا۔ رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہاں تشریف لاتے اور بئر حا کا پانی نوش فرماتے، جب یہ آیت نازل ہوئی "تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو" [آل عمران: ۹۲]۔ تو حضرت ابوطلحہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے اس فرمان الٰہی کے حوالے سے عرض کیا: آقا! بئر حا والا باغ جو مجھے زیادہ پسند ہے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ آپ ﷺ

سے جہاں مناسب سمجھیں استعمال فرمائیں۔ اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ٹھہرو۔ یہ تو بڑا نفع بخش سودا ہے، یہ تو بڑا نفع بخش سودا ہے، اب میری رائے ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔ حضرت ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے عرض کیا۔ آقا ایسا ہی کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۵۵۴)

بئر بضاعہ: سقیفہ بنی ساعدہ کی شمالی جانب بنو ساعدہ کا مشہور کنواں تھا۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے اس کا پانی استعمال فرمایا۔ مدینہ منورہ کے مرکزی علاقہ کی تنظیم و تنسیق کے دوران اس کا اثر بھی زائل ہوگیا۔

بئر غرس: مسجد قبا کی شمالی جانب تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر مدارس شاوی کے قریب ہے جسکے گرد دیوار بنا کر اوپر چھت ڈال دی گئی ہے، میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم اسکا پانی نوش فرماتے تھے، اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے اپنی وفات کے بعد اسکے پانی سے غسل دینے کی وصیت فرمائی: ایک شاعر کہتے ہیں:

مجھے بیر غرس کی چاہ ہے میری تشنگی ہی گواہ ہے
یہ وہ تشنگی نہیں تشنگی جو بجھے شرابِ سرور سے

بئر سقیا: (ملاحظہ ہو : مسجد سقیا)

بئر عروۃ: حضرت عروۃ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے یہ کنواں کھدوایا تھا۔ مکہ مکرمہ کیلئے قدیم سڑک شارع عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ پر وادی عقیق کے پل کے قریب بائیں جانب واقع ہے، مسجد نبوی شریف سے تقریباً ۳،۵ کیلومیٹر دور ہے اور ابھی تک محفوظ ہے۔ قریب ہی قصر عروۃ ہے۔ تاریخی کتب میں یہاں مسجد عروۃ کا ذکر بھی ملتا ہے۔ بئر عروۃ کی بابت مؤرخین لکھتے ہیں کہ اس کا پانی بہت ہلکا اور میٹھا تھا۔ عربی شاعری میں بھی اسکا تذکرہ ملتا ہے۔

بئرِ غرس (کنواں)

عروہ بن زبیر کا قلعہ نما محل

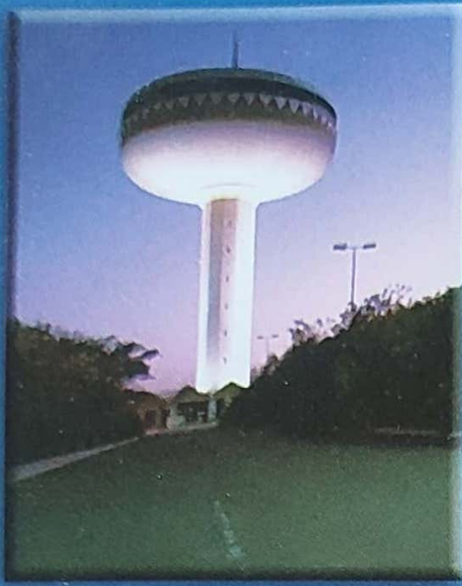
قصر عروہ

رسول رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت بلال بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو عقیق کی زمین عطا فرمائی اور یہ تحریر لکھ دی: بسم اللہ الرحمن الرحیم .اللہ کے رسول محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے بلال بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو عقیق کی یہ زمین عطا کی تا کہ وہ اسے آباد کرے۔''

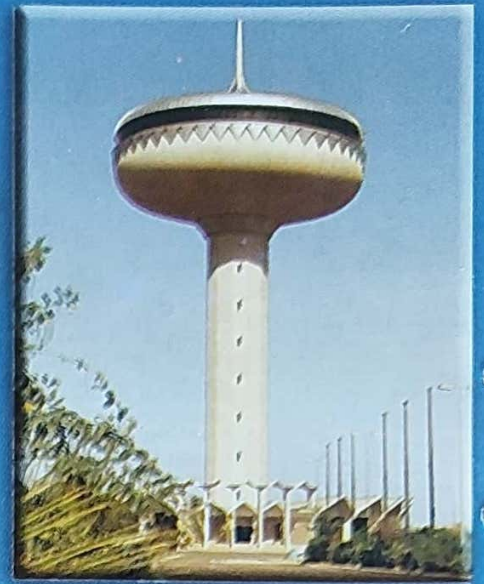
☆ جب حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مسند آرائے خلافت ہوئے تو فرمایا: اے بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس عطائے نبوی کو آباد کرو، جتنی زمین آباد کرلو وہ تمہاری ہے اور باقی زمین میں لوگوں میں تقسیم کر دوں گا، حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کیا: تم اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا عطیہ مجھ سے واپس لینا چاہتے ہو؟ آپؓ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے تمہیں یہ زمین اِس شرط پر دی تھی کہ تم آباد کرو گے نہ اس لئے کہ تم اِس پر قبضہ جمائے رکھو۔

الغرض جس زمین کو حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ آباد نہ کر سکے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وہ اُن سے واپس لے کر مسلمانوں میں تقسیم کر دی۔ اور بئر عروہ کی جگہ کھڑے ہو کر فرمایا: یہ بڑی اچھی زمین ہے کون لینا چاہتا ہے؟ حضرت خوات بن جبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کیا کہ مجھے دیدیں۔ آپؓ نے اُنکو دیدی۔

☆ سنہ ۴۱ھ میں حضرت عروہ بن زبیرؓ نے اِسمیں سے کچھ جگہ خرید کر باغ لگایا اور بہت بڑا قلعہ نما محل بنایا جسکے آثار آج تک موجود ہیں۔







مدینہ منورہ کی بڑی ٹینکی

عین الزرقاء

مدینہ منورہ کے رہائشی کنوؤں کا پانی استعمال کرتے تھے، جب امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دمشق میں آب رسانی کا جدید نظام قائم کیا تو مدینہ منورہ کے گورنر حضرت مروان کو لکھا کہ: مجھے حیا آتی ہے کہ دمشق کے باسیوں کو گھر کے قریب پانی میسّر ہو اور مدینہ منورہ کے باسی دور دراز کنوں سے پانی لائیں، لہٰذا وہاں بھی آب رسانی کا بہتر نظام قائم کرو۔ مروان نے ماہرین کے مشورہ کے بعد قبا کے کنوؤں کو باہم ملایا اور اُنکے پانی کو ایک زیر زمین نہر میں جاری کیا جو قبا سے شروع ہو کر مدینہ منورہ سے گذرتی، اور مختلف جگہ اُسے اس انداز سے کھولا کہ لوگ اپنی ضرورت کا پانی لے سکیں۔

یہ نہر چودھویں صدی کے وسط تک اہلِ مدینہ کو سیراب کرتی رہی، ۱۳۴۹ھ میں ملک عبدالعزیزؒ نے ایک نگران کمیٹی تشکیل دی جس نے اسکی مرمت کی اور پھر اِسمیں پائپ ڈال کر آب رسانی کے ایک جدید نظام کی بنیاد رکھی۔ تا آنکہ ہر گھر میں سرکاری پانی کا کنیکشن دیدیا گیا پھر پانی کے بڑھتے ہوئے استعمال کے پیش نظر سمندری پانی کو صاف کر کے اِسمیں ملا دیا، اب محکمہ آب رسانی نے مختلف علاقوں میں بیس ٹینکیاں بنا دی ہیں جہاں سے پانی سپلائی ہوتا ہے۔ سب سے بڑی اور خوبصورت ٹینکی قبا میں ہے جسکی بلندی ۹۰ میٹر ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کی قدر کرتے ہوئے پانی کے استعمال میں میانہ روی سے کام لینا چاہئے۔

رسم تقريبي لمجرى العين الزرقاء ومناهلها سنة ١٣٥٤هـ



أحمد إلياس

مسجد نبوی شریف کی لائبریری

سنہ ۱۳۵۲ھ میں یہ لائبریری قائم ہوئی اور شیخ احمد یاسین خیاری (متوفی ۱۳۸۰ھ) اس کے پہلے نگران مقرر ہوئے، سنہ ۱۳۹۹ھ میں اِسے مسجد نبوی شریف کی شمالی سمت باب عمر رضی اللہ عنہ سے متصل ہال میں منتقل کر دیا گیا، مسجد نبوی شریف کی دوسری سعودی توسیع کے بعد اب یہ لائبریری مسجد کے درمیان میں آچکی ہے دوسری سعودی توسیع کے ایک دروازہ کا نام باب عمر رضی اللہ عنہ رکھ دیا گیا ہے لہٰذا لائبریری سے متصل اس دروازہ کو باب عمر رضی اللہ عنہ قدیم کہا جاتا ہے، مسجد کی توسیع کے ساتھ ہی لائبریری کو بھی وسعت دیگئی جو سات مطالعہ ہالوں پر مشتمل ہے اور اسمیں ساٹھ ہزار سے زائد مطبوعہ کتب ہیں جنکی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلا اور دوسرا مطالعہ ہال باب عمر رضی اللہ عنہ قدیم سے متصل ہے پہلے ہال میں علوم حدیث اور دوسرے ہال میں علوم تفسیر سے متعلقہ کتب ہیں، باب عثمان 1 قدیم سے متصل تین ہالوں میں سے تیسرا ہال اصول فقہ اور فقہ کی کتب پر مشتمل ہے جو مذہب حنفی مذہب مالکی مذہب شافعی اور مذہب حنبلی کے عنوانات کے تحت مرتب ہیں، چوتھا ہال تاریخی کتب اور پانچواں ہال مخطوطات پر مشتمل ہے، ۲۲ نمبر دروازے کے قریب تہہ خانہ میں رسائل ومجلّات کی لائبریری ہے جبکہ ۲۹ نمبر دروازہ سے متصل خواتین کی لائبریری ہے۔

مسجد نبوی شریف کی لائبریری صبح ۳۰، ۷ سے شام ۹ بجے تک مسلسل کھلی رہتی ہے، سنہ ۱۴۲۳ھ میں دو لاکھ سے زائد افراد نے اس سے استفادہ کیا۔

مسجد نبوی شریف کی لائبریری

ملک عبدالعزیز لائبریری

ملک عبدالعزیز لائبریری مدینہ منورہ کی بڑی لائبریری ہے جس کا نظم ونسق سعودی وزارت مذہبی امور کے سپرد ہے۔ اِسمیں بہت سی مطبوع کتابوں کے علاوہ مخطوطات کا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔

شاہ فیصل مرحوم نے ۱۳۹۳/۱/۳ھ - ۱۹۷۳/۲/۷ء میں اسکا سنگ بنیاد رکھا، پھر ۱۴۰۳/۱/۱۶ھ - ۱۹۸۲/۱۱/۲ء میں خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے اسکا افتتاح کیا۔

یہ لائبریری مسجد نبوی شریف کی مغربی جانب مناخہ روڈ پر واقع ہے، اِسکی چار منزلیں ہیں، جو شعبہ قرآن کریم، شعبۂ مطبوعات، شعبۂ مخطوطات، شعبہ برائے خواتین اور کانفرنس ہال وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ اسمیں قرآن کریم کے ۱۸۷۸ مخطوط نسخے موجود ہیں جن میں قدیم ترین دو نسخے سنہ ۴۸۸ھ اور سنہ ۵۴۹ھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ جبکہ عام مخطوط کتب کی تعداد ۱۳۰۰۰ ہے جنکی حفاظت کا خاطر خواہ بندوبست کیا گیا ہے، جبکہ نادر مطبوعہ کتابوں کے لئے ایک ہال مخصوص کیا گیا ہے جنکی تعداد ۲۵۰۰۰ ہے اور دیگر مطبوعہ کتب ۴۰۰۰۰ سے متجاوز ہیں، اس لائبریری میں ایم اے اور پی ایچ ڈی کے مقالہ جات اور علمی مجلّات کو جمع کرنے کا بھی اہتمام ہے۔

اس لائبریری کی ایک اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ اِسمیں مدینہ منورہ کی

مسجد الغمامة
مسجد أبي بكر
مسجد علي

عید گاہ (مناخہ)

کنگ عبد العزیز لائبریری

بہت سی قدیم وجدید لائبریریوں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ جسمیں عارف حکمت لائبریری، محمودیہ لائبریری، مدینہ منورہ کی پبلک لائبریری اور مدرسہ احسانیہ، مدرسہ ساقزلی، مدرسہ شفاء، مدرسہ عرفانیہ، مدرسہ قازانیہ، مدرسہ کیلی ناظری، اور رباط سیدنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رباط جبرت، رباط قرہ باش، رباط بشیر آغا، اور مدینہ منورہ کے بعض علماء کی لائبریریاں شامل ہیں۔

یہ لائبریری صبح وشام کھلتی ہے۔ مطالعہ کے علاوہ اہم مضامین کی فوٹو کاپی کرنے کی سہولت بھی موجود ہے نیز یہاں مختلف اوقات میں علمی اجتماعات بھی منعقد ہوتے رہتے ہیں۔

فون: ۸۲۲۵۹۳۸ ، فیکس: ۸۲۳۲۱۲۶ ، پوسٹ بکس نمبر ۶۴۳۴ مدینہ منورہ

کنگ فہد قرآن پرنٹنگ پریس

خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز نے اِسکا سنگ بنیاد ۱۶/۱/۱۴۰۳ھ - ۲/۱۱/۱۹۸۲ء کو رکھا۔ اور ۶/۲/۱۴۰۵ھ - ۳۰/۱۰/۱۹۸۴ء کو اِسکا افتتاح کیا۔ یہ ادارہ وزارت مذہبی امور کی نگرانی میں سرگرم عمل ہے۔ اِسکے اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

۱- قرآن کریم کی طباعت و اشاعت

۲- مشہور قرّاء کرام کی آواز میں قرآن کریم کی ریکارڈنگ

۳- قرآن کریم کے تراجم وتفاسیر کی اشاعت

۴- علوم قرآن پر ریسرچ و تحقیق

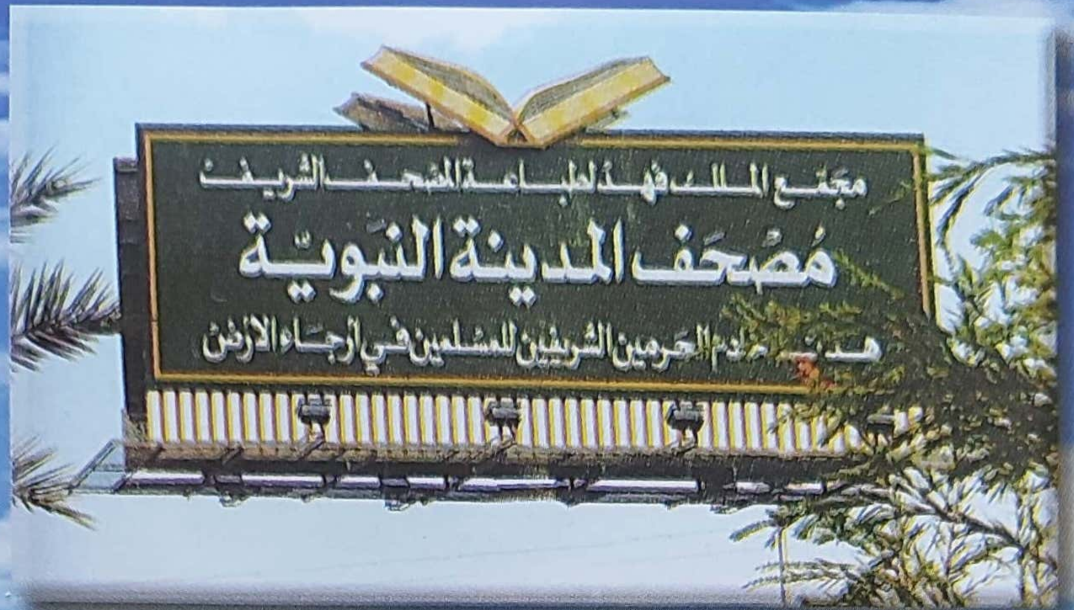
۵- سیرۃ وسنتِ نبویہ شریفہ پر تحقیقی کام

۶- اسلامی لٹریچر کی تیاری اور اسکی اشاعت

۷- اندرون وبیرونِ مملکت حسبِ ضرورت ادارہ کی مطبوعات کی فراہمی

۸- مجمع کی مطبوعات کو انٹرنیٹ پر متعارف کرانا

اس مجمع میں سالانہ مختلف قسم کے دس ملین سے زیادہ نسخے چھپتے ہیں جو ہدیۃً تقسیم کیے جاتے ہیں البتہ ایک مخصوص مقدار فروخت کے لئے بھی چھاپی جاتی ہے۔ ابھی تک بیس مختلف سائزوں میں قرآن کریم چھپ چکے ہیں جبکہ چھ مختلف آوازوں میں اسکی ریکارڈنگ بھی مکمل ہوگئی ہے جو کہ آڈیو کیسٹ اور سی ڈی پر دستیاب ہیں۔ ابھی تک مجمع نے درج ذیل زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے ہیں:


مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف
مُصحَف المدينة النبويّة
الحرمين الشريفين للمسلمين في أرجاء الأرض

۱	اسپینی	۲	البانی	۳	انڈونیشی	۴	انگریزی
۵	اُنکو	۶	اردو	۷	اُورومی	۸	الغوری
۹	پشتو	۱۰	بروہی	۱۱	بنگالی	۱۲	بوسنی
۱۳	برمی	۱۴	تغالو	۱۵	تامیلی	۱۶	ترکی
۱۷	تھائی لینڈی	۱۸	زولو	۱۹	صومالی	۲۰	چینی
۲۱	فارسی	۲۲	فرنسی	۲۳	قازاقی	۲۴	کشمیری
۲۵	کوری	۲۶	مقدونی	۲۷	ملیباری	۲۸	ہوسا
۲۹	یوربا	۳۰	یونانی	۳۱	ایرانونی	۳۲	روسی
۳۳	غجری	۳۴	جرمن	۳۵	مندری	۳۶	شیشوا
۳۷	امازیغی	۳۸	پرتگالی	۳۹	ویتنامی	۴۰	امہری

☆ مجمع میں ملازمین کی تعداد تقریباً ۱۷۰۰ ہے، اسکا رقبہ دولاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے جسمیں مسجد، دفاتر، رہائش، سٹور، مارکیٹ، ڈسپنسری اور لائبریری وغیرہ ہیں۔

☆ مجمع میں مختلف کمیٹیاں ہیں جو اپنے اپنے دائرہ میں قرآن کریم، سیرۃ وسنت اور دیگر اسلامی موضوعات پر تحقیقی کاموں میں مصروف ہیں۔ مزید معلومات کیلئے:

www.qurancomplex.org - www.qurancomplex.ne

ای میل :kfcphq@qurancomplex.org

ص.ب ۶۲۶۲ ، مدینہ منورہ ، فون ۸۶۱۵۶۰۰ ، فیکس ۸۶۱۵۵۲۵

جامعہ اسلامیہ (مدینہ یونیورسٹی)

سنہ ۱۳۸۱ھ میں وادی عقیق کے کنارہ پر یہ یونیورسٹی قائم ہوئی جسمیں بی اے کی سطح پر پانچ تخصصی شعبے ہیں: كلية القرآن الكريم - كلية الحديث الشريف - كلية الشريعة - كلية الدعوة واصول الدين - كلیہ لغة عربية - اِس مرحلہ میں اعلیٰ نمبروں میں پاس ہونے والوں کو ایم اے اور پی ایچ ڈی میں داخلہ دیا جاتا ہے۔ یونیورسٹی کے ماتحت ایک مڈل اور میٹرک سکول ہے نیز عربی سکھانے کا ایک شعبہ اور دارالحدیث مدینہ منورہ، دارالحدیث مکہ مکرمہ بھی ہیں۔

یہاں تقریباً ۱۳۸ ملکوں کے چھ ہزار طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں جنکی سالانہ آمدورفت کے اخراجات، رہائش، علاج اور نصابی کتب یونیورسٹی کے ذمّہ ہیں بلکہ انہیں معقول ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

جامعہ اسلامیہ میں نمائش کتب کا سالانہ اہتمام ہوتا ہے نیز اندرون و بیرون ملک مختلف تربیتی پروگرام منعقد ہوتے ہیں جن سے ہزاروں لوگ استفادہ کرتے ہیں، جامعہ نے مختلف زبانوں میں بہت سی کتب شائع کی ہیں اور مملکت سعودیہ کے سوسالہ جشن میں بھی شرکت کی ہے۔ (طيبة والملك ص ۷۵-۷۷)

ای میل: iu@iu.edu.sa ویب سائٹ: www.iu.edu.sa

پوسٹ بکس نمبر ۱۷۰، مدینہ منورہ، فون وفیکس ۸۴۷۲۴۱۷

فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين
ولينذروا قومهم إذا رجعوا إليهم لعلهم يحذرون



جامعہ اسلامیہ کا مین گیٹ

مدیر جامعہ کا دفتر

مرکز تحقیقات-مدینہ منورہ

یہ ادارہ مدینہ منورہ سے متعلق معلومات کو مختلف مصادر و مراکز سے جمع کرتا ہے اور تحقیق و ریسرچ کے بعد انہیں نشر و اشاعت کیلئے تیار کرتا ہے نیز اسکے تحقیقی کام کو ویب سائٹ سے منسلک کر دیا گیا ہے تا کہ مدینہ منورہ پر تحقیقی کام کرنے والے اُس سے استفادہ کر سکیں۔

ابھی تک اس مرکز نے سی ڈی پر مختلف پروگرام تیار کئے ہیں اور بعض تحقیقی کتابیں شائع کی ہیں جنمیں فیروز آبادی کی ''المغانم المطابة فی معالم طابة'' سرفہرست ہے یہاں سے ایک سہ ماہی تحقیقی رسالہ بھی شائع ہوتا ہے مرکز نے مدینہ منورہ کے تین تاریخی ماڈل تیار کئے ہیں:

۱- قدیم فصیل (دیوار) کے درمیان مدینہ منورہ کے خدّ و خال. (ماڈل کا سائز: ۸,۵ × ۵,۵م = ۴۵ مربع میٹر ہے۔

۲- أ: شارع ملک فیصل کے درمیان ترقیاتی سکیم سے قبل مدینہ منورہ کا منظر. ماڈل کا سائز ۳×۴=۱۲ مربع میٹر ہے۔

ب: ترقیاتی سکیم کی تکمیل کے بعد کا منظر ۳×۴=۱۲ مربع میٹر ہے۔

مزید تفصیل کیلئے ویب سائٹ: www.almadinah.org

ای میل: info@almadinag.og

ص.ب ۳۶۶۲ ،مدینہ منورہ ، فون ۸۲۷۰۵۶۱ ، فیکس ۸۲۲۶۴۸۵

مدینہ منورہ کا ماڈل (قدیم منظر)

تعمیر وترقی کے بعد منطقہ مرکزیہ کا ماڈل

مدینہ منورہ، ترقیاتی پروگرام

خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز نے فرمایا:

☆ حرمین شریفین اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی ترقی کیلئے میں جو کچھ کر سکتا ہوں اسمیں ایک لمحہ بھی تردّد نہیں کروں گا۔

☆ ان شاء اللہ ہم اسلام، مسلمانوں، بیت اللہ اور مسجد نبوی شریف کی خدمت کرتے رہیں گے۔

☆ آج مدینۃ الرسول میں یہ اعلان کرتے ہوئے مجھے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ جب سے میں نے اپنے وطن عزیز کا اقتدار سنبھالا ہے اس دن سے میری شدید خواہش تھی کہ میں اپنے لئے صاحب الجلالہ کی بجائے خادم حرمین شریفین کا لقب اپناؤں جو کہ میرے لئے باعث شرف ہے۔

☆ حکومت سعودیہ کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے کہ جب تک اللہ کو منظور ہے طواف اعتکاف اور رکوع وسجدہ کرنے والوں کے لئے حرمین شریفین پاک صاف رہیں اور ہر اُس چیز سے دور رہیں جو حج وعمرہ اور صحیح عبادت کی راہ میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔

خادم حرمین شریفین نے مدینہ منورہ کی ترقیاتی سکیموں کو آگے بڑھا کر اپنے ان اقوال کو عملی جامہ پہنایا، مسجد نبوی شریف کی تعمیر وتوسیع، تاریخی مساجد کی تعمیر وترمیم، بقیع شریف کی توسیع، منطقہ مرکزیہ کی تنظیم نو اور سڑکوں کا جال اس حقیقت کا عملی ثبوت ہے۔ پہلی رنگ روڈ کی تنظیم وتوسیع، ۲۷ کیلومیٹر لمبی دوسری رنگ روڈ اور ۷۰

۱۹۰۵ء میں مدینہ منورہ کا ایک منظر

مدینہ منورہ کا ایک جدید منظر

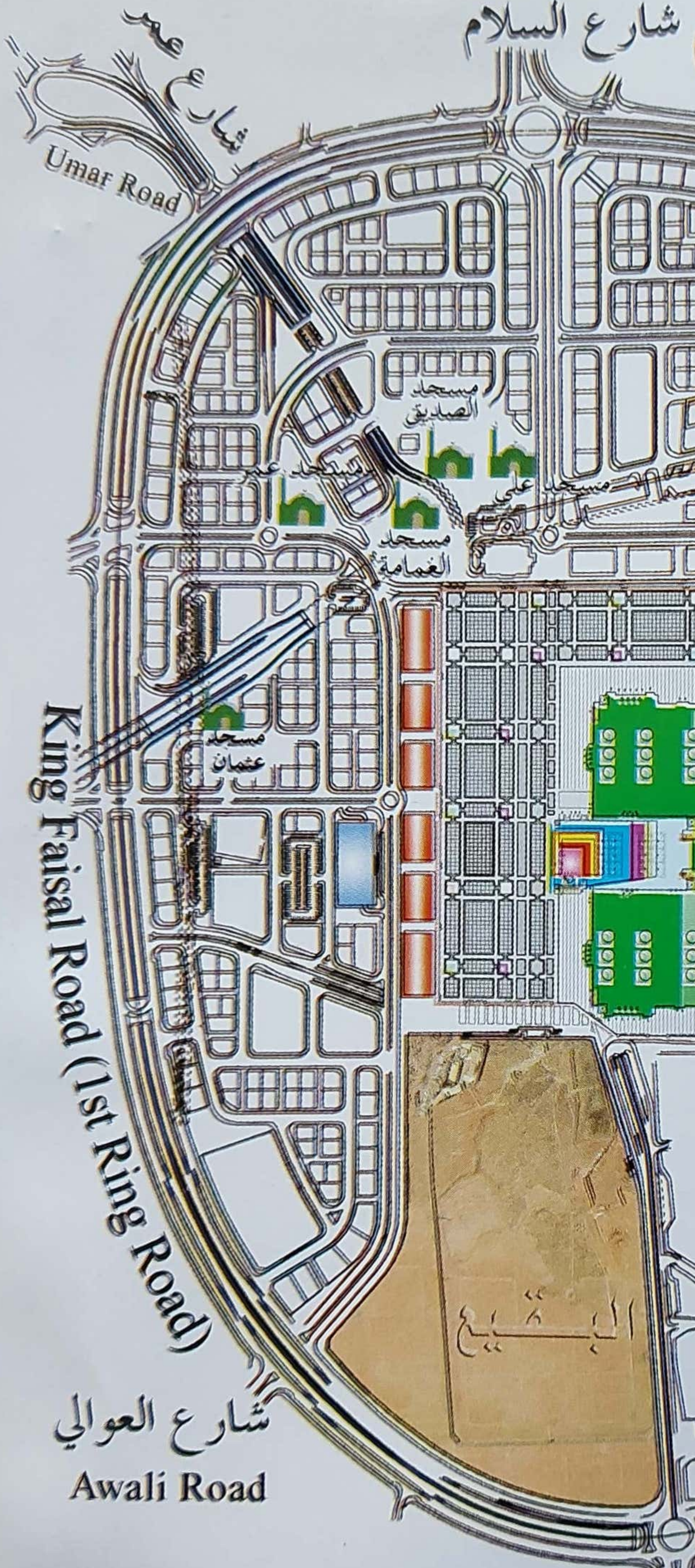
کیلومیٹر لمبی تیسری رنگ روڈ، مسجد نبوی شریف سے ۱۳ کیلومیٹر لمبی کنگ عبدالعزیز روڈ اور جبل احد تک کنگ فہد روڈ کے علاوہ بہت سی سڑکوں کی تعمیر نے وقت کی بچت کے ساتھ ساتھ نقل وحرکت کو آسان بنا دیا ہے اور تعمیر وترقی کی نئی راہیں کھلی ہیں۔

☆ یہاں اس خوبصورت حقیقت کا اظہار بھی مناسب ہے کہ مدینہ منورہ کی مرکزی اور ذیلی شاہراہوں کو خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و علماء امت رحمہم اللہ کیطرف منسوب کیا گیا ہے مثلاً: شارع سلطانہ کا نیا نام شارع ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، شارع مکہ قدیم کا نام شارع عمر فاروق رضی اللہ عنہ، شارع عیون کا نام شارع عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ، شارع عوالی کا نام شارع علی مرتضی رضی اللہ عنہ ہے نیز شارع تبوک کا نام شارع خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور احد جانے والی ایک سڑک کا نام شارع سید الشہداء رضی اللہ عنہ ہے وغیرہ۔

دوسرے شہروں سے ملانے کیلئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ۴۴۳ کیلو میٹر لمبی شارع ہجرہ اور ینبع کو ملانے کیلئے ۱۷۳ کیلومیٹر اور قصیم کو ملانے کے لئے ۴۵۰ کیلومیٹر لمبی سڑکیں بچھائی گئی ہیں جبکہ قدیم سڑکیں اِن سے لمبی اور تنگ تھیں۔

ترقی کے دیگر شعبوں میں تعلیم عام کرنے کے لئے سکول کالج اور یونیورسٹیوں کا قیام، زراعت کی ترقی، تفریحی پارک، پانی، بجلی اور اتصالات وغیرہ شامل ہیں۔ جبکہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں مسلسل ترقی کیلئے شبانہ روز محنت جاری ہے جسے ہر وہ شخص عملاً دیکھتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قیام مدینہ منورہ اور زیارت کا شرف بخشا ہے۔

المنطقة المركزية



أسواق الحرم
Haram Markets

المحكمة الشرعية

سقيفة بني ساعدة
Saqeefa Bani Sa'eda

مسجد
Mosque

Ahmad

اهم مصادر ومراجع

-١- القرآن الكريم

-٢- آثار المدينة المنورة عبدالقدوس الأنصاري (ت: ١٤٠٣هـ)

-٣- أخبار مدينة الرسول صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ محمد محمود بن النجار (ت: ٦٤٣هـ)

-٤- أسبوع العناية بالمساجد ١٤١٣هـ، وزارة الأوقاف

-٥- الاستبصار في معرفة الصحابة من الأنصار ابن قدامة المقدسي (ت: ٦٢٠هـ)

-٦- تاريخ المدينة المنورة عمر بن شبة النميري (ت:٢٦٢هـ)

-٧- تاريخ معالم المدينة المنورة قديما وحديثا أحمد ياسين الخياري (ت: ١٣٨٠هـ)

-٨- تحقيق النصرة بتلخيص معالم دار الهجرة زين الدين المراغي (ت: ٨١٦هـ)

-٩- التعريف بما آنست الهجرة من معالم دار الهجرة محمد المطري (ت: ٤٧١هـ)

١٠- تفسير القرطبي أبو عبدالله محمد القرطبي (ت: ٦٨١هـ)

١١- تفسير الطبري أبو جعفر محمد بن جرير الطبري (ت: ٣١٠هـ)

١٢- تفسير القرآن العظيم عماد الدين إسماعيل بن كثير (ت:٧٧٤هـ)

١٣- الجامع لأبي عيسى الترمذي (ت: ٢٧٩هـ)

١٤- الجامع الصحيح أبو عبدالله محمد بن إسماعيل البخاري (ت: ٢٥٦هـ)

١٥- جوامع السيرة النبوية ابن الحزم (ت: ٤٦٥هـ)

١٦- الجواهر الثمينة في محاسن المدينة محمد كبريت الحسيني (ت: ١٠٧٠هـ)

١٧- خلاصة الوفاء نور الدين السمهودي (ت: ٩١١هـ)

١٨- الجامع الصحيح أبو الحسين مسلم بن الحجاج (ت: ٢٦١هـ)

١٩- دليل الإنجازات السنوي ١٤١٩هـ وزارة الحج والأوقاف

٢٠- السنن لأبي داود السجستاني (ت: ٢٧٥هـ)

٢١- السنن لأبي عبدالله محمد بن يزيد بن ماجه (ت: ٢٧٣هـ)

٢٢- السيرة النبوية أبو محمد عبدالملك بن هشام

٢٣- الطبقات الكبرى محمد بن سعد (ت: ٢٣٠هـ)

٢٤- عمدة الأخبار في مدينة المختار. أحمد العباسي (ت: القرن الحادي عشر الهجري)

٢٥- فتح الباري الحافظ ابن حجر العسقلاني (ت: ٨٥٢هـ)

٢٦- مجمع الزوائد ومنبع الفوائد نور الدين الهيثمي (ت: ٨٠٧هـ)

٢٧- مجموع فتاوى شيخ الإسلام ابن تيمية (ت: ٧٢٨هـ)

٢٨- المدينة المنورة بين الماضي والحاضر إبراهيم العياشي (ت: ١٤٠٠هـ)

٢٩- المدينة المنورة تطورها العمراني صالح لمعى مصطفى

٣٠- المدينة المنورة في رحلة العياشي أبو سالم عبدالله العياشي

٣١- مرآة الحرمين الشريفين إبراهين رفعت باشا (ت: ١٣٥٣هـ)

٣٢- المساجد الأثرية في المدينة النبوية د/ محمد إلياس عبدالغني

٣٣- المسـنـد الإمام أحمد بن حنبل (ت: ٢٤١هـ)

٣٤- المغانم المطابة في معالم طابة مجد الدين محمد الفيروز آبادي (ت: ٨١٧هـ)

٣٥- وصف المدينة المنورة علي بن موسى الأفندي

٣٦- وفاء الوفا بأخبار دار المصطفى ﷺ نور الدين علي السمهودي (ت: ٨١١هـ)

٣٧- هذه بلادنا وزارة الإعلام ١٤٠٩هـ

فہرست عناوین

مسجد نبوی شریف

مدینہ منورہ کی تاریخی مساجد

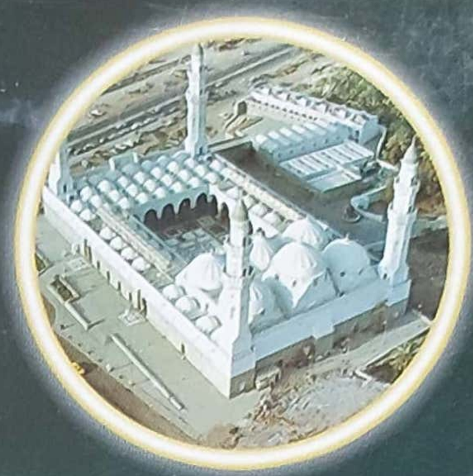
آثار مؤلف

تاریخ مکہ مکرمہ ۱۶۶ صفحہ (عربی، اردو، انگریزی، انڈونیشی، فرنچ) خانہ کعبہ، حجر اسود، میزاب رحمت، غلاف کعبہ، زمزم، مقام ابراہیم، صفا مروہ، مسجد حرام منی، مزدلفہ، عرفات، حدود حرم اور میقات کا تذکرہ	
تاریخ مدینہ منورہ ۱۶۰ صفحہ (عربی، اردو، انگریزی، انڈونیشی، ترکی) مدینہ منورہ کے فضائل، حدود، تاریخی مساجد، صحابہ کے قبائل انکا محل وقوع، بعض وادیوں، کنووں، پہاڑوں، غزوات اور انکے محل وقوع کا تذکرہ	
تاریخ مسجد نبوی شریف ۱۶۶ صفحہ (عربی، اردو، انگریزی، انڈونیشی) مسجد نبوی شریف کے فضائل و آداب، تعمیر و توسیع، ریاض الجنۃ منبر و محراب، حجرہ شریفہ، اجسام مبارکہ کی منتقلی کی سازشیں اور گنبد خضراء کا تاریخی جائزہ	
مسجد نبوی شریف کے پاس صحابہ رضی اللہ عنہم کے مکانات ۱۶۰ صفحہ (عربی، اردو، انگریزی) حجرات شریفہ، اہل بیت، صفہ اور اصحاب صفہ، صحابہ رضی اللہ عنہم کے مکانات، سقیفہ بنی ساعدہ، جنازہ گاہ، قبر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور بقیع کا مفصّل تذکرہ	
مدینہ منورہ کی تاریخی مساجد ۱۶۰ صفحہ (عربی، اردو) پینتیس تاریخی مساجد کا مفصّل تذکرہ، قرآن و حدیث میں وارد شدہ واقعات سے ان کا ربط، موجودہ محل وقوع اور توسیع و ترمیم کا بیان	

اے میرے اللہ یہ سب تیری عنایت و توفیق سے ہے، بس قبول کر لیجیے۔

ترا کرم ہے مرے قلم پر ترے حرم پر جھکی ہوئی ہے





اس کتاب میں

- مدینہ منورہ کی تقریبا ۱۵۰ قدیم وجدید تصاویر ونادر نقشے ہیں۔
- تمام معلومات احادیث صحیحہ اور معتمد کتابوں سے منقول ہیں۔
- مدینہ منورہ کے فضائل، اسکی حدود اور بعض انصاری قبائل کا موقع محل واضح کیا ہے۔
- تاریخی مساجد، انکا محل وقوع اور انکی تعمیر وتوسیع کا تذکرہ ہے۔
- بعض تاریخی کنوؤں، وادیوں، پہاڑوں اور غزوات کے مقامات کا بیان ہے۔
- مدینہ منورہ کی بعض ترقیاتی سرگرمیاں اور اسلامی مراکز کا مختصر تذکرہ ہے۔





ردمک: ۹۷۸-۶۰۳-۰۲-۴۵۲۵-۳

۱۵ ریال